تریاق مسموم

رسالۂ نادر سریع الامتحان و عجالۂ عجیب نغز بیان

جسمین

اقسام سانپون کے زہر کا علاج ممتحن ہے

مع اُنکے اصناف کے نام اور مختلف خلقت کی تصاویر

کہ اُنمین سے بعضے سانپ کا زہر کاٹنے سے چڑھتا ہے اور بعضے کا زہر صرف
نظر زہر آلود سے اور بعضے کا زہر صرف تنفس اور پھنکار سے

جسکو

بڑی کوشش سے بقراط دوران عیسی نفس محمد حبیب الدین احمد صاحب سوزان تخلص نے
کتب مستندۂ اساتذۂ طب یونانی اور ڈاکٹری سے بعنوان شایستہ مدون و تالیف فرمایا۔

بارہشتم باہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ع

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب طب اُردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص بعلاج انسان اُردو	
تشریح الاسباب - مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالہ زبدۃ المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب۔	۲ر۱۱پا
زبدۃ الحکمت - تینون فصلون کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مؤلفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	ار۶پا
رسالہ تعریف النبض - مؤلفہ حکیم مرزا بشیر احمد۔	۲ر
شفاء الامراض - از حکیم محمد عبدالحکیم صاحب	صرپ
ترکیب العلاج - مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مؤلفہ حکیم امیرالدین خان جدید الطبع۔	عمارپ
رسالہ [illegible] طاعون - مؤلفہ راے بہزار جی لال ہیڈ ماسٹر اودیپور۔	۲رپ
مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ۔ ہر مرض کے نسخے مؤلفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔	۲ر۳پا
طب احسانی - مؤلفہ حکیم احسان علی	۲ر۹پا

نام کتاب	قیمت
مجمع البحرین - از حکیم حید خان جاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	ے رپ
علاج الغربا - مترجمہ حکیم اصغر علی۔	۸ر
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ عالم فاضل۔	۲ارپ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم - مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ بعالم فاضل۔	۱۲رپ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم - یکجائی - مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ بعالم فاضل۔	عمارپ
ترجمہ طب اکبر - از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	ھکارپ
اکسیر القلوب - ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	عہر
تحفۃ الاطباء - مؤلفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	ار۶پا

تریاق مسموم

رسالۂ نادر سریع الامتحان وعجالۂ عجیب لغز بیان

جسمین

اقسام سانپون کے زہر کا علاج ممتحن ہے

مع اُنکے اصناف کے نام اور مختلف خلقت کی تصاویر

کہ اُنمین سے بعضے سانپ کا زہر کاٹنے سے چڑھتا ہے اور بعضے کا زہر صرف

نظر زہر آلود سے اور بعضے کا زہر صرف تنفس اور پھنکار سے

جسکو

بڑی کوشش سے بقراط دوران علیسی النفس محمد حبیب الدین احمد صاحب سوزان تخلص نے

کتب مستندۂ اساتذۂ طب یونانی اور ڈاکٹری سے بعنوان شایستہ [illegible] تالیف فرمایا -

بار ہشتم بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی سانپ مین زہر[1] پیدا کیا اوسکا کاٹنا سکھا دیا اور آدمی کو تریاک دیا اور اُسکی نسبت
حکم ہلاک الٰہی اگر سانپ سے کٹوا کر مار ڈالنا منظور تھا تو اُسکا دشمن بنانا اور علاج بتانا
کیا ضرور تھا الٰہی جسے تو مارے کون رکھے اور جسے تو رکھے اُسے کون مار سکے ہے الٰہی
تجکو منظور اپنی قدرت کا دکھانا ہو + کہان کا سانپ کیسا مار مہرہ سب بہانا ہی[2] الٰہی جسکے
عشق مین[3] سانپ غار کو گھر بنائے اور ایک عمر باہر نہ آئے اور جن کا ادنےٰ غلام شیر و پلنگ کا
گلو اٹھا لائے اور سانپ کا کوڑا وہ تیرے زہر قہر سے ایسا ڈرے کہ سانپ بچھو سے پناہ طلب کرے

---

[1] زہر کئی طرحکا ہی ایک سم مطلق کہ تاثیر اسکی بدن مین مخالف فاد زہر بلا مہلت تصرف کرکے تصرف طبیعت کو معطل
اور حرارت غریزی و ارواح و قوے کو فنا کردے اور فرصت فعل و انفعال کی نہ دے جیسا کہ کھانا مارہ افعی کا اور اسکا
کاٹنا دوسرے دوا سمی کہ اُسکی تاثیر نوعیہ اور کیفیت دونون مین ہوا اور بعد تاثیر و تاثر حصول زہریت سے ایک
کیفیت پیدا کرکے کیفیت اصلی بدن پر غلبہ کرے مانند بیخ سیاہ و دانہ تیسرے غذای سمی اُسکی تاثیر مادہ و صورت
مین ہوا اور بعد فعل و انفعال و حقیقت تغذیہ سے بدستور مذکور احداث سمیت کرے اُسکی مثال خارج مین متحقق نہیں
کیونکہ اشیاء سمیہ بغیر کسی کیفیت کے کیفیات سے نہیں ہوئیں اور بلاد کو بعض نے غذائے سمی کہا ہی مگر وہ نہیں ہاں غذائے دوائی سمی
وہ ہی کہ اُسکی تاثیر مادہ و کیفیت و صورت تینوں مین ہوا اور بعد تاثیر و تاثر حصول غذائیت کے کیفیت غالب سے سمیت حاصل کرے مانند لحم افاعی و کیلا ہاکی

الٰہی ہر آن نیا افسون ہے اور طرفہ العین میں رنگ دگرگون ہے
الٰہی دم بدم تازہ فسون ہے

دل و جان بار اندیشہ سے خون ہے
کہ یہ دل ہے تو وہ ہے ڈھنگ سیکھا
کہ اب کہنا نہیں دل مانتا ہے
بتاتا ہے مجھے ہر دم نیا کام
کہ لکھ جاؤں میں کچھ احوال حیات
سوا اسکے ہزاروں طرح کی فکر
الٰہی تو ہی میرا ہو مددگار
زبان خامہ سے جو وقت یہ راز
تو اور سرگرم تقریر پریشان
ہنوز ہمارے کچھ دل میں ہر لسان
ہزاروں کوس دلبر سے اڑا غم

الٰہی اور طرفہ ماجرا ہے
وہی افسون وہی نیرنگ سیکھا
نہیں اک وضع پر رہتا ہے کچھ دل
ستاتا ہے مجھے ہر وقت ناکام
نہ اس فن میں کتب کی کامل استاد
کہ کرسکتا نہیں جنکا میں کچھ ذکر
صعوبت حد سے اب گذری الٰہی
کہا میں نے تو دی ہاتف نے آواز
تو اور یہ حرف یاس استغفر اللہ
کریگا حق تری مشکل کو آسان

سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ کیا ہے
الٰہی کیا کروں تو جانتا ہے
کبھی تو کچھ کبھی کہتا ہے کچھ دل
چنانچہ اسکو اب سوجھی ہے یہ بات
کہاں میں اور کہاں یہ فکر فولاد
اگر دونگا کیونکر طے یہ راہ دشوار
انا مکروب فارحمنی اے آہ
تو اور سوز آن یہ تحریر پریشان
تو اور دل میں ہراس استغفر اللہ
یہ سنتے ہی ہوا دل شاد و خرم

اس عرصہ میں مجکو حیوة الحیوان الکبریٰ شیخ کمال الدین دمیری کی ہاتھ آئی اور ایک شخص نے ایک کتاب مولوی عظیم الدین کی لکھی ہوئی اور قرابادین کبیر بھجوائی اور ایک نسخہ جسکا نام تریاق اکبر تھا ملا اور حال اس فن کے استادونسے معلوم ہوا پھر تو دل بڑھا چند روز میں احوال سانپوں کا اور انکے کاٹنے کی دوا اور جو اُن سے متعلق تھا جابجا سے لکھ لکھا کر اور مجرب دوائیں بہم پہونچا کر تین فصلوں میں لکھا اور اس رسالہ کا نام تریاق مسموم رکھا رباعی تریاق کی جستجو میں گرد آفاق + جب ہم پھرے اور دیکھے سب کچھ اوراق + با فکر تاریخ تھی کہ اک اہل عراق
بولا آ دیکھ کیا ہے تحفہ تریاق ؎ قطعہ

غرض سایہ تھا جس رہ میں املا
کہ اسکے سایہ میں آرام پائے
یہ نخل سایہ گستر میں نے بویا
اور اس آرام پانیکے سبب سے
مگر ایسا کوئی صاحب دلی ہے
دعا کچھ مانگے میرے حق میں تب ہے

پہلی فصل سانپوں کے حالات میں دوسری فصل معالجات میں تیسری فصل حکایات میں ۔ فصل پہلی سانپوں کے حالات میں صاحب حیوة الحیوان مسعودی سے روایت کرتے ہیں کہ اول اللہ تعالےٰ نے سانپ کو سجستان میں اتارا تھا اور ابتک بھی

له جان ایک قسم سانپ ہے ١٢
له جمع کہنبہ سانپ سنے مین ہو ١٢

اُس ملک مین تمام جہان سے زیادہ ہین اور بیشک اگر عربدا نہوتا اور اسکو نہ کھاتا تو ملک
ویران ہوجاتا اور کعب احبار کہتے ہین کہ سانپ کو اصفہان مین ابلیس کو جدہ حوا کو عرفہ
آدم کو سراندیپ مین اُتارا تھا والغیب عند اللہ تعالی بالجملہ عرب مین سانپ کے بہتو
نام ہین اور بہت اقسام چنانچہ انمین سے ایک رقشا ہو جسکو رقطا بھی کہتے ہین یہ بہت بڑا
ہو اور وہ قسم ہے کہ جسکے جسم پر سیاہ و سفید خال ہوتے ہین اور ایک ازرب ہو اس پر بال ہوتے
ہین اور عرب گمان کرتے ہین کہ ایک سانپ گونگا ہوتا ہو اور بڑا زہریلا ہو اور ایک ازعر
ہو یہ بھی قوی تر اور ایک شاخ دار ہو مگر ارسطو کو اس سے انکار ہے اور ایک کا نام شجاع
ہو اس کا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالے اور ایک عربد ہو یہ بھی بہت بڑا ہو اور سانپ اس کی
غذا ہو اور ایک اصلہ ہو اسکا کاٹا بھی اصلا نہین بچتا ہو کہتے ہین کہ بعد ہزار برس کے اسکا
چہرہ آدمی کاسا ہوجاتا ہو یہ انسان کو نظر سے گراتا ہو اور ایک کا نام صل ہے اسے مکللہ
بھی کہتے ہین کیونکہ اسکے سر پر گنج سا ہوتا ہو یہ گویا آگ کا بنا ہوا ہو کہ جو چیز اُس کے آگے
سے نکلجاتی ہو جلجاتی ہو اور جہان رہتا ہو گز گز تک گھاس نہین اُگتی کہتے ہین کہ یہ تیر کے
فاصلہ سے پھنکار مار کر جانور کو جلا دیتا ہو بلکہ نظر سے مار لیتا ہو چنانچہ ایک بار ایک
سوار نے اسکو نیزہ سے مارا تھا سوار اور گھوڑا دونون مر گئے یہ بلاد ترک مین بکثرت ہو اور
ایک ذوزلفین والابتر ہوتا ہو رسول خدا نے اُسکے مارنے کا تاکیداً حکم دیا ہو اور امام
زہری نے بیان کیا کہ اس کے زہر کے اثر سے حاملہ کا حمل گر جاتا ہو بلکہ دیکھنے سے آدمی
مرجاتا ہو اور ایک کا نام ناظر ہو یہ نظر سے کام تمام کرتا ہو اور ایک اور ہو جسکی آواز سے آدمی
مرجاتا ہو اب نام سانپونکے جسقدر یاد آتے ہین حوالہ قلم کئے جاتے ہین۔ عین عیم صم حریش ازعر
ابتر ناشر ابن اسود سالخ ارقم اصلہ جان ثعبان شجاع ازرب افعی افعوان ارقش
ارقط صل ذوزلفین عربد تنین و شاشہ ملکیہ مکللۃ الراس بلوطیہ منطشہ ابو بختری ابو ریح
ابو عاصی ابو مذعور ابو ذئاب ابو یقظان ام طبق ام عافیہ ام فتح ام محبوب
بنات طبق گونگا شدید الشر ہے اور صمہ نر ہے اس کی جمع صمم آتی ہے
اور کہتے ہین کہ علی العموم سانپ کی عمر ہزار برس کی ہوتی ہو اور صاحب مخزن الادویہ

نے یہ بات کہی ہی کہ حیہ اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ طویل العمر ہے اور مرنے کے بعد اور حیوانات
کیطرح جلدی سے نہین بگڑتا ہی بلکہ دیر مین سڑتا ہی اور اسکی قسمین بہت ہین اور بنگالہ مین
اکثر اور مار مونیرک ایک سانپ ہی جسکا سر برنگ منقے سیاہ ہی اور بدن خاکی یہ خاک
مین چھپ کر بیٹھ جاتا ہی اور جب کوئی دانہ منقے سمجھ کر اُٹھاتا ہی تو کاٹ کھاتا ہی
اور نر مادہ کی پہچان یہ ہی کہ نر کے دو اور مادہ کے چار دانت ہوتے ہین اور اُسکی
طبیعت مین گرمی و خشکی و تجفیف و تحلیل بہت ہی اور جو قریب آبادی یا دریا کے نہین رہتے
حار و یابس دوسرے اور جو متوسط تیسرے اور جو کوہستان و ریگستان مین چوتھے
درجے کے ہین فائدہ امام شافعی رح نے اسکے گوشت کو مکروہ کہا ہی اور امام ابو حنیفہ رح نے
دوا مین بھی حرام فرمایا اور آن حضرتؐ نے اسکے قتل کا حکم دیا ہی چنانچہ بخاری و مسلم مین
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم غار منی مین قرآن پڑھ رہے تھے اور والمرسلات
نازل ہو رہی تھی کہ ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ مارو ہم دوڑے وہ نکل گیا فرمایا کہ
خدا نے اسکو تمہارے اور تمکو اُسکے شر سے بچایا اور ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہی جسنے
سانپ کو تا مقدور زندہ چھوڑا اُسنے مجھسے رشتہ امید توڑا المختصر اگرچہ سانپ جانور موذی
ہی اُسکی ایذا ایک امر بدیہی مگر اطبا کے نزدیک اس سے بہت فائدے متصور ہین چنانچہ
صاحب عجائب المخلوقات بحوالہ شیخ سر گرم خبر ہین کہ پوست افعی کی خاک داء الثعلب کو نافع
ہی اور اُسکا پوست یا صرف سر اگر حاملہ باندھے تو اسقاط حمل سے محفوظ رہے اور وقت وضع
وضع باسانی ہو اور اگر دو ٹکڑے کر کے سانپ کے کاٹے ہوے کے زخم پر رکھ دین درد
جاتا رہے اور اس کا گوشت مقوی ہی اور حافظ حواس و جوانی اور جذام و داء الثعلب
کو نفع بخشتا ہی اور چربی دافع بواسیر ہی اور اگر چربی کو سرکہ مین چبا کر منھ مین رکھین دانتو نکے
درد کے لئے اکسیر اور اگر پوست تیلی مین جلا کر لگائین تو درد چشم کو فائدہ پہونچائے اور سبزی چشم
سیاہی سے بدل جائے اور اگر اس کا فلس کھائے ایکسال آنکھو نمین درد نہونے پائے اور
اگر دو کھائے دو برس درد نہو اور اگر اسکا جسم جلا کر خاک آنکھ مین لگائین مرض سل کا
نشان نپائین بلکہ آب نزلہ بھی جاتا رہے اور حکیم بلیناس کہتا ہی کہ اسکا شوربا مقوی البصر ہی

اور انڈا ابرص کے واسطے نافع ہے اور اگرافعی کا خون آنکھ مین لگائین تو روشنی زیادہ ہو اور
شبکوری زائل اور اگر بال اکھیڑ کر کوئی اُسکی چربی لگالے تو پھر بال پیدا نہ ہونے پائے
اور اسکا دل خشک کیا ہوا صاحب تپ ربع کو مفید ہو اور بقراط کے نزدیک اس کا گوشت
اعصاب بعض امراض صعب کو نفع دیتا ہی اور بڑھاپا دیر مین لاتا ہی اور مستسقی کو فائدہ کامل
ہو پہنچاتا ہی اور بلیناس کہتا ہے کہ جذام و تاریکی چشم اور سانپ کے کاٹے کو مفید ہی اور
محرک شہوت جماع ہے اور اسکو روغن زیت مین پکا کر لگائین تو بال نہ پیدا ہون اور
بہت اور سر زہر قاتل ہوگا اسیطرح اس سے کچھ اور فائدہ بھی حاصل ہوگا جیسا کہ کمال الدین
دمیری کہ حکیم یکتا ہے لکھتا ہی کہ اگر زندہ سانپ کا دانت اُکھاڑ کر صاحب تپ کے بازو
یا گلے مین باندھین تپ جاتی رہے اور دانتونکے درد کو فائدہ ہو اور اگر جلا کر روغن کنجد
مین ملا کر جس ڈاڑہ مین کیڑا ہو اسپر رکھین تو فوراً شفا حاصل ہو اور اگر سر دانتون سمیت مسکیم
داء الثعلب والے کے سر مین باندھین اُسیوقت بال نکل آئین اور یحیی بن ماسویہ کہتے ہین کہ اگر
سانپ کی کینچلی کے ساتھ پوست بیخ کبر و زراوند طویل اور بلادر مساوی الاجزا ملا کر صاحب
بواسیر کو بخور دین فائدہ بخشے اور بعضے کہتے ہیں کہ صرف کینچلی اور مقل کا دھوان کافی ہی اور
سانپ کے انڈے بورق سرکہ مین ملے ہوئے بشرط طلا صاحب برص کو بہت فائدہ بخشتے
ہین اور اگر کینچلی کو تین چھوہارو مین گوندھ کر صاحب ثالیل کو کھلائین تو شفا ہو اور اس کا
دل اگر صاحب تپ ربع کے بازو پر باندھین تو تپ دفع ہو اور جب گوشت سانپ کا پانی اور
نمک اور سوئے اور روغن زیتون مین میٹھی آنچ پر مُہرا کرین اور گندنے کے ساتھ تناول کرین
تو مواد غلیظ کو جلد سے جلد دفع کر دیتا ہی اور مجذوم کے واسطے مجرب ہی چنانچہ بعد کھانے کے چند ...
مین بدن سے چھلکے سے اُتر کر صاف ہو جاتا ہی اور بہت کھانے سے مچھلی کی طرح پوست
جدا ہونے لگتا ہی اور مقدار کم سے اخلاط متعفنہ لطیفہ کو مستحیل بقبل اور کثیفہ کو بہ تقشر جلد دفع
کرتا ہی اور نفع دیتا ہی اور اسکا گوشت پختہ جسطرح تریاق کیلئے پکاتے ہین دفع سم مشروبہ و ملدوغہ
وضعف بصر و درد عصب و ازالہ خنازیر و حفظ جوانی و تقویت روح حیوانی و نفسانی و خوبی ذہن

لہ جاننا چاہیے کہ ادراک نفس مجرد بذریعہ روح حیوانی مری و فکر وغیرہ آلات ہی اور حقیقۃ آلات کو درد ادراک ...

دفکر و لقوہ و رعشہ و امراض باردہ عصبانی و حفظ صحت کے لئے موثر ہے بشرطیکہ سال بھر
مین ایکمرتبہ تناول فرمائین کیونکہ کثرت سے خلط جلجاتے ہین اور بہت نقصان نظر آتے ہین ہرگز
کثرت نکرین اور بعد تقویت بدن گوشت کے پیدا ہونے کی محافظت فرمائین اور اعضائے
خارج کو مالش مرہم و موم روغن و مسکہ سے مدد پہونچائین اور ماء اللحم ملائین اور گوشت لطیف
کھلائین اور تازہ دودھ آب فواکہ و نخود و وقت جوش اگر اسمین ڈال دئے گئے ہون
تو تاثیر مین قرصون کے قریب ہین اور نمک فعل مین ضعیف تر اور ضماد سانپ کے کچے
گوشت کے کٹے ہوے کا سانپ کے کاٹے کو نہایت نافع ہے اسیطرح اسکا پیٹ چاک
کرکے گرماگرم زخم پر لگانا اور کہتے ہین کہ اگر سات ہفتے سرخ ریشم کے تاگے سے گلا گھونٹ کر
ماریں اور ہر دفعہ گرہ لگاتے جائین اور صاحب خناق کے گلے مین بندھوائین تو خناق زائل
ہوجائے اور اکتحال خون روشنی و منع نزلات کے واسطے نافع ہی اور یہ اخلاط و اعضا کو فوراً
گھلا دیتا ہی اور حرارت عزیزی و ارواح کو تباہ کرتا ہے اسلیے اسکا استعمال ہر طرح ناجائز کیا
گیا ہی اور پوست امراض سینہ و استسقا و یرقان و نزلات و اوراربول و تفتیت حصاۃ و امراض
مقعد کو جسطرح استعمال کرین مفید ہی اور بخور دفع ہوام کے واسطے مجرب ہی اور صاحب
خناق اسکے گوشت سے گھبراتا ہی اسکو جلا کر کھلائین اور طریق جلانے کا یہ ہی کہ نمک اور
سویا اور انجبر ایک رطل و نیم اوقیہ میں کر اسپر چھڑکین اور نو اوقیہ شہد اسپر ڈال کر منھ بند
کرکے تنور یا حمام مین جلائین جب کوئلے کی طرح جلکر سیاہ ہوجاے نرم نرم پیسکر شیشہ
یا چینی کے برتن مین اٹھا رکھین اور وقت ضرورت کام مین لائین اور کبھی خوشبو اور
لذت کے لئے اس مین سنبل الطیب و ساذج ہندی بھی نرم پیسکر ملا دیتے ہین وہ قول
جو متعلق باطبا تھا تمام ہوا اب معبرون کا خیال باقی رہگیا چاہتا ہون کہ اسکو بھی لکھ جاؤن
اور وسوسہ دلسے مٹا دون سانپ سے مراد کبھی دولت ہوتی ہی اور کبھی دشمن جو شخص
خواب مین سانپ سے لڑکر شکست نہ کھاے دشمن پر فتح پاے اور جو اسپر قبضہ کامل کریگا
دولت حاصل کرے گا اور جو بیمار اپنے منھ سے سانپ نکلتے دیکھ پائیگا مرجائیگا کیونکہ حیات
ہی سوچ کیا بات ہی اور اگر باغ مین سانپونکا گذر ہی دلیل پانی کی موج پر ہی یعنی نہر آئے یا کنوان بنجاے

اور جسکے بستر پر سانپ مرا ہوا نظر آئے اُسکی بی بی مرجائے اور اگر حاملہ خواب مین سانپ
جنے جو بچہ پیدا ہوگا نافرمان وایذا دہندہ ہوگا اور اگر سانپ مردہ نظر آئے دشمن کے شر سے
نجات پائے اور جسے خواب مین سانپ کاٹ کھائے اور جس جگہ کاٹے اُسجگہ ورم بھی نظر آئے
تو مال پائے کیونکہ مال زہر ہے اور آدمی کے حق مین قہر اور جو شخص خواب مین سانپ کھائے
اُسکو دشمن کا مال ہاتھ آئے اور اگر سانپ کو اوپر سے گھر مین اُترتے دیکھے تو گھر والا مرے
اور جسے خواب مین سانپ نگل جائے وہ سلطنت پائے اور جو سانپون سے ہوتا ہوا
اچھی طرح چلا جائے تو دشمنون کے شر سے امن پائے اور راہ مین مار خونخوار کا نظر آنا
حاکم ستمگار کا نظر آنا ہے اور جسجگہ سانپ جاتے نظر آئین وہان بلائین اور وبائین آئین کیونکہ
حیات کا جانا موت پر دلالت کررہا ہو سچ کہا ہے اور جو خزانے کے سانپ کو فرمانبردار
بنائے دولت وسعادت پائے اور جو کالے ناگ پر قبضہ کرے تو ملک لے اور سفید سانپ
دشمن ہے ثعبان دیکھے تو اہل واولاد یا ہمسایہ سے دشمنی ہو اژدہا سے مراد آگ یا
بادشاہ ستمگار ہو اور اصلہ سے عورت نسل دار شجاع مراد عورت مسرف سے افاعی سے
قوم اغنیا ہو نا شرے رنج وعناد جنگلی سانپ سے مراد قطاع الطریق ہی اور پانی کے سانپ سے
مال اور جو کمر مین سانپ باندھے ہمیانی بندھے اور جو سانپ کو پھینکے اہل وعیال سے
جدا رہے اور جو سانپ سے ہمکلام ہو انقصہ رنج وغم تمام ہوا ذکر تعبیر خواب کا افسدا افسد کیا
کہتا تھا کیا لکھ گیا سچ یہ ہو کہ افعی خیال میدان سخن مین بہت تیز چلتا ہے ہان سانپ ہر سال
کینچلی بدلتا ہو اور ناگنی بشرط انڈے اپنی پسلیون کے حساب سے دیتی ہو مگر چیونٹیان
پیچھے پڑ جاتی ہین اور اکثر کو کھا لیتی ہین اور اگر بچھو سانپ کے ڈنگ مار دیتا ہو تو مر جاتا ہو
اور اسکے اندے لنبے لنبے مٹی کے رنگ کے اور نیلے سے کچھ سیاہ وسفید غرض ارقط ہوتے
ہین اور چمک ہوتی ہو اور اندر پیپ سی بھری ہوئی کچھ خطمی کی طرح جمی ہوئی اور اندلم نہانی
مادہ کا معلوم نہین ہوتا او زہر اُسپر لپیٹ جاتا ہو اور اُس کی زبان آگے سے چری
ہوئی یہی وجہ ہے کہ کہتے ہین کہ سانپ کی دو زبانین ہین اور اُسکو شرہ اس لئے
کہتے ہین کہ بن چبائے جانور کو نگل جاتا ہو چنانچہ جب بڑے جانور کو نگل لیتا ہو تو درخت کو

[illegible]

لپٹ کر زور سے اُسکی ہڈیون کا چورا کر دیتا ہی اور کاٹ کر اُلٹ جاتا ہی اسلئے بعض نے
کہا ہی کہ زہر ڈالنے کے واسطے اُلٹا کرتا ہی مگر یہ غلط ہی بلکہ اسکی عادت ہی اور جب کھانیکو
کچھ نہین ملتا تو ہوا کھا لیتا ہی اور ایک زمانہ اسیطرح گزار دیتا ہی اور دُبلا ہو جاتا ہی اور
گوشت جاندار کا کھاتا ہی مردار کے پاس نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ پانی پینے کا شوق رکھتا
ہی مگر پی نہین سکتا اور جب بیقرار ہو کر پی جاتا ہی تو نشہ چڑھ جاتا ہی چنانچہ اُسی حالت مین
کبھی مر بھی جاتا ہی اور نر ایک جگہ نہین ٹھہرتا ہی بیقرار پھرتا ہی اور مادہ جسوقت انڈے
دیتی ہی خود سینتی ہی اور جب بچے نکلکر چلنے لگتے ہین اور بلا پاکر گھس جاتے ہین الگ ہو جاتی
ہی اور اگر دیکھ پاتی ہی تو کھانے لگ جاتی ہی اور اس کی آنکھ ٹھنڈی اور مکھی کی طرح جڑی ہوئی
ہی اسی سبب سے جو جان گئے ہین نظر بچا کر پکڑ لیتے ہین اور اگر اتفاق سے آنکھ
پھوٹ جاتی ہی اور ڈاڑھ دانت یا دم ٹوٹ جاتی ہی جلد پھر ویسی ہو جاتی ہی عجب تر یہ
ہی کہ یہ آدمی سے ڈر کر بھاگ جاتا ہی اور شعلہ پر شوق سے آتا ہی اور اسکو دیکھ دیکھ کر خوش
ہوتا ہی اور بعض ساز کی آواز پر مرتا ہی اور خوب وجد کرتا ہی اور جب خنجر کے پسینہ لگے ہوے
کوڑے سے مارتے ہین تو مر جاتا ہی اور ذبح کرنے سے کئی روز تک نہین مرتا ہی اور
اندھا ہو کر پھری سونف کے بوٹے آنکھین رگڑ کر اچھا ہو جاتا ہی اور اگر اوسکا سینہ
سوراخ مین پہونچ جاے تو کیسا ہی قوی آدمی پکڑ کر کھینچے نہین کھچتا ہی بلکہ جب زور حد
سے گذر جائیگا تو ٹوٹ جائیگا اور پانون بچہ نہین رکھتا نکتہ جسوقت سانپ سوراخ مین
گھس جاے اور کیطرح باہر نہ آئے اگر کوئی گرم چیز یا پانی اُس تک پہونچ جائیگا فوراً باہر
آئیگا اور اگر گھر مین غائب ہو جائیگا تو جب لوبان کی دھونی دینگے انشاء اللہ العزیز

[illegible]

ا گھر دینا یا مرغ و طاؤس اور بلی اور ان جانورونکا جو سانپ کو کھاتے ہین اور پاس رکھنا
شاخ گاؤ کوہی اور شاخ گوزن عفاد زہر معدنی و حیوانی و مہرہ مارکا اور سم بز اور انسان کے بالون اور رال اور
مقل اور سکبینج اور چوب انار کا بخور سانپ کے دفع کیواسطے بہتر ہی اور جس پانی مین نوشادر حل کیا ہوا ہو اگر اسکے
سوراخ مین ڈالینگے تو مر جائیگا اور یہ نجاست کے پہچانے اور جو شاندے کے پانی چھڑکنے سے جگہ چھوڑ دیتا ہی اور افعی کی نظر جو
پڑتی ہی تو دھیلا آنکھ کا نکل پڑتا ہی صاحب تحفہ ملکونین اور راقم کے نزدیک جسوقت جزامین یا جوتے پہنین الٹے کیا کرین اور جھاڑ لیا کرین

باہر آئیگا پشت مین بھی بہت قوت ہو اور تیس پسلیان ہین اور پیٹ سے پانون کا کام لیتا
ہو اور سمٹنے کی وجہ یہ ہے کہ چلتے وقت اسکے اجزا مین تدافع ہوتا ہو اور یہ اصلی جانور پانی کا ہو
اور اگر جنگل کا پانی مین اور پانی کا جنگل مین چلا جاتا ہو تو زندہ رہتا ہو اور جب آنکھ پھوٹ جاتی ہو
ڈھیلے کو پھرا تا ہو اور چار مہینے مٹی مین رہتا ہو پھر جس وقت نکلتا ہو آنکھین سیاہ ہوتی ہین سونف
کے درخت کو ڈھونڈھکر اسکے پتوں سے رگڑ رگڑ کر اچھی کر لیتا ہو عجب یہ ہو کہ جب سانپ کے
قتل کا قصد کرتے ہین اور اوسکو اپنے مارے جانے کا یقین ہو جاتا ہو تو سر کو ضرب سے
بچاتا ہو ہر سال کینچلی بدل ڈالتا ہو اور ایک نقطہ پشت پر نکالتا ہو پس یہ نقطہ گویا اسکی سال گرہ
ہو اور جب بھوک ہو تشنہ مارتا ہو نمک تلاش کرتا ہو اگر ملجاتا ہو تو خیر نہین مر جاتا ہو اور بقر الوحش
و بز کوہی پانی پر منھ رکھکر سانس کے ساتھ اسکو اندر سے کھینچ لاتا ہو اور کھا جاتا ہو الحاصل
جاحظ کہتے ہین کہ سانپ تین قسم کے ہین ایک تو وہ کہ جنکے کاٹے کا علاج نہین جیسے ثعبان
افعی یا بعضے ہندوستانی سانپ اور ایک وہ کہ جنکے کاٹے کا علاج ہو اور تریاق وغیرہ فائدہ
بخشتا ہو اور ایک جنگی دہشت سے مر جاے تو مر جاے نہین تو اون مین زہر نہین اور
افعی لفظ سریانی ہو یونانی اسکو احادیا کہتے ہین یہ مادہ ہو اور افعوان نر کنیت اسکی ابو حیان
و ابو یحییٰ اسکی عمر ہزار برس کی ہوتی ہو اور بہادری تو اس پر ختم ہو گئی انسان پر جست کرتا ہو
اور بدتر سانپونکا ہو اور سجستان کا سب سے بدتر ہو دو گرہ تک کا لنبا ہوتا ہو اور دم باریک
اور سر چکلا مثلث جس کا قاعدہ گردن کیطرف ہوتا ہو اور چلتے وقت آواز آتی ہو بڑا طاقت دار
ہو اور رنگ بھی بے شمار کالا زردی لیے بھی اور سرخ اور کالا بھی کوڑیالا بھی اکثر تو بہت زہریلا
ہوتا ہو اور بعض کم زہر بھی رکھتا ہو اسکی مادہ کے چار اور نر کے دو دانت ہوتے
ہین اور زمخشری کہتا ہو کہ جب اسپر ہزار برس گذرتے ہین اندھا ہو جاتا ہو اسوقت
اللہ تعالیٰ اسکے دلمین ڈالتا ہو کہ وہ دم کے دم مین بعد از تلاش جنگل مین جاکر سونف
کے پتون سے آنکھین اچھی کر لیتا ہو اور گرمیون مین بدن کو سمیٹے ہوے راہ مین
پڑا رہتا ہو جب کسیکا پانون پڑتا ہے کاٹ کھاتا ہو یہ اگر اوٹنی گابھن کو کاٹتا
ہے بچہ اُس سے پہلے مر جاتا ہے اور زمیا رہوتا ہے تو زیتون کی پتی کھاکر

اچھا ہو جاتا ہی اور وقت وطی نر مادہ پر اسطرح چڑھتا ہی کہ اُسکو چھپا لیتا ہے اور کبھی
لذت سے بیہوش ہو جاتا ہے اور اُسی حالت مین مادہ اُسکے بدن مین کاٹ لیتی ہے تو
مر جاتا ہے اور مقرنہ یعنی شاخدار جسکا ذکر گذرا جب کاٹتا ہی ہر بال سے خون جاری
ہو جاتا ہی و سانسہ ریتی مین گھس جاتا ہی جیسے مچھلی پانی مین تیرتی ہی یہ ریتی مین تیرتا ہے
مکللہ[1] الراس انتہا تین بالشت کا ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ناظر بھی اسیکا نام ہی کاٹنا
تو کاٹنا اسکے دیکھنے سے زہر چڑھ جاتا ہی بلوطیہ بلوطہ (نام درخت) پر رہتا ہے جسے کاٹ کھاتا ہی
اُسکا پوست گوشت سے جدا ہو جاتا ہی معطشہ وہ ہی جسکے کاٹنے سے بدن مین آگ
لگجاتی ہی اور پیاس بہت معلوم ہوتی ہی اسود سالخ وارقم یعنے ابلق و مرقش دو رنگ
ہی اسکے مادہ مین نر سے زیادہ زہر ہے اور تاثیر اسکی تمام اعضاے پر خصوصاً
قریب دل و دماغ و جگر و اعصاب پر زیادہ تر پہونچتی ہی یہانتک تحقیقات صاحب
حیوۃ الحیوان کی ہی اور صاحب عجائب کہتا ہے کہ جزائر چین مین ایک پہاڑ ہی جسکو
عرب نصبان کہتے ہین اس پہاڑ کا سانپ اتنا بڑا ہوتا ہی کہ ہاتھی کو کھا جاتا ہی اور ایک
سانپ جسے وہ حیات عظام کہتے ہین جب دریا سے باہر آتا ہی بھینس ہاتھی وغیرہما کا نوالہ
کر جاتا ہی اور پھر کسی درخت یا پتھر سے لپٹ کر زور سے انکی ہڈیان توڑ ڈالتا ہی چنانچہ آواز
انکے ٹوٹنے کی آیا کرتی ہی اُسکی دو شاخین ہوتی ہین اور بڑے بڑے دانت اور ناک ابھری ہوئی



اسی کتاب مین ایک معتمد کی زبانی لکھا ہی کہ قریب ملک لنگ صوصا نام ایک جزیرہ ہی
اسمین ایک شہر پتھر کا ہے وہان ہر سال ایک مرتبہ ایک سانپ نکلتا ہی وہانکا بادشاہ اُسکو
مارتا ہے وہ کہتے ہین کہ اُسکی چربی ملنے سے بدن مین قوت اور طبیعت مین فرحت پیدا ہوتی ہی

[1] سر باریک اور اُسپر تاج سا رکھا ہوا اور آنکھین سرخ دو بالشت سے تین بالشت تک کا مائل بسیاہی
و زردی ہوتا ہی وحوش و طیور سب اُس سے ڈرتے اور ایک سانپ اسی قسم مین سے پانچ گز تک
کا لنبا ہوتا ہی اُسکی آنکھین چمکا کرتی ہین اُسکا کاٹا بھی فوراً مر جاتا ہی ۱۲ تحفۃ المومنین

اور مرض سل کو نافع ہی چنانچہ بادشاہ پوست اُسکا بطریق تحفہ بادشاہو نکو بھیجا کرتا ہی یہ سانپ
بہت بڑا ہوتا ہی اور گرد دن تو بہت ہی موٹی ہوتی ہی اور ناک کی جگہ ابھری ہوئی جیسے بھنیں
گھوڑیکی اور آنکھو نپر بال ہین اور بڑے بڑے دانت سفید و سیاہ رنگ بہت خوبصورت منقش



اور تاریخ سندھ مین کہ عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی مین لکھی گئی دیکھا ہی کہ متصل ہرات
کو رزمین دخیر کہ مضافات سبوہی مین باڑی کا درخت بیری کے درخت کے برابر ہوتا ہی ہر وقت
پر سو دو سو سانپ ایک ایک بالشت کے لپٹے رہتے ہین جب کسان روئی چننے کا ارادہ
کرتے ہین اول درخت کو لکڑی سے باحتیاط تمام جھاڑ کر اُنکو نیچے گرا دیتے ہین پھر اوپر
چڑھکر روئی چنتے ہین اگر کوئی اونمین کا کاٹ لیتا ہی تو اُسترہ سے بجھنے دیکر خون نکالا کرتے
ہین اس علاج سے اکثر اچھے ہو جاتے ہین اور وہان ایک دریا ہی ظاہر اگن دھک کی کان پر
سے ہو کر آتا ہی اُسکے کنارہ پر لپٹے لپٹے سنگ سے بہت سانپ رہتے ہین اگر اُنمین کا
کوئی کاٹ لیتا ہی تو الا ماشاء اللہ بچتا ہوگا ورنہ بچتا نہین وہان ایک کیڑا ہی جسکو لک کہتے
ہین وہان کے آدمی اُسکی ازار حفاظت کے واسطے اسطرح پہنتے ہین کہ جسکے سبب اکثر
اُنکے گزند سے محفوظ رہتے ہین صاحب تاریخ سندھ لکھتے ہین کہ مین خود وہان گیا تھا ایک جگہ
کھیت مین پانی دیرہے تھے قدم قدم پر کئی کئی سانپ دیکھے ارادہ وہان ٹھہرنیکا تھا سانپونکے خوف سے ٹھہر سکا
اربد اسکے کانٹے سے آدمی کا منہ خاکستر گون ہو جاتا ہے ارقم سیاہ و سفید ہوتا ہی اور
بیصے کہتے ہین سرخ و سیاہ جبشان چھوٹا پتلا سنگ سا سفید رنگ کا ہوتا ہی اور
بہت ڈرتا ہی ایام جاہلیت مین عرب کہتے تھے کہ اس کا مارنے والا دیوانہ یا
مرجاتا ہی آن حضرتؐ نے بھی ایک بار اسکے مارنے کو منع کیا تھا کہ ایا کم و

قتل الحیۃ البضاء
یہ حدیث منسوخ ہو گئی ۱۲

راقم سے ایک دوست نے نقل کی کہ مین نے ایکبار ایک شخص کے پاس سفید سانپ دیکھا تھا کستھا کہ نیپال کیطرف سے پکڑا ہمین گز لنبا اور اٹھارہ انچہ کا بھن تھا پونے دو گز کے قریب کھڑا ہو جاتا تھا ظاہرا اوسی قسم کا تھا



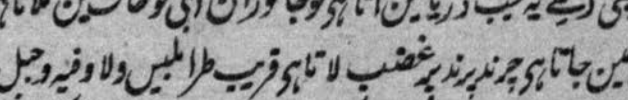
اسود سالخ - کالا آفت کا پرکالہ ہی سال بھر مین دو بار کینچلی بدلتا ہی اسکے کلٹنے کے بعد جان نہین بچتی ہی حضرت ؐ نے اس سے پناہ مانگی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان
روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی و ربک اللہ اعوذ باللہ من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پہلے رات آتی تو یون فرماتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہی پناہ مانگتا ہون
شرک وشر ما فیک و شر ما یدب علیک اعوذ باللہ من الاسد و الاسود و من الحیۃ و العقرب
تیرے شر سے اور جو کچھ تجھ مین ہی اور جو تجھ پر چلتے ہین ان سب کے شر سے الٰہی پناہ تیری شیر سے اور کالے سانپ سے سانپ اور بچھو سے
اصلہ ابن انباری کہتا ہی کہ جسم اس کا چھوٹا ہوتا ہی اور سر بڑا یہ سوار پر حملہ کرتا ہی اور اسکو مار ڈالتا ہی اور جہان رہتا ہی گھانس نہین اگتی اور اگر جانور اس کے پاس آتا ہے سن ہو کر گر جاتا ہی اور اسیوقت مرجاتا ہی چنانچہ اس سے سب جانور بھاگتے ہین تیر کی مار کے فاصلے سے دیکھکر ہلاک کرتا ہی اور جسے کاٹتا ہے پانی ہو کر بہ جاتا ہی اسکو اگر سوار سوا نیزہ سے چھولے تو سوار اور رہوار مرجاے اور اگر گھوڑے کے سم مین کاٹے گھوڑا اور سوار مرجاے بعضے کہتے ہین کہ اسکے پاؤن ہین اس سے کھڑا ہو کر چلکر کھاتا ہی اور جست کر جاتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ عرب کہتے ہین کہ جس چیز پر سے یہ گذرتا ہی اسمین آگ لگ جاتی ہی اسیواسطے اسکا نام اصلہ رکھا یعنے استیصال کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بعد ہزار برس کے اسکا چہرہ آدمی کا سا ہو جاتا ہی اسکے دیکھنے سے آدمی کا دم نکلجاتا ہی ترک و ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی
ابن ایم - ارزقی تاریخ مکی مین لکھتے ہین کہ ایم نر ہے اور روایت کرتے ہین طلق بن حبیب سے کہ ہم عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے ساتھ حجر اسود کے متصل بیٹھے تھے کہ دھوپ آگئی

ل‍ه سانپ کے پاؤن نہین ہوتے ہان اسی کے نام کے قریب ایک جانور ہی جسکو سانپ بچھوے کیسی شکل کا یا جسکو ہند مین گوہ کہتے جسکی کئی قسمین ہین گو ہیرا جسکو بیرا گو بعضے بیرا گو کو سانپ کہتے مین میری دانست مین جو بچہ دیتا ہی وہ گوہ کے اقسام مین سے ہی ۱۲

اور سب کھڑے ہو گئے ہم نے ایم کو دروازہ بنی پر دیکھا کہ اُس نے طواف کیا اور قیام
و قعود ہم نے کہا کہ او عمرہ لانے والے اللہ تعالے تیری عبادت قبول کرے دنیا مین
نادان بہت ہین ایسا نہو کہ تجھے ستائین یہ سنکر غائب ہو گیا ظاہرا جن ایم کی صورت مین
تھا تنین بڑے سانپونمین سے ہے کیفیت اسکی ابو مرداس کو بچ سے بدتر ہے بجلی نیزہ کی
نوک سے تیز تر بدن موٹا قد کھجور کے درخت کے برابر آنکھین سُرخ بڑا مُنھ بڑا پیٹ
جانورونکو زندہ نگلجاتا ہی ہر جانور اُس سے خوف کھاتا ہی جسوقت چارپایہ وغیرہ کو کھانے لگتا ہی
اور جنگل کو خالی کرنا چاہتا ہی خدا اُسکے دلمین ایسی ڈالتا ہی کہ دریا کی طرف جاتا ہی یہان
قد و قامت اور بڑھ جاتا ہی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ ہمنے قریب دو فرسخ کے برابر اژدہا
دیکھا ہی رنگ چیتے کا سا تھا اور بدن فلس دار مچھلی کی طرح کا اور کبھی دو یا دو مچھلی کیطرح کے
اور سر مانند انسان اور لنبے کان اور گول آنکھ دیکھی اور کبھی سر انسان کا سا نہین بھی دیکھا
نہایت سیاہ ہوتا ہی بجلی او سپر نہین پڑتی اور جب اسکی دم کسی درخت پر پڑ جاتی ہے
گر جاتا ہے اور جسوقت کسی درخت پر لپٹ جاتا ہی جل جاتا ہی



حریش ارقط ہی یعنے اسکے جسم پر نقطہ سیاہ و سفید بہت ہوتے ہین اور کبھی زمین سیاہ اور نقطے
سفید بھی دیکھے یہ جب دریا مین آتا ہی تو جانوران آبی کو خاک مین ملاتا ہی اور جسوقت
جنگل مین جاتا ہی چرند پرند پر غضب لاتا ہی قریب طرابلیس ولا وفیہ و جبل اقرع و انطاکیہ
کے پیدا ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حریش اور جانور ہے جسکے پنجہ اور سینگ ہین



ثعبان نر مادہ دونونکو کہتے ہین یہ بھی تنین کیطرح بڑا ہوتا ہی اور جاحظ کتاب الامصار
مین لکھتا ہی کہ یہ سانپ سوا ے مصر اور کہین نہین شیخ نے لکھا کہ چھوٹا اس نوع کا پانچ گز کا
ہوتا ہی اور بڑا انتیس گز کا بلکہ زیادہ بھی اُسکی آنکھین بڑی ہوتی ہین اور دانت بھی بڑے

بڑے اور منھ زرد یا سیاہ سخت وکشادہ اور بھوین اسقدر دراز ہوتی ہین کہ آنکھون کو چھپا لیتی ہین اور گردن موٹی ہوتی ہے اور اس پر بال ہوتے ہین نر اس کا مادہ سے زیادہ تر خبیث ہے جس حیوان کو پاتا ہی نوالہ کرجاتا ہی اور باطن مین ایسی حرارت ہے کہ جلد تر ہاضم کرلیتا ہے یہ بھی پانی مین رہکر آبی اور جنگل مین رہکر جنگلی ہوجاتا ہی اور کبھی جو پہاڑون پر چلا جاتا ہی تو دور دور تک برودت ہوا منقطع ہوجاتی ہے اور جس چیز پر گرتا ہے اوسے جلا کر خاک کرتا ہی ہند مین بھی پیدا ہوتا ہے صاحب عجائب لکھتا ہی کہ اس کے اعضا مین سے کچھ باندھنے سے عشق دفع ہوجاتا ہے اور جو شخص اس کے پوست مین سے ذرا سا پاس رکھے تو حیوان مسخر ہوجائین اور جہان دفن کرین کا رخیر بہت ہون



اور ایک سانپ کو عرب حفات کہتے ہین اس مین زہر نہین شبیب بن شیبہ لکھتا ہے کہ مین منصور کے پاس گیا تھا مجھے کہنے لگا کہ تو بجستان مین تھا مین نے عرض کیا ہان امیر المومنین نے کہا سانپونکی کہو مین نے کہا کہ باریک گردن ہوتی ہی بڑا سر ننھی دُم سو بڑے اژدہا مرگ ناگہان ہین اور چھوٹے خنجر برّان قزوینی کہتا ہی کہ کوتاہ دُم بدتر ہی



اور ایک قسم کا نام ملک ہے اُسکے سر پر خط سفید ہوتے ہین جانورونسے چھپا رہتا ہے جس چیز پر سے گذرتا ہی اُسے جلا کر خاک کرتا ہی بلکہ آواز سے ہلاک کرتا ہی ایک بالشت کا ہوتا ہی سونیکے رنگ کا



فائدہ۔ حکما کہتے ہین کہ اگر انسان کے بال کھاری پانی مین پڑے رہین اور مدت دراز تک

ملہ سنہری اور سبز رنگ کا دیکھا گیا اور منڈھو علاقہ علیگڈھ مین ایک جگہ سے ایک شخص نے ایک سانپ

حرارت آفتاب اُنمین اثر ہونچاے تو وہ سانپ بنجابینگے تا وقتے کہ انسان اُنکو ستا ئینگے
وہ بھی نہ ستائینگے اور ایک سانپ سُرخ رنگ کا سٹک سا ہوتا ہی آدمی کو دیکھکر جست
کرتا ہی اور کسیطرح منھہ نہین موڑتا اور جبتا نہین چھوڑتا



ابو جعفر مکفوف نحوی نے لکھا کہ ہمارے ملک مین جب دوپہر کو خوب گرمی پڑتی ہی ایک سانپ
خاک مین چھپ جاتا ہی اور سر باہر رکھتا ہی خدا جانے جانور کیا سمجھکر اُسپر آتے ہین وہ اُنکو
پکڑ پکڑکر کھایا کرتا ہی صاحب تریاق اکبر نے لکھا ہی کہ انگلستان مین ایک سانپ زہردار
ہے وہ اسکو دیپیر کہتے ہین اور امریکہ مین کئی قسم کے ہین اور علے ہذا القیاس ہند مین چنانچہ
زہریلے سانپونمین جو مدراس بنگالہ بہار مین مین کریٹ ہے اور سانکٹی ہوراتا یا مگوتجن
گومن بوڑا جسے سبھ خنڈر بودرو یام کالیو پیلا نیورس مین بیتا لاہر یاری کیتھکرار مگر
گومن بڑا کافر ہی بارے محققین نے دوسو اٹھئیس قسم کے سانپ معلوم کئے ہین سو انمین
بائیس تو بہت زہر رکھتے ہین اور باقی ایسے ہین کہ اُن کا زہر شدت وضعف مین کچھ فرق
رکھتا ہی چنانچہ بعض کے کاٹنے سے فوراً اور بعض کے گھنٹے اور بعض کے دو گھنٹے اور
بعضے کے تین دن اور بعضے کے چار اور اُسسے زیادہ دنون مین مرتے ہین بالجملہ وہ
لکھتا ہی کہ اُسکی دو قسمین ہین بری اور بحری بحری تو اکثر کم زہر رکھتا ہے بلکہ بعضون مین
بالکل نہین اور جنگلی اکثر بہت زہردار ہین اور علامت بہت اور تھوڑے زہر کی
یہ ہی کہ جس سانپ مین زہر ہوتا ہی اوپر کے جبڑے مین نر کے دو اور مادہ کے چار دانت
خمدار ہلال کی صورت کھوکلے ہوتے ہین اور جڑ مین موٹے اور سر باریک بطور گاؤدم
ہوتا ہے اور عضلات مین غلاف کی صورت نظر آتے ہین اور قہر و غضب مین یا کاٹنے
کے وقت نکل آتے ہین اس صورت سے " اور جسمین زہر نہین ہوتا اُسکے دانت اس
شکل کے نہین ہوتے ہین اور غدی بھی جسکو جھالے کہتے ہین نہین ہوتی اور غدی
کنپٹیو نمین دونون دو طرف رد ہین کہ وقت غضب اُن مین سے ذرا سی رطوبت نمی

بلکہ دانتون مین آتی ہی اور اُن مین سے زخم مین جاتی ہی اور بعضے زہر دار سانپون کے
دانت اژدہ کی شکل کے ہوتے ہین اور انکی دو قطارین اور پیدا ہونے کی
جگہ یافوخ ہی اور بے زہر سانپونکے دانتونکی چار قطارین ہوتی ہین اور یہی ہے کہ زہر کے دانت
اس سرے سے اُس سرے تک اندر سے خالی ہوتے ہین اور بے زہر دانت صرف جڑ مین
سے خالی ہوتے ہین اور رطوبت زہری کہ غذا سے پیدا ہوتی ہی ہمیشہ اسجگہ نہین رہتی ہی
بلکہ وقت پر جیسے منی خصیتین مین اور جو سانپ بہت کاٹتا ہے اُسکا زہر بہت کم ہوجاتا ہی اور
یاد رہے کہ رنگ اس رطوبت کا زرد سا ہی اور مزہ اس کا پھیکا کہتے ہین کہ اگر اسکو بدن
حیوان مین بطریق شرط پچھنا یُن کاٹنے کے برابر زہر نہین چڑھتا اور یہ زہر جس خون مین ملتا ہی
اُسکو سیاہ کرتا ہی اور اگر زہر دار سانپ زہر دار سانپ کو کاٹتا ہی اثر نہین کرتا اور اگر زہر دار
بے زہر کے کاٹتا ہی فوراً مرجاتا ہی اور کبھی تھوڑے زہر سے بہت زہر بھی پھیل جاتا ہی مثلاً نوک سوئی
کی زہر مین تر کرکے بدن مین چبھوئین تو بہت تاثیر کرتا ہی جیسا کہ دانہ چیچک کی پیپ سے
آبلہ کا پڑنا اور عبد العلیم نصر اللہ خان خورجہ کے رہنے والے نے یہ بات لکھی ہے کہ میری
ملاقات رسول شاہ باشندہ جالندھر سے تھی یہ بزرگ سانپ کے پکڑنے مین ید طولے
رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مین اس فن مین شاگرد محبوب شاہ چشتی صابری کا ہون
اُنکو سانپ کے پکڑنے اور اُسکے کاٹنے کے علاج مین کمال حاصل تھا مگر مجھے شاہ صاحب
کی خدمت مین کم رہنے کا اتفاق ہوا تھا اکثر سانپونکا دیکھنا اور اُنکا حال معلوم کرنا باقی رہگیا
صرف ان ستانوے کا حال معلوم ہوا - اگن بجاڑ - اتھی - ہرن توتیا - رکتوڑا - کال کنٹھ
پھول پتاس - پدم - ہلدیا راج بیں - دودھیا راج بیں - تانبا بنسی - پھول بنسی
گگرٹ - کاوگراپش - موچھون والا - تیلیا - چوریا - کھجور - کلاچ - سفید سنگچور - تیلیا پھرا
اژگر پھرٹا - ششکار پھرا - بہشتی پھرٹا - تیلیا گرنڈی - کاٹھا گرنڈی - کنرا گرنڈی
تانبڑا گرنڈی - پاسر ونڈھی - ستونکارہ - تیرمار - ہنسرا - ہرنیا بس - ہلدیا بس - اودنا بس
سیاہ بس - اساوریا بس - چتر اودلا - سفید یا چتر اودلا - گلابیا - نزل - کنس گنس - ہلدیا لنگوڑ
بسیا ودڑا - تترا - پلک سفید - ہلدیار - پلک سیاہ - پلک لالڑا - پلک پوریا - پلک - ناگرا

گنگرہیا - تاملکھی مالن - لالرڑا جو نسرا - ہلدیا جو نسرا - جوگیا جو نسرا - سیاہ جو نسرا - تانبڑیا جو نسرا -
سنا گرہ ہر یوا - آتشی ہر یوا - دھنگ ہر یوا - ہلدیا ناگرڑا - ان گھوڑے - سبھرا - سیلرڑا - کیرڑو
شیر باکیڑو - جیتیل - توتیا - ہنسرا - لتاک - دومونہی - دیوکا - تلکھا تونیا - کن پھرڑا - رنگیلا
کرہی بردار - گھوڈٹا - ابیار شک - ننکرڑا - بے سری مالن - تورڑیا - بھریا - ددند - تلیر
سنیا - ہلدیا گندل - گھنسار - تلکھا - دھنگا - جون ہترا - کجنگ - ہر ہرا - توتی - دم کرڑا
رتھر - اشرفی - نارا - اگن جھار یہ وہ سانپ ہی کہ رات کو اسکے منھ سے آگ اور دن کو
دھوان نکلتا ہی اور آدمی کو دیکھکر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہی اور ریتی کی جگہ پیدا ہوتا
ہی جیسی ہانسی حصار ہنڈی کی زمین جسکو کاٹتا ہے اُس کا منھ کھلا رہجاتا ہے اور
آدھ گھنٹے کے بعد لاش مین آگ لگجاتی ہی یہ سانپ جب پانی مین گرجاتا ہی پکنے لگجاتا ہی
اسکے کاٹے کو سفید دواریں اور چار سیر پانی مین دو سیر دہی ملا کے کسی برتن مین بٹھائین
اور جب پانی گرم ہو جاے بدل دین اور جہانتک دو دہی سکے پلائین
افعی افعل التفضیل فعوہ بمعنے اخبث ہے ہندی مین اسکو ہفئی کہتے ہین یہ کالا یا سرخ
ہین اٹھارہ گرہ تک کا لنبا ہوتا ہی اور سر ایک ہاتھ زمین سے اُٹھا لیتا ہی جسوقت کاٹتا
ہی آنکھ باہر نکل پڑتی ہی اور آدمی آٹھ دس دم لیکر مرجاتا ہی بیکانیر ہنڈی مین اکثر پیدا ہوتا
ہی اس سے عنین و صاحب دق وغیرہ دل المار کا علاج کرتے ہین اور تصفیہ خون کیلیے
بھی مفید ہی فائدہ نامہ نگار کو سید طالب علی دہلوی سے کہ بڑا دم کلا اور من چلا ہے
معلوم ہوا کہ دہلی مین چار قسم کے افعی ہین ایک سبز طوطے کے پرون کے رنگ کا ایکفٹ
لنبا ستک سا ہے ہین دوسرا خاکی رنگ کا اسپر سفید بنکیان ہوتی ہین اور بارہ چودہ
گرہ تک کا لنبا ایک انچہ تک کا موٹا اور تیسرا بھی اسی رنگ کا مگر اسپر جل سفید جالدار
اور سفید بنکیان ہوتی ہین اس کو پریلا کہتے ہین اس کے بدنپر کھپرے نرم نرم مچھلی
کی طرح ہلکے ہوتے ہین یہ سوا گز لنبا ایک انچہ دور کا موٹا ہی اور لہر مار کر چلتا ہی اور جسوقت
حملہ کرتا ہی تو الٹا چلنے لگتا ہی اسوقت اُسکے کھپرے جو آپس مین گھسا کھاتے ہین انسے
آواز پیدا ہوتی ہی اسی طرح تھوڑی سی دور چلکر جست کرتا ہی چوتھا گھٹ توسریہ پھلیری

اور کوڑیالے سے پیدا ہوتا ہی اور بظاہر تمام صفات انھی سے موصوف یعنے وہی ڈھیلا آنکھ کا نکلا ہوا ویسا ہی سر چپٹا اسکے دو دانت ہین اور دونون مین دو شاخین خمدار چنانچہ کاٹتے وقت اگر دانت بیٹھ جائین تو چھوٹنے مشکل ہین یہ دو فٹ لنبا اور جوانی کے دور کا موٹا ہوتا ہی اس رنگ کا میٹلا ہی اور رنگ ان دونون سانپون کا اس مین پایا جاتا ہے مگر زہر کم ہی



۳ ہرن توتیا ۔ سبز کاہی گول سر گز بھر کا لنبا ہوتا ہے اور سر پہ داغ سفید و سرخ ہوتے ہین دس گز کے فاصلہ سے جست کر کے کاٹتا ہے اور جسکو کاٹتا ہی دیوانہ ہو جاتا ہی اور اکثر بجز حرف اللہ کچھ زبان پر نہین لاتا پھر کمر مین درد اٹھتا ہی اور قہقہہ مار کر آسمان کیطرف منھ کرتا ہی اور مرتا ہی نواح بمبئی اور اکثر کنار سمندر پہ رہتا ہی



۴ زتورا ۔ کالا بے پھن کا ڈیڑہ گز کا لنبا ہوتا ہے کمر پہ زرد داغ اور سر گول اسپر سفید پھول سا ہوتا ہی جب کاٹتا ہی ایک گھنٹے کے بعد بیہوشی طاری ہوتی ہے اور مسامات سے خون کی ندی جاری چنانچہ اسی حالت مین مرجاتا ہے لاہور لدھیانہ مین ہاتھ آتا ہے



۵ کال کنٹھ ۔ مشعل کی قسم سے ہی آتشی اسکی آٹھ قسمین ہین اول تو یہ ہی کال کنٹھ کہ کالے رنگ کا ہی اور پھن پہ سفید گل رکھتا ہی یہ جسکو کاٹتا ہی بیس دم لینے کے بعد اسکی آنکھ گردش کرتی ہی اور بصارت جاتی رہتی ہی پھر فم معدہ مین درد ہو کر تمام بدن مع چہرہ سیاہ ہو جاتا ہی اور کوئی علاج نفع نہین بخشتا طول اسکا ڈیڑہ گز کا ہی پنجاب و کوہ شمالی مین ملتا ہی اور خورجہ مین ایکبار نظر سے گذرا



پھول تیا بس۔ کالا تین ہاتھ کا لنبا ہے اور سفید گل کمر پر رکھتا ہی اور اُنمین سیاہی سی معلوم ہوتی ہی مگر اکثر یہ گل سانس لیتے وقت نظر آتے ہین اُسکا کاٹا ہوا اندھا ہو کر چھپل مین مرجاتا ہی اور مرنے سے پہلے فم معدہ مین درد معلوم ہونے لگتا ہی بھگواڑہ مین ملسکتا ہی



پدم۔ تیسری قسم مشعل کی ہی سفید ہوتا ہی اور بعض گندم گون لنبان مین ایک بالشت سے ایک گز تک مگر گز بھر بہت عمر کا ہوتا ہی اسکا کاٹا بھی اندھا ہو کر بیس دم مین پیٹھ مین درد ہونیکے بعد تمام ہو جاتا ہی علاقہ بہرائچ مین ہاتھ آتا ہے



ہلدیا راج بیس۔ چوتھی قسم مشعل کی ہی کفچہ دار زرد رنگ کا ہوتا ہی اور سر پہ دونو طرف دو گل سفید رکھتا ہی اور آنکھ مین حلقہ زرد تین ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی اسکا کاٹا چار گھنٹے مین اسیطرح بعد درد او اندھے ہو جانیکے مرجاتا ہی یہ ہر جگہ ہی۔



دودھیا راج بیس۔ مشعل کی پانچوین قسم ہی سفید رنگ ڈھائی ہاتھ کا کفچہ دار ہوتا ہے اور کفچہ پر دونو طرف دو گل سفید رکھتا ہی اور جب کفچہ کھولتا ہی وہ گل نظر آتے ہین اسکا کاٹا چار گھنٹے مین مرجاتا ہی یہ بہرائچ مین ہاتھ آتا ہی



تانبا بنسی۔ اُسکی چھٹی قسم کفچہ دار تانبے کے رنگ کا ڈھائی ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی اور کفچہ پر سفید گل رکھتا ہی اور بعض کے نیچے داغ سیاہ و سُرخ ہوتے ہین اُسکا کاٹا آدھ گھنٹہ زیادہ زندہ نہین رہتا یہ بہرائچ و پنجاب مین ملتا ہی۔



پھولا۷ بنسی - ساتوین قسم مشعل کی ہی یہ بھی کفچہ دار تانبے کے رنگ کا ہی اور سر پہ دونون
طرف گل سفید اور کفچہ کے نیچے دونون جانب گل سیاہ رکھتا ہی مگر ڈیڑہ ہاتھ کا لنبا ہی اور پنجاب
مین اور اسطرف پہاڑو مین ڈھائی ہاتھ تک کا دیکھا ہے اسکا کاٹا چار گھنٹے کا مہمان ہوا کرتا ہی



گکرٹا۸ - آٹھوین قسم مشعل کی ہی کالا کھین والا سرخی مائل ہوتا ہی اور تمام جسم پر سوا سے
گردن جال کی طرح گل رکھتا ہی اور اگر گرہ دنبر بھی گل ہوتے ہین تو کلائی سی یہ درازی مین
ڈھائی گز کا ہوتا ہی اسکا کاٹا ہوا اگر دانت اچھی طرح لگ گئے بیس دم سے زیادہ زندہ
نہین رہتا اور مرنے سے پہلے اندھا ہو جاتا ہے بہرائچ یا پنجاب یا زمین سخت مین ملتا ہی
فائدہ یہ سب کفچہ دار ہین بہرائچ مین انکو بہنٹار دا اور پنجاب مین پنیر کہتے ہین



فائدہ - نامہ نگار کو سید طالب علی سے معلوم ہوا کہ دہلی مین کالے پانچ قسم کے ہین -
کالا تیلیا - کالا بھبنیا - جسکو بوندیا بھی کہتے ہین - کالا لہار نگ - کالا طافی - کالا چپ
اور ان کے بچے کو دہ بدم کہتے ہین - اور بدم کی دو قسمین ہین - بدم ناتھ - اور بدم یہ دونون
سوا بالشت کے ہوتے ہین اور بدن دوائی کے دور کے برابر موٹا اور رنگ سفید ملگجا
سرخی مائل سا دونون بہیرا ہین اور سر پہ کھرا اور فرق دونون مین یہ ہی کہ بدم ناتھ کا منھ
پھین سے نصف انچہ آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے اور ہونٹ موٹے آنکھین سیاہ اور
کپڑے پر چڑہ جاتا ہی اور کاٹ کھاتا ہی اور بدم کا نصف انچہ کا نصف منھ پھین سے
آگے کو نکلا ہوا اور باقی ہونٹ اور آنکھ کا وہ ہی نقشہ اور بدم ناتھ کے کاٹنے سے آدمی
مر سکتا ہی اور بدم چنداں زہر نہین رکھتا



المختصر تیلیا۔ کا رنگ سیاہ پیٹ بہت سفید پشت پر بندکیان فاصلہ فاصلہ سے سفید رنگ کی ہوتی ہین اور ڈھائی گز تک کا لنبا ہوتا ہے اور تین انچہ تک کے دور کا موٹا اور پھن پر نشان کھر کا ہوتا ہی اور زہریلا ہی



کالا بوندیا۔ سیاہ بھورا سا اسپر ٹکیان بیشمار چوڑی چوڑی ہوتی ہین اور ڈھائی گز تک کا لنبا چار انچہ تک کا موٹا ہوتا ہی اور آدھ گز تک کھڑا ہو جاتا ہی اور کاٹتے وقت بہت منھ کھول دیتا ہی اور اکثر کاٹ ہی لیتا ہی



کالا لہا رنگ۔ سیاہ بھرا چمکتا ہوا اٹھارہ گرہ تک کا لنبا انچہ بھر کا موٹا ہوتا ہے اس پر سفید ٹکیان کل تیس چالیس ہوتی ہین اور بیچ مین سے ذرا زیادہ موٹا ہوتا ہے تیز رفتار زیادہ ہی اور بہت زہر رکھتا ہی



کالا طاقی۔ ایک آنکھ سفید دوسری تمام کالونکی طرح کی سیاہ ڈھائی فٹ کا ہوتا ہے اور نصف انچہ سے کچھ زیادہ موٹا ٹکیان اس پر بھی کم ہوتی ہین مگر پھن پر کھر نہین ہوتا اور رنگ سیاہ میلا سا یہ بھی زہریلا ہی



کالا چیب۔ اسکی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسکا آدھا دھڑ اوپر کا سفید اور نیچے کا سیاہ اور ایک وہ کہ سر اسکا سفید اور باقی تمام بدن کالا ہوتا ہی یہ ڈیڑھ فٹ لنبا پون انچہ

موٹا اور وہ تین فٹ لنبا انچہ بھر کا موٹا دیکھا ہی آنکھین دونون کی سیاہ اندر کو جھکین اور پھن رکھتے ہین مگر کھر کا نشان نہین اور زہر دونون مین برابر ہی



۱۱ گاوگراس - کفچہ دار ہی سرخ زردی مائل حلقہ آنکھ کا زرد پھن سینے گردن پر نقش کھر کا اور نر و مادہ مین یہ فرق ہے کہ مادہ کا پھن چھوٹا اور نر کا لنبا اور چکلا اس سے زیادہ ہوتا ہی یہ تین ہاتھ کا ہے اسکا کاٹا بعد تین ساعت کے اندھا ہوکر رخصت ہو جاتا ہے

یہ زمین سخت مین سے ہاتھ آتا ہے



۱۲ مونچھون والا اسکے کانون کے قریب بڑی بڑی مونچھین ہوتی ہین اور چھوٹا سا پھن اور خاکی رنگ سوا گز کا لنبا ہوتا ہی اس کا کاٹا سات دم سے زیادہ نہین لینے پاتا ہے یہ آدمی کو دیکھکر بے مہو جاتا ہی اور اگر بھوکا ہوتا ہی تو بہت پیچھا کرتا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکی کینچلی کو روغن سرشف مین جلا کر ناسور پر لگائین تو چند روز مین بھر جاتا ہی اکونہ اور بہیر ایچ مین ہاتھ آتا ہی فائدہ نامہ نگار نے دلی مین ایک جوگی کے پاس دھامن کی قسم مین سے ایک سانپ دیکھا اسکی مونچھین تھین

تنبیہ - یاد رہے کہ پھن والے سانپ کا کاٹا اگر کوئی زندہ رہتا ہی تو بیٹھ کبڑی ہو جاتی ہے اور بدن مین رعشہ ہوکر چہرہ پر داغ سیاہ نمودار ہوتے ہین -



۱۳ سنگچور - کالا ہوتا ہی اور پشت پر سر سے دُم تک گل سفید ہوتے ہین اس کو کریت اور کال کندیت بھی کہتے ہین اسکی پانچ قسمین ہین اول تیلیا اسکے دو دو حلقے سفید ننھے ننھے اور ایک حلقہ بڑا سیاہ مگر یہ ہوتا ہی اور گول سر اور ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہی جب کاٹتا ہے آدمی تین پہر مین مرجاتا ہی اور پہلے مرنے سے گلا گھٹنے لگتا ہی دو اگلے سے

نہین اُترتی اور منہ سے اسپغول کا سالعاب چلا جاتا ہی اور آنکھون کے آگے اندھیرا آتا ہی اور کانون مین آواز ہوا آنے لگتی ہی اور نشہ سا چڑھ جاتا ہی آخر پسینا آکر مٹی سی بدن پر معلوم ہوکر چہرہ زرد یا سیاہ ہو جاتا ہی جیسا کہ شعل گزیدہ کا یہ سانپ بھاولپور و علاقہ بہرایچ مین دیکھا



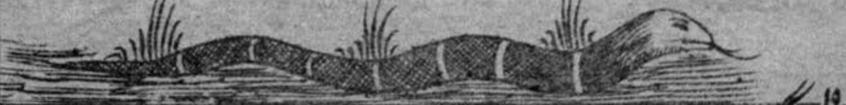
چوڑیا ۔ دوسری قسم سنگچور کی ہی اسکے ایک حلقہ سفید ایک سیاہ اسیطرح برابر ہوتے ہین اور پھن نہین ہوتا اور ایک گز سے دو گز تک کا لنبا ہوتا ہے اور آبادی مین رہتا ہی جسکو کاٹتا ہی اسکی آنکھونمین اندھیرا آجاتا ہی اور دو پہر کے بعد گلا گھٹنے لگتا ہے اور چہرہ زرد ہوکر بدن پر ہاتھ پھیرنے سے خاک سی جھڑنے لگتی ہی اس مین سینگیان بعد پچھنے اور فصد باسلیق کے فائدہ مند ہین



گلچور ۔ تیسری قسم سنگچور کی ہی کالا گول سر کا ہوتا ہی اور آنکھ بھی کالی اور طول بارہ گرہ کا جسے کاٹتا ہی چہرہ سیاہ ہوکر بدن ورم کر جاتا ہی او کف منھ سے جاکر بیس دم لینے کے بعد مر جاتا ہے یہ سانپ جالندھر اور بہرایچ مین پیدا ہوتا ہی



کلاچ ۔ چوتھی قسم سنگچور کی ہی برنگ منقی سیاہ ہوتا ہی اور سفید گنڈے اور سیاہ آنکھ رکھتا ہی اور ڈیڑھ گز کا لنبا باقی حال اُن ہی سانپونکا سا ہی اسکا کاٹا گرمیون مین تین اور جاڑونمین چار پہر سے زیادہ نہین جیتا



سفید سنگچور ۔ آسمانی و بادامی ہوا کرتا ہی یعنے حلقے سفید اور زمین آسمانی یا سیاہ یا بلوری اور سانپونکی نسبت سر چکلا اور پیٹ سفید سا ہوتا ہی اور ایک گز کا لنبا یہ زہر مین لوردونسے

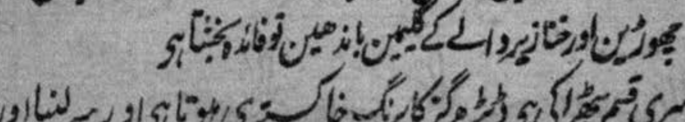
کم ہو اسکا کاٹا چار پہر جیتا ہو مگر یہ کمیاب ہو



فائدہ ۔ گال گندیت بے ہین انتہا سوا گز کا ایک انچھ موٹا جسکا پیٹ بھورا پشت کی زمین سیاہ چمکتی ہوئی ہوتی ہو دہلی مین ملتا ہو اسکے دانت سیدھے ہین اور کمر پر گنڈے سنگیون کے ::::::::: اسطرح اسکے مارنے سے لکڑی پھٹ جاتی ہو اکثر کم کاٹتا ہو اور جب کاٹ کھاتا ہو آدمی مرجاتا ہو اسکی عادت ہو کہ گنڈلی مار کر منھ اندر چھپا لیتا ہو دہلی مین لیں فن کے استادونکا یہ اعتقاد ہو کہ جسوقت اسکی عمر سو برس کی ہوتی ہو اسوقت اسمین زہر پیدا ہوتا ہو



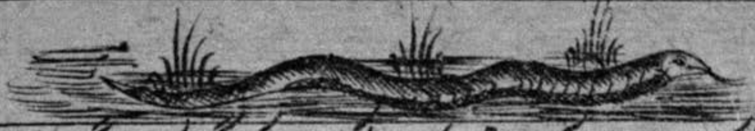
تنبیہ ۔ اگر سنگچور کا کاٹا ہوا زندہ رہتا ہو گلے کی رگو نمین خشکی پیدا ہوتی ہو اور جب بدن پر ہاتھ پھیرتے ہین خاک جھڑتی ہو اور ڈیڑھ مہینے کے بعد تپ دق ہوجاتی ہو اور بعد کھانا کھانے کے تپ زور کر آتی ہے آخر دو روز مرنے سے پہلے گلے کی رگین پھول کر آواز ہلکی پڑجاتی ہو اور قریب مرگ کے اندھیری رات نظر آتی ہو اور بعد از مرگ بدن گرم رہتا ہے
پتھرٹا ۔ چار قسم کا ہوتا ہو ایک پتیلیا پتھرٹا خاکستری رنگ کا ہو سفید گل اور گل کے گرد سفید جدول اور چھپٹے چھوٹے گل اور اندر اور گل رکھتا اور ایک گز لنبا اور دو سیر وزن کا ہوتا ہو اور سر دراز ہونٹ گول منھ پیازی رنگ ہوتا ہو اس کا کاٹا بشرطیکہ دانت اچھے لگ گئے ایک پل مین نہین تو سوج کر گھنٹے بھر مین مرجاتا ہو یہ سانپ سخت زمین مین ہاتھ آتا ہو



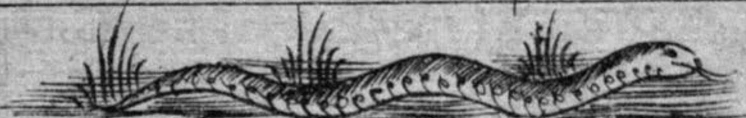
فائدہ ۔ اگر تا گابٹ کر اسکے منھ مین رکھین اور جب ڈال دے خشک کرکے ڈبیا مین رکھ چھوڑین اور خنازیر والے کے گلے مین باندھین تو فائدہ بخشتا ہو

ازکر پتھرٹا ۔ دوسری قسم پتھرا کی ہو ڈیڑھ گز کا برنگ خاکستری ہوتا ہو اور رسہ لنبا اور

سفید جسکو کاٹتا ہی پیٹ سوج کر گوشت پھٹنے لگتا ہی اور آدھ گھنٹے مین مرجاتا ہی یہ
یہ سانپ بنگالہ بھرائچ مینا پور علاقہ پونہ مین ہاتھ آتا ہی



ششم کار پتھرا - پتھرا کی تیسری قسم ہی کالا نیلے کپڑے کے رنگ کا ہوتا ہی گز بھر کا
لنبا اور لب سفیدی اور شکم زردی مائل ہوتا ہی اسکو اکثر زمین سخت مین دیکھا جسجگہ
کاٹتا ہی ورم کر آتی ہی پھر چار گھنٹے بعد جان نکلجاتی ہی



ہفتم بھسی پتھرا - پتھرا کی چوتھی قسم ہی خاکی شتری رنگ ہوتا ہی اور دم موٹی کچھ سر سے کم ہوتی ہی
اور کہین کہین داغ سیاہ اور داغون کے گرد حلقے سفید ہوتے ہین اور ڈیڑھ ہاتھ کا لنبا اکثر پتھر کے
نیچے ملتا ہی اور پشاور اور ملتان مین نکلتا ہی اسکے کاٹے ہوئے کا بدن پانچ گھنٹے مین زرد ہو کر پانی کیطرح بہ جاتا ہی
تنبیہ - اگر پتھرے کا کاٹا زندہ رہتا ہی تو ورم وضعف ستاتا ہی پھر وجع المفاصل ہو جاتا ہی



ہشتم گرنڈٹی - کی چار قسمین ہین اول تیلیا گرنڈٹی اسکو چیتیا بھی کہتے ہین کالا گول سر نر انگشت
کی شکل کا ایک ہاتھ یا سوا ہاتھ لنبا ہوتا ہی جب چلتا ہی فرفر کیسی آواز آتی ہی لاہور قصور بھاولپور
بیر دوال مین ملتا ہے جسکے کاٹتا ہی راہ بول وبراز اور آنکھ کے ڈھیلے اور کان اور ناک
سے خون جاری ہو جاتا ہی پھر آنکھ بند نہین ہوتی اور جسم ورم کر جاتا ہی اور جاڑون مین دو پہر دن
اور گرمیون مین بارہ پہر مین مرجاتا ہی اور اگر زندہ رہتا ہی تو گرمیون مین تشنج اور جاڑون مین
فالج ستاتا ہے اور جس طرف کاٹتا ہے اس طرف سے درد کسیوقت نہین جاتا

کاٹھا کرنڈی - دوسری قسم ہی بادامی رنگ اور سفید گل کمر پر ایسی صورت کے ہوتے ہین ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ دس گرہ کا لنبا ہوتا ہی اسکے زہر کا وہی حال ہی یہ اساڑہ مین قصور کیطرف ملتا ہی اسکا کاٹا ہوا اٹھارہ گھنٹے مین مرتا ہی



گنسرا کرنڈی - تیسری قسم ہی سرخ مائل لمبا ہی دس گرہ کا لنبا اور سفید و سیاہ گل کمر پر اور دونون کلہ پر گل سفید جب کاٹتا ہی ہر راہ سے خون نکلکر گرمیون مین بارہ اور جاڑون مین اٹھارہ پہر مین بعد ورم شکم مرجاتا ہی اور علاج سے زندہ رہتا ہی تو فالج ستاتا ہی



تانبڑا کرنڈی - چوتھی قسم ہی گربہ چشم اور بدن خاردار سرخ رنگ کا ہی چکر لگاتا اور پیچ کھاتا چلتا ہی اور پیچ کھانے سے آواز فرفر کی نکلتی ہی اور حلقہ نہین کھلتا ہی اور دود ہانتھ کی جست لگاتا ہی اور تمام بدن پر سفید گل ہوتے ہین جس جگہ کاٹتا ہی اس جگہ کا خون نہین تھمتا آخر پیٹ سوج جاتا ہی اور اگر علاج صالح سے بچ جاتا ہی تو تشنج ستاتا ہی یہ سانپ کنار بیاس و ستلج پر ہاتھ آتا ہی



پاشٹر ونڈی - بادامی مائل لمبا ہی ایک گز کا ہوتا ہی اور گل سیاہ و سفید کمر پر رکھتا ہی اور سر پر ایک خط صلیبی اس شکل کا + اسکا کاٹا پاو گھنٹے مین مرجاتا ہی اور بدن زرد ہو کر ورم کر لاتا ہی اور گوشت ہڈیون سے جدا ہو جاتا ہی یہ سانپ علاقہ بیرووال و قصور مین دیکھا ہی اور دریا مین بھی جو کیطرف مبیا گھر جلیٹھ یا اساڑہ سادنمین چلا آتا ہی -

تنبیہ - اس سانپ کا گوشت تین ہفتہ مین گل جاتا ہی جب گل جاے ہڈیان دھو کے کسی فقرہ مین تاگا پرو کے اگر مصروع کے گلے مین باندھینگے تو صرع زائل ہوگی اور شفاے کلی حاصل ہوگی



۲۹ سونکا۔ بادامی رنگ گز بھر کا ہی اور بتیرا کے سے گل رکھتا ہی مگر پھر ڈالکی آنکھ نصف سیاہ نصف سفید ہوتی ہی اور اسکی پتلی کیسی کچھ سرخی لیے ہوے اسکے کاٹے کو پاو گھنٹے کی زندگی بس ہی لیکن پہلے بدن ورم کر آتا ہی پھر پانی ہو کر بہ جاتا ہی اسکو کنارہ دریا پر اور رینا پور اور علاقہ بوندی مین دیکھا ہی



اور ایک سانپ اسی قسم مین سے جب کسیکو کاٹتا ہی بخار صعود کرتے ہین اور دماغ کے ٹکڑے اڑا دیتے ہین وہ جسم پر خطوط سفید و سیاہ بشکل موج دریا رکھتا ہی جیسے ﴿﴾ صاحب کتاب لکھتا ہی کہ ایکبار بہرائچ مین استاد نے دکھایا تھا اور فرمایا کہ آم کے درخت پر چڑھتا تھا سر گول بے پھن اور شکم سفید تھا ذرا سی دم زمین پر رہجاتی تھی تمام کھڑا ہوا جاتا تھا



تیر مار۔ سفید رنگ سرخی نما باریک سر گول ہاتھ سوا ہاتھ کے قریب لنبا گرمیون مین درخت پر اور جاڑون مین زمین کے اندر رہتا ہی اور بیس گز کے فاصلہ سے کاٹتے کے واسطے تیر کی طرح آتا ہی پشت پر دو گل زرد اور ایک سفید ہوتا ہی اور سیہ چشم اور حلقہ چشم زرد جسے کاٹتا ہی دل تڑپنے لگتا ہی اور فوراً بیہوش ہو جاتا ہی اور گرمی سے گھبراتا ہی پورب اطراف بجے پوبھی مین ہاتھ لگے



بنیسرا۔ آسمانی رنگ آبی سی پشت اسپر گل سفید چنیا کی شکل اور شکم زرد اور سر سبز دراز سا گز بھر کا لنبا جسے کاٹ کھاتا ہے اسکے بدن سے ریاح کی آواز آکر پہر بھر مین مر جاتا ہے اور بیش از مرگ بدن ایسا شل ہو جاتا ہی کہ اگر کاٹ ڈالین تو خبر نہو اسکو کانگڑا کی طرف سے

استاد نے پکڑا تھا



بیس - اسکی پانچ قسمین ہین ہرنیا بیس یہ زہردار ہی بزنگ سبزہ زار اسکا سر نصف سبز نصف اور رنگ کا چکلا سا پیٹ سفید گردن باریک قد ڈیڑھ گز کا ہوتا ہی اس کے کاٹنے سے نیند غالب ہو جاتی ہی یہانتک کہ سفید پانی منھ سے نکلکر خواب عدم نصیب ہو جاتا ہی چیت کے دنون مین جمون کی طرف زمین مین سے باہر آتا ہی اور کانگ مین چھپ جاتا ہی



ہلدیا بیس - دوسری قسم ہی یہ آبی ہی زہردار اسکی پشت پر زرد گل ہوتے ہین اور شکم زرد سرسون کے پھول کی شکل کا اور باریک سر تین ہاتھ کا لنبا علاقہ جالندھر مین پیدا ہوتا ہی



روناہ بیس تیسری قسم ہی یہ بھی آبی ہی اسکے کاٹے کا اثر معلوم نہین ہوتا آسمانی رنگ وزن مین آدھ سیر کا ہوتا ہی اور دو ڈھائی گز کا لنبا آدمی کو دور سے ڈرایا کرتا ہی اور اکثر بہرائچ اور کیورتھلہ مین دیکھا ہی



سیاہ بیس - یہ چوتھی قسم بیس کی ہی آبی سا ہوتا ہی سیاہی مائل دو گز کا اور چار سیر پختہ وزن رکھتا ہی اور ہر جگہ خصوصاً پونڈی مین مل سکتا ہی



اساوڑا بیس - پانچوین قسم بیس کی ہی سبز ہوتا ہی اور سر پر گل سفید ڈیڑھ گز کا لنبا جسکو کاٹتا ہی خفقان ہو جاتا ہی اور بار بار ڈنک مارتا ہی آخر اس مین خون آکر مرتا ہی علاقہ جمون مین دیکھا ہے



چتراولا - کی زمین آسمانی ہی اور گل سفید کمر پر اور سر چکلا اور گردن باریک پیٹ سفید قد تین ہاتھ کا لنبا اور پورب مین دیکھا جب کاٹتا ہی دو گھنٹے مین بدن ورم کر آتا ہے اور جی متلاتا ہی اور سردی معلوم ہوتی ہی اور پسینا آتا ہی اور اختلاج ہو جاتا ہی اور اسی عالم مین گاتا اور قہقہے لگاتا ہے آخر لعاب قے مین آکر دم نکلجاتا ہی اسکی دو قسمین ہین ایک تو یہ ہی



اور دوسرا - سیندھیا چترادلا - یہ آسمانی ہی اور خط سیاہ اور سفید و سرخ و سبز و زرد متعازی پشت پر رکھتا ہی اور سر سبز چکلا دراز سا اور پتلا گلا اور قد دو سوا دو ہاتھ کا لنبا اسکا کاٹا ہوا گھبراتا ہی اور ذائقہ پھیکا ہو جاتا ہی آخر چار گھنٹے مین لعاب سفید منھ سے گرتا ہی اور قضا کرتا ہی



گابیا - ڈیڑہ ہاتھ کا کلائی سٹک سا ہی جسے کاٹتا ہے وہ ہنسکر چیخ مارا کرتا ہی اور عالم وحشت مین دس بارہ دم لیکر مرتا ہی تھوڑی دیر مین لاش سیاہ ہو کر پھول جاتی ہی اسکی خبر بھٹنڈی مین لگی



ترترے - اور ترابل ڈیڑہ گز کا سٹک سا ہوتا ہی اور سینہ مین دو نشان پاؤن کیسے رکھتا ہی اور سیاہ گیروا رنگ پیازی یا گلابی پیٹ اسکی دُم جسکے بدن پر لگتی ہی کھال اُتر جاتی ہی فتحپور آباد و بدہنی کیپ مین ملتا ہی



کنس - دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو سبز کاہی سوا گز کا لنبا عریض سر جیسا انگوٹھا اور رنگ شکم آسمانی یکاف کالنری کہ جسے کاٹتا ہی تین پہر کے بعد بدن کانپنے لگتا ہی اور طنین سننے لگتا ہے اور

اعضا پھڑکنے لگتے ہین پھر آنکھ ناک سے پانی جاری ہوکر مرجاتا ہی اور بعد مرجانے کے مُنھ سے پانی جاری ہوکر رنگ سیاہ مائل بسرخی ہوجاتا ہی ضلع ہوشیارپور یا کھین پہاڑونکے نیچے سے ہاتھ آتا ہی



دوسر اکنس ہلدیا۔ زرد رنگ بارہ گرہ کا اور سر و شکم کا وہی حال ہی جس روز کاٹتا ہی اُسکے دوسرے روز خارش ہونے لگتی ہی اور آنکھ سُرخ چھٹے روز بھوک پیاس غالب ہوکر آٹھوین نوین روز آخر ہوجاتا ہی نواح لاہور و وزیرآباد مین دیکھا ہی



لنگور۔ اس سانپ کے تمام بدن پر سوا سر آسمانی رنگ کے بال چوہے کیسے ہوتے ہین اور آنکھین پیازی اور سر انگوٹھے کے برابر ہوتا ہی ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہی اُسکا رنگ زرد ہوجاتا ہی اور ہچکیین مارا کرتا ہی اور آدھ گھنٹے مین مرجاتا ہی پھر اگر دفن کرنے مین دیر لگجاتی ہے پیشاب جاری ہوکر بدن پھٹ جاتا ہی اسے کانپور مین دیکھا



بسیاورا۔ سُرخ و زرد ہوتا ہی اور بدن پر گل سفید اور پیٹ سفید اور گردن و دُم پر تین تین خط سفید عرضاً ہوتے ہین اور ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہی بہت تیز چلتا ہی جسے کاٹتا ہی جمائیان لینے لگتا ہی اور شدت درد سے ہاے واے کرتا مرجاتا ہے اطراف جبلپور مین ملتا ہے



تمنتر۔ سبز مائل لباہی پانچ ہاتھ کا دقیق مثل قلم ہوتا ہی اور شکم خاکستری یہ بھی بہت جلد چلتا ہی اور دبک کر پانچ ہاتھ سے آدمی پر جست کرتا ہے جسکو کاٹتا ہے جذام ہوکر چھ مہینے کے اندر مرجاتا ہی ہانسی حصار مین ملتان پشاور مین ملتا ہی



پلک - کی پانچ قسمین ہین چار تو بے زہر اور پانچوین زہردار تفصیل انکی یہ ہی پلک سفید سے
کوڑیالا بھی کہتے ہین آبی سوا ہاتھ کا ہے زمین سرخ اور گل سفید کمر پہ ہوتے ہین سر پہ گل نہین
ہوتا اگر کاٹتا ہی زہر اثر نہین کرتا اکثر آبادی مین رہتا ہی اسکو بہرائچ مین دیکھا ہی اور دہلی مین
بارہ گرہ سے زیادہ نظر نہ آیا



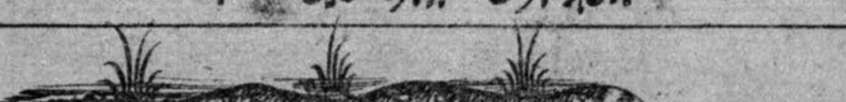
ہلدیا پلک - دوسری قسم ہی ایک ہاتھ کا ہوتا ہی زمین سرخ نما اور زرد گل پشت پر اور سر گول
سادہ اس کا زہر بھی اثر نہین کرتا یہ بھی آبادی مین رہتا ہی اور بہرائچ و لکھنؤ مین بہت ہی



سیاہ پلک - تیسری قسم نیلا ہوتا ہی اور سفید گل کمر پر اور دس گرہ سے بارہ گرہ تک لنبا
یہ بھی آبادی مین رہتا ہی زہر نہین رکھتا



لالڑیا پلک - چوتھی قسم ہی مائل بسرخی سفید گل کمر پر ہوتے ہین اور آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک
لنبا آبی ہو زہر نہین رکھتا ہی آبادی مین ملسکتا ہے



بوریا پلک - پانچوین قسم ہی گیروا رنگ چودہ گرہ تک کا لنبا عریض پیشانی سر گول آنکھ سفید بدن پر
گل سفید جب حرکت دیتے ہین تھن کیسی آواز منھ سے نکلتی ہی یہ اگر کاٹتا ہی تو آدمی کو تپ چڑھجاتی
ہی اور چہرہ سرخ ہوجاتا ہی اور دیوانون کی سی باتین کرنے اور سونے لگتا ہے لاہور مین ملسکتا ہی



ناگر ڈا ۱۵ - دس گرہ کا لنبا ہوتا ہی اور سبز زرد رنگ زمین گرگٹ کے سر کی صورت کا اور سر پر تین خط جدا ہیں اور گردن پر تین خط جدا اور سر دو رنگ کے ہوتے ہیں پشت زرد بر لنبے خط اس شکل کے سے تیز رفتار ہو جسطرف کاٹتا ہی درد ہو کر فالج ہو جاتا ہی اور تیسرے روز مر جاتا ہی اور مرنے سے پہلے ہوش درست ہو جاتے ہین آخر جب اجابت مین خون آنے لگتا ہی جب لگ جاتی ہی نامہ نگار نے اسکو اسیوقت جیسوپور مین دیکھا



فائدہ - بھاو پور مین ایک سانپ ساپنیسنا کہلاتا ہی اور ایک بالشت سے ایک ہاتھ تک کا لنبا مٹی کے رنگ کا ہوتا ہی بدن پر بھورے بھورے بال ہوتے ہین اور ریتی مین رہتا ہی گنڈلی مار کر چلتا ہی یہان کے آدمی کہتے ہین کہ رات کو سوتے آدمی کے پاس سے لکڑی جوتی یا اور جس چیز سے مار سکین اٹھا کر دور پھینک آتا ہی پھر اسکے منھ کے پاس منھ لا کر سانس سونگھتا ہی اور دم مار کر ہوشیار کر جاتا ہی اس کا علاج فوراً نہین کرتے دو تین گھڑی دن چڑھے تک مر جاتا ہی اور علاج اسکا یہ ہی کہ صبح ہوتے سے پیشتر گڑھا کھود کر اسمین بہت سا گوبر ڈالین اور اسمین اسکو بٹھا کر چوتھے روز نکالین



گنگرا ۱۶ - آٹھ گرہ کا ہوتا ہی اور خط زرد و سیاہ متوازی طولاً پشت پر ہوتے ہین یہ زہر نہین رکھتا ہی اور ہر جگہ خصوصاً اگونہ مین ملسکتا ہی



تلکی مائن ۱۷ - سر دراز شکم سفید سبز رنگ نازک بدن سوا گز کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہے اُسے چھٹے مہینے اس قسم کا سانپ کاٹتا رہتا ہی ہر جگہ ہو اور دو قسم ایک کو یہ ہی دوسرا یہ ایسی نمبر برید کو ہوگا



جونگ سرا - آبی ہو اور پانچ قسم پر منقسم لالرہا جون سرا یہ آبی ہو گیر دار رنگ اور داغ سیاہ پشت پر ہوتے ہین اور سر سُرخ جون کی صورت کا پیٹ پیازی ساڑھے ڈیڑھ گز کا بے زہر اور ہر جگہ ہو



ہلدیا جو نسرا - آبی ہو سر سیاہ بدن زرد خال دار اور سپید مہین پیازی پیٹ دو گز لنبا ریتی مین رہتا ہو یہ زہر کچھ نہین رکھتا ہو



جوگیا جو نسرا - آبی ہو برنگ زرد مائل بسرخی دس گرہ کا لنبا سر پر اس شکل کے خط ۃ ۃ پشت پر بہرے اس شکل کے ہ ہ ہ جب اس قسم کا کاٹتا ہو میں روز کے بعد بدن مین دندارد پھوڑے نکل آتے ہین ہر جگہ ہے



سیاہ جو نسرا - آبی ہو سر اور آنکھ سیاہ اور زرد سارنگ ساڑھے تین ہاتھ کا لنبا زہر ندارد علاقہ لاہور مین اور جس جگہ درخت پلائین ہوتا ہو رہتا ہو



تانیرا جو نسرا - آبی ہو پانچوین قسم جون سرے کی داغ کم بدن سُرخ آنکھ سیاہ اور حلقے سفید دو گز کا لنبا ہوتا ہو یہ بھی زہر نہین رکھتا ہو اور ہر جگہ ملسکتا ہو



هرہوا۔ اسکی چار قسمین ہین انمین دو آبی اور دو آتشی قسم آتشی مین سے ٹاگرڑا ہرہوا اُسکا
دلیحی گنڈرا مہمول جسے کاٹ کہاتا ہی حالت نشہ مین ریاح پیدا ہوکر بعد وجع المفاصل قے اور
دست مین خون آکر مرجاتا ہی اور اگر کسیطرح کوئی زندہ رہتا ہی تو کاٹے ہوے بدن کیطرف ہر مفصل
اور اکثر اعضا مین ریاح کے سبب پھڑکن اور درد ہو جاتا ہی اور عارضۂ خونی بواسیر بھی ستاتا ہی
اور وقت موت بے حس ہوجاتا ہی اور اسہال کا زوال ہوتا ہی اور خون مُنھ سے آتا ہی پھر بند رہکر
قریب ایکبار دست مین آتا ہی اور مرجاتا ہی یہ سانپ ایک ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی اور کنار دریا پر پلتا ہے



آتشی ہرہوا۔ دوسری قسم ہی جسے کاٹتا ہی مُنھ اور کان اور مقعد سے خون جاری ہوتا ہی
اور بدن مین آگ پھنک جاتی ہی اور مفاصل مین درد ہونے لگتا ہی آخر تین روز مین
مرجاتا ہی دس گرہ کا لنبا رنگ سبزی لیے پشت اور سر پر گل سفید علاقہ بہرائچ کیوڑ تھلہ سلطانپور
مین ملتا ہی مادہ مین زہر کم ہی اور فرق نر مادہ مین یہ ہی کہ سر مادہ کا بہ نسبت نر کے چپٹا کم ہوتا ہی یعنے مادہ بے پھن
ہی اور تیسری قسم ہرہوا کی کہ آبی ہی کنکر ہرہوا ہے چنانچہ بحث کنکر مین لکھا گیا اور چوتھی قسم بھی ہرہوا کی آبی ہی



ڈھنک۔ یہ بھی آبی ہی آسمانی زمین گل سفید پشت پر دس گرہ کا لنبا ہی ہر جگہ ہے
بفتح دال مہملہ و سکون ہا و فتح نون و سکون کاف ۱۲



ہلدیا ناگرٹا۔ اس پر خط دراز آسمانی و سفید و سبز و سیاہ و زرد و گردن سے دُم تک برابر
ہوتے ہین اور دس گرہ کا لنبا بہت چالاک ہی جسوقت کھڑا ہوتا ہی دُم ہی دُم زمین پر رہجاتی ہی اسکا کاٹا
سولہہر زندہ رہتا ہی اور زہر ناخن اور بند بند اور ضلع مین درد ہو جاتا ہی یہ سانپ بہرائچ مین کثرت سے ہی



٤٣ ان گھوڑ - آبی ہی اور غلا آٹھ گرہ کا لنبا زہر نہین رکھتا ہی دریا کے قریب مل سکتا ہے
بواو مجہول ۱۲



٤٤ سپھرا - سبز گلہری کیطرح کے خط سپید و سیاہ پشت پر ہوتے ہین اور آنکھین کچھ سیاہ کچھ سفید سی تین ہاتھ کا لنبا جسے کاٹتا ہی ایک پہر مین مرجاتا ہی کبھو رحلہ اور سلطان پور مین ہاتھ آتا ہی فائدہ دہلی مین یہ سانپ گلہریا کہلاتا ہی مگر دو فٹ کا لنبا ہوتا ہی اور آنکھ سیاہ بالکل نہین کاٹتا چنانچہ بعض کا گمان ہی کہ گلہریا چنبلیا کی قسم مین سے ہی کہ وہ دو فٹ کا لنبا ہوتا ہی پتلا سا اور زرد زمین اسپر دھاریان زرد سفید اور کچھ جال سا ہوتا ہی اور مطلق نہین کاٹتا یہ دہلی مین اکثر ملتا ہے



٤٥ شیلر طا - پیازی رنگ سر آسمانی ہوتا ہی خط دراز گردن سے تا دُم اسکے کاٹے کو جمائیان اور نیند بہت آتی ہی اور بعد بارہ روز کے ہچکیان لگ کر بار بار قے کرتا ہی پھر جسوقت قے مین خون آتا ہی فوراً مرجاتا ہی یہ سانپ بنگالہ اور بنارس مین ہی



٤٦ کیکرو - دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو آتشی سٹک سا سُرخ رنگ کا اسکے بدن پر گردن سے دم تک خط معلوم ہوتے ہین کہ بعض سفید و سیاہ و سُرخ و سبز و طلائی ہوتے ہین اور سر کا رنگ سبز سُرخی نما آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہی تین چار بلکہ پانچ مہینے تک اسکو اثر زہر معلوم نہین ہوتا ہان بعد تین مہینے کے تب چڑھکر آٹھوین روز اُتر جاتی ہی اسیطرح دو مہینے اُتار چڑھا ورکھہ پانوٗ پر ورم ہو جاتا ہی اور بخار آنے لگتا ہی پھر چہرہ ورم کر آتا ہی اور بدن پھٹنے لگتا ہی اور دق کی صورت معلوم ہو کر مر جاتا ہی یہ کوہ روپڑ اور ربلا سپور اور نالہ کڑہ مین ہاتھ آتا ہی



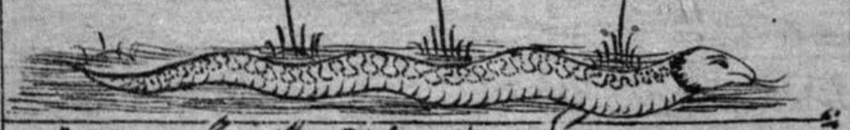
۲۴ سبز یا کیڑو۔ سبز سا ہوتا ہی اور دونون پہلوون مین دو خط سُرخ طولانی رکھتا ہی اور دس گرہ کا لنبا ہی جسے کاٹتا ہی اُسکو سردی معلوم ہوتی ہی آخر صرع ہو کر پیٹ مین درد اُٹھتا ہی پھر سونے لگتا ہی اسمین جب کاٹے اُسی مہینے مین علاج مناسب ہی نہین تو کسیدن سوتا کا سوتا رہجاتا ہے یہ سانپ کانگڑہ اور جوالا مکھی مین دیکھا ہی



۲۸ چیتل۔ کو قسم اژدھا مین سے سمجھتے ہین آبی ہی جانور کو دم سے کھینچکر دم مین لپیٹ کے مار ڈالتا ہی اور وزن مین سیکڑون من کا ہی اس قسم کے سانپ بنگالہ اجمیر اکونہ کے جنگل اور دھولپور و گوالیار کے غارون مین رہتے ہین اور چونکہ ابلق ہے چیتل کہتے ہین۔
فائدہ نامہ نگار نے میر طالب علی شاگرد میرزا ہنگا بیگ دہلوی سے سُنا کہ اُنکے استاد کے شاگردون مین سے ایک شخص دہلی کے جنگل مین سے چیتل کا بچہ پکڑ لایا تھا پیٹ اور پشت کی زمین بھوری تھی اور اُسپر سیاہ گل چھ گز کا طول تھا اور بہن تھا



۲۹ تونترا۔ آبی بہ رنگ زمین ہی سیہ گل پشت پر ہوتے ہین اور ایک گز کا لنبا بہت تیز جاتا ہی اور بڑی چستی سے کاٹتا ہی اسکو نواب گنج اور بارہ بنکی مین دیکھا ہی
بواو معروف ۱۲



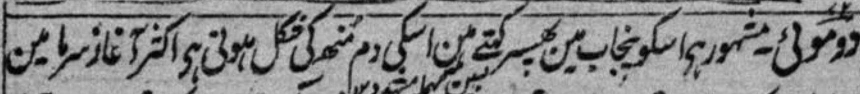
۳۰ ہنڈرا۔ پہاڑی ہی ہوا خوری کو کبھی پہاڑ پر سے اُتر آتا ہے گلابی رنگ ہی اور داغ سفید پشت پر اور حلقے سفید گردن پر ہوتے ہین ایک گز کا ہی جسے کاٹتا ہی پیٹ مین ریاح بند ہو جاتے ہین اور اگر علاج نہین ہوتا تو بدن پھول جاتا ہی اور آنکھین کُھلی کی کُھلی رہجاتی ہین اور ہاتھ لگانے سے جلد بدن کی جدا ہونے لگتی ہی اور بعد مرنے کے بھیجا ناک کی راہ سے باہر نکل پڑتا ہی کانگڑہ اور جوالا مکھی اور نینیتال مین ملتا ہی



فائدہ - دہلی مین ایک سانپ ہی پہاڑ تو آبی جن کا اور اسکی دو قسمین ہین ایک سنہری ایک
زرد سنہری کا سر کالا جسم پر چتیان کالی کالی مسور کے دانہ سے کچھ چھوٹی بڑی اور زرد
کا سر کالا ہونٹھ سرخ اور چتیان چھوٹی چھوٹی یہ دونون ڈھائی ڈھائی گز کے لنبے ڈیڑھ
انچھ کے موٹے ہوتے ہین اور پھنکار ایسی مارتے ہین کہ آواز دور جاتی ہی مگر زہر نہین رکھتے



لُبّاک ۔ اسکا سر اور بدن باریک تاگے کا سا ہوتا ہی اور صدہا گز کا لنبا جسے کاٹتا ہی فوراً مر جاتا ہی اسکو
ضلع حیدرآباد مین ناقل نے بچشم خود دیکھا اور تحصیل مہسون مین ایک عزیز نے میرے عزیزون مین
سے کبھی املی کے درخت اور کبھی بعض عمارت پر سفید تاگے کی طرح سے لپٹا دیکھا فائدہ ۔ نامہ نگار
کے ایک آشنا نے نیپال کے جنگل مین کانس جو ایک قسم کی گھانس ہے اُسکو اُسکی نوک پر سے جاتا
دیکھا مٹی کے رنگ کا تھا اور میر طالبعلی جنکا ذکر پیشتر گذرا انکی زبانی ہی کہ ایکبار نواح دہلی سے ایک شخص نے
سوت کے گولے کیطرح ایک جگہ لپٹا ہوا پڑا اٹھا لایا تھا فائدہ - اور ایک سانپ کنچوے کیصورت کا گز بھر کا لنبا
مٹیالا چپٹا سا منھ فریدآباد مین ایک جگہ مرچونکے درختون مین دیکھا پانچ چھ انگل کھڑا ہوکر دوسرے درخت پر جا پڑتا تھا



دو مونھی ۔ مشہور ہی اسکو پنجاب مین بھسر کہتے ہین اسکی دم منھ کی شکل ہوتی ہی اکثر آغاز سرما مین
بحالت مستی کاٹ لیتا ہی تو استرخا ہوجاتا ہی اور اختیار بند کرنے اور کھولنے اعضا کا جاتا رہتا ہی یہ آبی
و آتشی کے درمیان مین ہی اسکی عادت ہی کہ جب سر ریتی مین چھپاتا ہی دفعتہً غائب ہوجاتا ہی
کپور تھلہ اور کول اور اکثر جگہ سے ہاتھ آتا ہی اور دہلی مین سنہری اور زرد دو قسم کا ہے



ڈیوکا - آبی برنگ زمین سبزی مائل تین ہاتھ کا انگھوٹھے کے برابر موٹا ہوتا ہی علاقہ کپور تھلہ سلطانپور مین ملتا ہے

بدال مہملہ ویاے معروف ۱۲



تلکھا تو تیا - سفید ہوتا ہی اور پشت پر خط بڑے بڑے برابر گردن سے لیکر دم سفید و سبز وسیاہ و بادنجانی سرخی نما ہوتے ہین اور آنکھ آدھی سیاہ آدھی سفید سر کنڈے کے درخت کی جڑ مین رہتا ہی اور جست کر کے کاٹتا ہی اور جسکے کاٹتا ہی کف منھ سے نکلتا ہی اور تین روز خمار آلودہ بیقراری کے عالم مین رہکر چوتھے انتہا آٹھوین روز سوتا کا سوتا رہجاتا ہے

تنبیہ - اگر جاڑا ہے یا اُس کی مادہ نے کاٹا ہے تو پندرہ دن کا کاٹا ہوا جیتا ہی



کن تھرڈار نگیلا - آبی برنگ سفید اور خط زرد تانیکے طور پر اور گنٹھے بانے کی طرح پر سیاہ و سفید رکھتا ہی اور آٹھ گرہ کا لنبا موٹا سا ہوتا ہی پنجاب اور بہرائچ مین ملتا ہی جسکو لیتا ہی تو زہر نہین چڑھتا

فائدہ - میر طالب علی دہلوی نے شیخ محمد کی باغ مین سے پرانے قلعہ کے قریب پکڑا تھا آدھ گز کا لنبا سفید زمین اُسپر آٹھ آٹھ انگل کے فاصلہ سے ہفت رنگ گنڈے سر سے دم تک تھے اور بے پھن تھا اور دوانی کے برابر موٹا



گرگمی ہمدار کے بدن پر جنگلی چوہے کیسے بال ہوتے ہین اور دو گز کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہے طولاً آنکھ شق ہو کر یا دُکھنے مین جان نکل جاتی ہی سیالکوٹ اور ملتان مین ملتا ہی

فائدہ - جمنا مین ایکبار کہین سے یہ گر آیا تھا سنہری رنگ چار فٹ لنبا تین انچ کا موٹا تھا میر طالب علی سے معلوم ہوا کہ اسکے بال کانٹے کی طرح چبھتے ہین اور ان مین بہت زہر ہی وہ اسکو پھول پھنکار کہتے ہین



گنگو دنکا - سفید ستره گره کا هی اس کا کاٹا پانچ گھنٹے مین نفیه هو کر سرشار هو جاتا هی اور تھوڑی دیر مین فی النار علاقه بھٹنڈی مین ملتا ہے



ابیا غنک - یا دنجالی رنگ کا هی اور سر پر سفید گل رکھتا هی اور سوا دو هاتھ کا لنبا جسے کاٹتا ہے اختلاج و وجع المفاصل هو جاتا هی اور جاڑا لگنے لگتا هی چوتھے روز مرنے سے پہر بھر پہلے آنکھوں سے پانی جاری هو کر بعد از غروب آفتاب عمر غروب هو جاتا هی اسکو هانسی حصار مین دیکھا هی
کاف تازی ۱۲

فائده - دہلی مین ایک سانپ بھلسرا کھلاتا هی اسکے سر پر ایک گل ایسا هی گویا پھول سر پر رکھا هوا هی اسکا رنگ مٹیالا سرخی لیے هوتا هی باره گره کا لنبا اور چوائی کے برابر موٹا اسکو جب چھیڑتے هین گلا پھلا لیتا ہے



بتنگڑا - اسکو مالن بھی کہتے هین یه غبار کا سا رنگ رکھتا هی اور پشت پر گل سفید مگر غیر پختہ هی اور باره گره کا جسے کاٹتا هی بدن ورم کر جاتا هی اور اکثر اچھا هو جاتا هی مگر چھ مہینے کے بعد عارضه تپ و اضطراب و جنون وغیرہم مین مبتلا هو جاتا هی اس مین اگر فصد باسلیق لین تو بہتر ہے بلکه اچھا بھی هو جائیگا مگر رجولیت مین خلل آئیگا پٹیالہ اور کنار ستلج پر ملتا هی
کاف تازی سو قوف ۱۲



نجی سری مالن - آبی ہے ایک گز کا طول اور مختلف الالوان پشت اور اس پر خط سبز و سفید و زرد و آسمانی متوازی گردن سے تا دم اسکے کاٹے کا اثر معلوم نہین هوتا یه علاقه بوندی اور ضلع بہرائچ مین بہت هی اور اسکی دو قسمین هین ایک تو یه اور دوسرا وه جسکا ذکر گذرا -



[٨١] توڑیا - یہ آتشی ہی گیروا سا رنگ بدن پہ ترم نرم بال جب بولتا ہی بال کھڑے ہو جاتے ہین اور جبتک جوان نہین ہوتا نہین کاٹتا اٹھارہ گرہ کا ہوتا ہی اور نواح روای وجھنگ اور جسجگہ آگ کے درخت ہوتے ہین پیدا ہوتا ہے جسکے کاٹتا ہی دیوانہ ہو جاتا ہی چنانچہ اگر پانی پلاتے ہین پیے چلا جاتا ہی اور کھانا کھلاتے ہین تو کھائے چلا جاتا ہے پھر چوتھے روز خون ناک سے جاری ہو کر بعد تین گھنٹے کے مر جاتا ہی اہل ہند اس پہ جن کا گمان کرتے ہین اور اس سے ڈرتے ہین اگر اور کچھ بن نہ آئے سیر بھر گاے کا دودھ پلائے اور گاے کے گوبر مین گلے تک دو روز دفن کرائے تیسرے روز نکالکر کھٹا دہی گگ ے کا پدنبر ملکر گرم یا سرد پانی سے نہلائے اچھا ہو جائیگا مگر وجع المفاصل ستائیگا اور حب زنجبیل یا کسن کھائیگا مر جائیگا لیکن اگر گاے کا گھی پلایا جائیگا تو پھر اچھا ہو جائیگا



[٨٢] پھریا - سبز رنگ دو گز کا لنبا ہی اور کنار دریا پہ مچھلی مینڈک اسکی غذا آبی ہی اسمین زہر نہین فائدہ - کال گجار جسکو دہلی مین بہار بھی کہتے ہین سیاہ و سبز ہوتا ہی سیاہ بڑے سے بڑا ڈیڑہ گز کا اور سبز ڈھائی گز تک کا سیاہ نہین کاٹتا اور سبز بڑی سرعت سے ذرا کی ذرا مین کئی کئی بار کاٹ جاتا ہی مگر زہر نہین چڑھتا یہ دونون بھی کنار دریا رہتے ہین



[٨٣] اور ایک انڈوا - کہلاتا ہے بھورا سا ہی مائل یہ سر و دم کے قریب دونون طرف مچھلی کیطرح کے پر رکھتا ہی اور پانی مین رہتا ہی اور میر طالب علی کہتے ہین کہ مین نے استاد سے سنا کہ ایک سانپ دھوبیون کے گھاٹ پر پتھر یا ٹیری کے نیچے رہتا ہی بالشت سے زیادہ نہین ہوتا اسکا کاٹا پانی نہین مانگتا مگر مجھے باوجود تلاش نہ ملا



ڈونڈ - آبی جوہردار سبز رنگ کا ہے تیرہ گرہ کا لنبا بڑے سے بڑا چار سیر کا ہوتا ہی اور دریا مین آبی جانورونکو کھاتا ہی اور ڈھول کی آواز سنکر باہر نکل آتا ہی اسکے کاٹے سے دم نکلتا ہی مگر دم نہین نکلتا



تلئیر - سیاہ بدن اس پر سفید خال رکھتا ہے اور دو ڈھائی ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی جیٹھ اساڑھ مین زمین پر پھرتا ہی اور جنگل مین جانب ہانسی وجگراتو دھبنڈہ بسر کرتا ہی جسکے کاٹتا ہی بدن ورم کر جاتا ہی اور اگر علاج نہین کرتے دو ہفتہ مین مرجاتا ہی اور علاج یہ ہے کہ فصد یا سلیق ایک ہاتھ کی اور ہفت اندام کھولین اور ہو سکے تو سیر بھر خون دونون ہاتھوں کا نکلوائین اور جب تین روز گذر جائین دواے سفید چھ ماشہ سیر بھر گے کے گھٹے دہی مین کھلائین



سینا اور سیرا - آتشی سرخ رنگ دس گرہ کا لنبا ہوتا ہی اور سر پر گل سفید اس شکل کے رکھتا ہی + اور جنگل مین قریب دریا پوکھرون مین رہتا ہی اُچھل کر کاٹا کرتا ہے اور جسے کاٹتا ہی اسی دم مرتا ہی اور بہ نسبت انسان کے حیوان اور بھی جلد تر مرجاتے ہین اور اگر دفن کرنے مین دیر لگاتے ہین پیٹ پھٹ جاتا ہی اور اسمین کاکے منھ سے کیڑے جنکا بدن بادامی یا آسمانی سا ہوتا ہی پڑجاتے ہین



ہلدیا کنڈل - خاک آلودہ سا زرد رنگ دس گز کا لنبا اور گل سفید کمر پر بسر کھر طار رکھتا ہی اور حلقہ مار کر بیٹھتا ہی جسے کاٹتا ہی اسکے سینے سے تھوک مین لہو نکلتا ہی اور ریس بہر

مرجاتا ہی اور مرتے وقت نکسیر پھوٹ جاتی ہی یہ سانپ سخت زمین مین ملتا ہی جیسے بھاولپور ملتان قصور کی خائدہ۔ دہلی مین ایک سانپ دھامن ہی اسکا سر گول آنکھ سیاہ ہوتی ہی اور رنگ زرد یا سبز اور اسپر ابری کی طرح کی نقاشی مگر سبز کا پیٹ زرد اور زرد کا سفید ہوتا ہے اور چھ گز تک کا لنبا اور چار انچ تک کا موٹا بہت چالاک ہی اکثر شاخ درخت میں لپیٹ لٹک جاتا ہی اور دُم ہلاتا ہی اور موقع پاتا ہی تو آدمی کی بو پا کر اڑ ا بیٹھتا ہی اور کبھی لپیٹ لیتا ہی اور کبھی کلائی لپیٹکر توڑ دیتا ہے



کٹھنار[1]۔ آبی سبز رنگ کا ہے اسپر سرخ دھاریان گردن سے دم تک ہوتی ہین اور چھ گز سے سات گز تک لنبا اگرچہ چال سے زہر دار معلوم ہوتا ہی مگر زہر نہین رکھتا اور قریب دریا رہتا ہی



تلکھا[2]۔ اسکا ذکر گذر از نگاری رنگ بارہ گرہ کا ہے اور کنار بحر اعظم پر بنگالے مین ملتا ہی اور کبھی کبھی فتح آباد مین بھی دیکھا اسکے کاٹنے سے بند بند مین درد ہو جاتا ہی اور سینہ مین آگ لگجاتی ہی پانی مین ڈوبنے کو دل چاہا کرتا ہی اور پہر بھر مین مرتا ہی اور مادہ مین زہر کم اور نر مین ...



دھنگا[3]۔ اسکی پشت پر خط سفید ہوتے ہین اور پیازی رنگ پیٹ کا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہے نیند آنے لگتی ہی اور علت سبات مین مرجاتا ہی اور بیش از مرگ بیس بیس لوٹے پانی کے پی جاتا ہی مگر پیاس نہین بجھتی پھر ہچکی لگجاتی ہی یہ دامن کوہ مین رہتا ہی اور آتشی ہی



جون گھر[4]۔ زمین سرخ اور اسپر سیاہ اس شکل کے ہوتے ہین = ≠ = اور رنگ پیٹ کا سفید اسپر سیاہ سیاہ نقطے حلقہ آنکھ کا بسنتی ایک گز کا لنبا جسکو کاٹتا ہی پیشاب کے

[a] ها و نون زده و کاف تازی ۱۲
[b] تائے ہندی و سکون ہا و فتح رار ۱۲

بند ہونے اور صعود بخارات کے سبب سے بیہوش ہو کر مر جاتا ہی یہ پورب ترہوت و دھربور کے جنگل مین ہاتھ آتا ہے



گجنگ ۹۲ — آتشی ہی گلابی رنگ اور سر سے دم تک بارہ گرہ لنبا جسکے کاٹتا ہی ضعف جگر سے زرد رنگ ہو کر ایک مہینے کے اندر مر جاتا ہی اسکے رہنے کی جگہ بنگالہ ہی



ہرہرا ۹۳ — آتشی ہی سبز سیاہی نما رنگ کمر پر ایک خط پیازی ڈیڑھ گز کا لنبا ہی جسے کاٹتا ہی اُسے نشہ چڑھ جاتا ہی اور تمام بدن مین درد ہو جاتا ہی اور بعد پہر بھر کے چھینکین آتی ہین ہچکیان لگجاتی ہین آخر پانی منھ سے جا کر آخر ہو جاتا ہی اطراف لاہور و جے پور و دکن مین ہاتھ آتا ہے

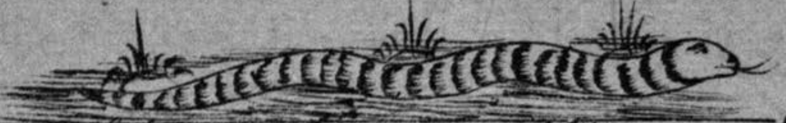


توسی ۹۴ (بواو معروف) — کا رنگ زرد ہلکا سا ہوتا ہے اور اُسپر خط سیاہ دراز گردن سے دم تک برابر ہوتے ہین اور گز بھر کا لنبا جسے کاٹتا ہے اُسکی آنکھ اسیوقت زرد ہو جاتی ہے اور پیٹ پھول کر اسمین درد ہونے لگتا ہی اور ایک گھنٹے مین مر جاتا ہے اسکو دواے سفید کھلا کر گنگنے پانی مین گلے تک بٹھانا مفید ہے مگر جب پانی ٹھنڈا ہو جاے اور گرم ڈالدین اور نکالین تو کڑوا تیل اور کھٹا دہی یہ چیزین ملین یا کوئی دوا دودھ مین پلائین لیکن تیل ضرور ملین نہین تو بدن پھٹ جاتا ہی یہ سانپ جگر اُون اور بہار نیور مین ملتا ہی



دم کرڑا ۹۵ — فیروزی رنگ پیشانی پر سُرخ گل سوا دو گز کا ہوتا ہے جب کاٹتا ہے پہر بھر مین بدن سے خون جاری ہو جاتا ہی بلکہ تمام بدن خون ہو جاتا ہی یہانتک کہ تین دن کے بعد

ہڈیون کے سوا کچھ نہین رہتا پھر وہ بھی خون ہوجاتی ہین چیل کوا یا کتا اگر اس خون مین
سے کچھ کھاتا ہی تو دیوانہ ہوجاتا ہے یہ سانپ گورکھپور مین دیکھا



تھر - اسے نواح بہرایچ و گورکھپور و نیپال مین سسوا کہتے ہین بھورا سا ایک گز کا ہوتا ہی اور اونٹ کیطرح سر اٹھا کر پھر نیچے لیجا کر پیٹھ کبڑی کر کے چلتا ہی جیسے بعضے کیڑے درختون پر اسیطرح چلتے نظر آتے ہین جسے کاٹتا ہی دست لگ کر نفخ ہوجاتا ہی اور اوسی مین سو جاتا ہی

فائدہ راقم کے ایک آشنا نے بیان کیا کہ اس کو دہلی دروازہ دہلی کے باہر میدان مین دیکھا تھا رات کو اندھیرے مین بھینسون کے تھن کو جھپٹ کر دودھ پیا کرتا تھا اگر بھینس ڈر کر چپ ہو جاتی تھی تو خیر اور اگر دم ہلاتی یا لات مارتی کاٹ کھاتا المختصر اگر کسیکو کاٹے علاج یہ ہی کہ بسکھپرہ دو پیسہ بھر سیر بھر پانی مین گھس کے پلائین اور اوس کے پتے پیس کے شکم پر ضماد کرین یا چار پیسہ بھر نگنہ بابری پانی مین گھس کے پلائین او دودھ جسقدر پیا جاے پلائین



اشرقی - ڈیڑہ گز کا ہے اور پشت پر سفید داغ جسے کاٹتا ہی پہلے تو بخار اور نیند کا غلبہ ہوجاتا ہی پھر جسم ورم کر آتا ہی آخر دستونمین خون آکر ہفتہ عشرہ مین مرجاتا ہی



ناگڑا - زرد رنگ بارہ گرہ کا ہے اور سیہ گل رکھتا ہے مادہ مین زہر نہین نر کے کاٹنے سے نشہ چڑھ جاتا ہی اور سوا دو روز مین مرجاتا ہے جگراؤن مالوہ پٹیالہ کے جنگل مین مل سکتا ہے اب راقم سانپ کے کاٹے کی دوائین لکھتا ہی



دوسری فصل معالجات مین

پہلے اس سے کہ دوٗاؤن کا بیان کیا جاے سانپ کی کاٹے ہوے کی علامتین جان لینی چاہئین اور وہ یہ ہین کہ زخم سے خون متغیر اللون نکلکر پیپ سی نکلا کرتی ہی اور وہ جگہ سرخ ہوجاتی ہی اور ورم بھی کر آتی ہی منھ اور زبان خشک ہوجاتی ہی اندر سوزش ہوتی ہی اور بدن گرم اور عرق سرد اور کبھی بدن سرد اور چہرہ کا رنگ سبز یا زرد بھی دیکھا ہی اکثر جی متلاتا ہی اور غش آتا ہی اور درد ہوتا ہی اور ابتدا مین رنگ اس جگہ کا زرد ہوجاتا ہے پھر سیاہ کف منھ سے جاری ہوتا ہی اور ضعف طاری ہوتا ہی اور وقت و سرعت ذوالفترہ ہونا نبض کا اور رعشہ و سوٗ تنفس اور پلکون کا کم جھپکنا اور بصارت کا جاتا رہنا یا ضعیف ہوجانا اور ہچکیون کا لگنا اور اگر حیوان کو کاٹا ضعف اور قلت جریان دم اور سوٗ تنفس اور منھ سے لعاب کا جانا اور کبھی زبان باہر نکل پڑتی ہی اور رعشہ پیدا ہوجاتا ہی صاحب تریاق خورجیہ لکھتا ہی کہ پہچان اسکی یہ بھی ہے کہ اُس کا کان کترکر قطرہ خون کا پانی مین ڈالین اگر بیٹھ گیا تو سانپ نے کاٹا ہے اور اگر اُسمین ملگیا یا اوپر رہا تو نہین کاٹا المو جرجب جانین کہ سانپ نے کاٹا ہے[1] بہتر یہ ہی کہ فی الفور بلا فاصلہ بند مضبوط لگاکر چار چار اُنگل کے فرق سے دو چار بند برابر لگائین اور تین روز تک نہ کھولین یا اُسکو اُسی وقت داغ دین یا مناسب سمجھین تو کاٹ ڈالین یا نشتر لگاکر خون نکالین تاکہ زہر و خون فاسد زرد زردیپ کی شکل کا نکلجاے اور کچھ بن نہ آئے تو کسی جوان آدمی سے جسکے دانت ملے نہون خوب چسوائین اور اُس سے کہدین کہ تھوکتا جاے اور احتیاط کرین کہ سوتے نہ پائے اور اگر سوجاے

[1] جاننا چاہئے کہ تاثیر زہر مرجیہ مین یکسان نہین بایں المزاج اور افیونی اور زہر کھانے والے کو کم نقصان پہونچاتا ہی چنانچہ بچشم خود دیکھا ہے کہ بچھو نے افیونی کو کاٹا تھا خود مرگیا اور وہ خبر نہوا علی ہذا القیاس اور تریاقات کھلانے والونکو ۱۲ تحفۃ المومنین ۱۲ صاحب قرابادین کبیر لکھتا ہی کہ وہ شخص روزے سے کہ اس صورت مین اسکو مضر ہے اور اول کلی کرے بعد منھ اور ہونٹونکو روغن سے چرب کرکے بقوت تمام چوسے اور صاحب تحفہ کے نزدیک رفع بقیہ زہر کے لئے کبوتر کی بیٹ اور بندر کا گوہ اور رال اور لہسن اور گندھک پنیاب اور روغن زیتون یا شہد کے ساتھ ملاکر زخم پر لگائین کہ یہ دوائین مجیب الجذب ہین -

اُسیوقت جگا دین اور صاحب خف علائی کی یہ راے ہی کہ شراب انگور جسمین افعی مرگیا ہو
بہت نافع ہوا اور اگر دو درم تخم ترنج دین تو ہر جانور کے کاٹے کو مفید ہو اور زیج انگدان ہر ایک
کیلیے نفع بخش اور نفط سفید کا طلا کرنا اور لہسن کچا اور ریکا روغن گاو مین جند بیدستر روغن
زیت مین ملا کر اور عصارۂ سداب و عصارۂ گندنا اور عصارۂ پودینہ جوئی اور زہرۂ گاو
اور سیو نمک ملا کر ضماد کرنا دفع سمیت ہر جانور کے لیے مفید ہی یا فوراً تریاق اصیل
ایک مثقال سے دو مثقال تک شراب وغیرہ مین کھلائین اور کچھ لگائین اور تریاق معرب
تریاوقا کا ہی اور تریا بلغت یونانی مین اُسس دوا کو کہتے ہین کہ جانوران سمی کے کاٹے کو نفع بخشے
اور وقا وہ کہ ادویۂ مشربہ سمی کو فائدہ دے پس ان دونون لغت کو مرکب کر کے بعد از تخفیف
معرب کیا اور عرب اسکو درياق و تریاق و درياقہ و تریاقہ و دراق و تراقہ بھی کہتے ہین اور
معرب تریاک لفظ فارسی ہی کہ بمعنی افیون ہی کہتے ہین اور اصطلاح اطبا مین جو دوا کہ
فادزہریت رکھتی ہی اور مقاوم سموم ہو کر روح کی محافظت تعفن و فساد سے کر سکتی ہی خواہ
وہ کسی جانور نے کاٹا ہو خواہ وہ زہر ہو کہ بالخاصیت و صورت نوعیہ مفسد مزاج و روح حیوانی
و قلب و حرارت غریزیہ کا ہو پس اگر وہ مرکب ہے تریاق وگرنہ اُسکو فادزہر کہتے
ہین اور جو دوا خاصیت مین نفع بخشتی ہی طبیب اسکو بھی تریاق کہتے ہین بالجملہ اطلاق
لفظ تریاق سے تریاق افاعی کہ مخترع اُسکا حکیم اندرماخس ہی مراد ہی اور اُسکو تریاق
اکبر اور تریاق کبیر اور تریاق فاروق بھی کہتے ہین کیونکہ وہ باسم و طبیعت انسانی یا صحت
و مرض یا موت و حیات مین فارق ہے اور اُسکی ابتدا کا حال ملا احمد تتوی نے تذکرۃ الحکما
مین یہ لکھا ہی کہ حکیم اندروماخس قدیم نے جسکو باسقلینوس بھی کہتے ہین اثناے سیاحت
مین کسیجگہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ پیشاب کرتے ہوے سانپ نے اُسکے پانو کی انگلی مین
کاٹا اور اُسنے اُسکو مار کر درخت غار سے کہ وہان بہت تھے حب الغار توڑ کر منھ مین

لہ یعنی باستثناے ادویۂ سمیہ کہ جو کیفیت مزاجی سے خاصیت زہر پیدا کرتی ہی۔
سلہ تریاق عبارت ہی سم ذات النہوس و سموم قتالہ سے اور یہ ہند مین مفقود ہے اور بلاد روم میں موجود
ڈبو نمین آتا ہی مگر کبھی خالص اور کبھی غیر خالص

ڈالا اور چباتا ہوا چلا گیا اور ذرا نہ ڈرا اور جب اُسنے یہ حال دیکھکر پوچھا تو اسنے کہا
کہ میرا باپ حب الغار کو شہد مین ملا کر معجون بنایا کرتا ہے اور سانپ کے کاٹے کو کھلایا کرتا ہے
مین نے بھی اُسی پر خیال کرکے اسکو کھا لیا ہے اُس نے اُس سے سُنکر تجربہ کیا تو سانپ
بچھو بلکہ تمام ہوام کے زہر کے لئے اسکو اکسیر پایا اُسنے خطیانہ اور مر قسط تلخ کو اضافہ کر کے
تریاق اربعہ نام رکھا چنانچہ سالہا سال اس کا رواج رہا جب اسنے داعی اجل کو ندا سے
لبیک دی اور بعد ایک عرصہ کے یونان مین اقلیدس کی حکمت تو اُس نے فلفل سفید دار چینی
سلیخہ زعفران کو اضافہ کیا اور اُس کا نام تریاق ثمانیہ رکھ دیا اُس کے بعد فلاغورس نے
قسط تلخ کو زرنب سے بدلا اور باقی نسخہ بدستور رہنے دیا اُس کے بعد غورس پیدا ہوا اُسنے
پیاز عنصل و دقیق کرسنہ او بعوض شہد شراب تجویز کرکے معجون بنائی اسمین زمانہ فرافلیس
کی نوبت آئی اُس نے شراب بعض وجوہ سے ناپسند کی اور پیاز عنصل و آرد کرسنہ و
شراب کہنہ سے قرص اسقیل تیار کرکے بعد خشک کرنیکے داخل کئے آخر یہ بھی چلدیے
(پیاز عنصل)
اب فوثاغورس پیدا ہوئے آٹھون نے تریاق اربعہ اندروماخس کو رواج دیا مگر
قسط کو خارج کرکے زراوند کو داخل کیا پھر مارنیوس پیدا ہوا اُس نے بعد تامل ترکیب
فرافلیس مین یہ نو دوائین یعنے سنبل الطیب فراسیون فلفل سیاہ دار فلفل فقاح اذخر
مقل ازرق حرمل اسطوخودوس مشک طرامشیع بڑھائین اب قرص اسقیل و آرد کرسنہ سمیت
اٹھارہ اور اگر اجزا قرص اسقیل کو علیحدہ کرین تو شراب سمیت بیس اور شہد سمیت اکیس
ہوگئین المختصر جسوقت یہ بھی حکماء سابق سے جاملا حکیم ماغنیس پیدا ہوا اُسنے قرص
(اسکی)
اندروخورن کہ ایک حکیم نے حکماء اندروخون سے بنائے تھے اُسمین داخل کئے لیکن
جو دوائین اُس قرص مین بعض ادویہ تریاق مارنیوس مین سے تھین اُنکے وزن کم کیے اور
جو اُس ترکیب مین تھین اُنکے وزن بڑھادیے اور وہ یہ ہین تخم کرفس۔ کمافیطوس۔
میعہ سائلہ۔ انیسون۔ حماما۔ ناردین۔ قلقطار محرق۔ ایرسا۔ تخم شلغم۔ زوفائے یابس۔ صمغ البطم
فطراسالیون۔ زنجبیل۔ جعدہ۔ اشق۔ سورنجان۔ قردمانا۔ جاؤشیر۔ دوقو۔ اب تمام دوائین
قرص اسقیل سمیت ستائیس ہوگئین پھر جب حکیم ماغنیس نے سفر آخرت اختیار کیا ایک عرصہ کے بعد اندروماخس ثانی

پیدا ہوا یہ پندرہ برس تک سوچتا رہا آخر بعد از تجربات گوشت افعی مع ان تینتیس دواؤن کے
بڑھایا - قنہ - مورفج - اسقوردیون - طین مختوم - رب السوس - تخم رازیانہ - نانخواہ - ورق
ساذج ہندی - صمغ عربی - حب بلسان - روغن بلسان - بیخ کبر - ہوفاریقون - مصطگی -
سیساليوس - کمازریوس - حرف بابلی - فودنہ کوہی - فنجنکشت - ہوفاقسطیداس - ریوند
غاریقون - تخم جبلی - سکبینج - اقاقیا - کندر - افتیمون - فوہ - عصارہ لحیۃ التیس جندبیدستر
نفر الیہود - فنطوریون دقیق یہ تمام دوائین مفردہ سوائے اقراص ثلثہ کہ قرص افاعی و قرص اسقل
و قرص اندروخون ہین مشتہر ہوئین ہان جب اندروماخس ثانی اندروماخس اول کے پاس
گیا ڈیڑھ سو برس کے بعد جالینوس پیدا ہوا اس نے تصرف مناسب نہ سمجھکر یہ خلاف
عقیدہ قاضی صاعد اندلسی اس سے بہت کچھ کام لیا جیسا کہ صاحب قرابادین کبیر نے بالتفصیل
لکھدیا ہی غرض اُسوقت سے اب تک اُسیطرح چلا آتا ہی شائقین کو چاہیے کہ جب اُسکے بنانیکا
ارادہ کرین تو سمجھ لین کہ شناخت دوا پیدا ہونے کے دن سے تا روز بلوغ بلکہ تا روز فساد
ضروریات سے ہی کیونکہ عقاقیر متغیر ہوتی ہین اور بعضی گھاس پھول پتی سے پہچانی جاتی ہی
اور بن پھول ہرگز سمجھ مین نہین آتی پس عقاقیر جید کے مکان کا یعنی بری و نہری و بستانی و
جبلی و بلاد کا خیال رکھین جیسا کہ مرکی حنظیا نہ رومی ریوند چینی گل سرخ پارسی سنبل ہندی ناردین
اقلیطی اور یہ بھی سمجھین کہ بعضے مثل زنجبیل بہت کوٹی جاتی ہین اور بعضے مانند بزرد بسبب
لطافت کوفت کی برداشت نہین لاتی پس ہر دوا کو موافق حال کوٹین اور اجزاے کو دوا یا
اصول ہونگی یا خشت یا بزور یا اوراق - یا ازہار - اور بعضے ان مین کمنزلہ عمود دوا اصل
ہین کہ اگر حذف کرینگے اثر باطل ہو جائیگا جیسا کہ اُس مین گوشت افاعی اور پہلے حب الغار
تھا جیسا کہ گذرا یا کوئی اور دوا داخل کرینگے یا بدل کرین گے کہ مقید گوشت افعی ہوگی مثل
عسل بلادر کہ مفسد ہر گوشت ہے البتہ تریاق فاسد ہوگا کیونکہ جب جزو فاسد آئیگا
جزو صالح فاسد ہو جائیگا اور بعضی اور دوائین جو اصل عمود نہین اگر حذف یا بدل
یا کم و بیش کیجائینگی اصل مین چندان خرابی نہ لائینگی مثلاً اگر چوبوا داخل کر دیا کچھ گناہ
نہین کیا مگر غلط کیا بہتر یہ ہے کہ بے کم و بیش اُسی وزن پر رہنے دین کیونکہ اُس کے

مزاج مین تغیر آنے کا اندیشہ ہی جیسا کہ خواص طلسمات کا اور قطع نظر ازین یہ باتین اسرار
کی ہین اور حکما کو بذریعۂ الہام معلوم ہوئین انمین دخل بیجا ہے جسوقت یہ سمجھ مین آگیا سمجھنا
چاہیے کہ طریق کوٹنے کا یہ ہی کہ ہر جز و جدا جدا ہاون مین جسکا باطن کردی او رسر تنگ جسمین
دستہ جاسکے اور اُس کا سطح سطح باطن ہاون مین مماس ہو اُس سے اس طرح کوٹین
کہ اجزاے مسحوق سے گرد اُڑ کر باہر نہ جاے اور جسقدر گرد اکٹھی ہوئی ہو جسوقت بیٹھ
جائے اُسوقت اُسکو باہر لاکر بالونکی چھلنی کی وسط مین آہستہ آہستہ چھانین تاکہ گرد اُٹھے تو
اُسی مین رہے پھر بعد کوٹنے اور چھاننے کے اکثر دوائین رطوبت خشک کرنے کو دھوپ
مین رکھی جاتی ہین اُنکو گرد و غبار سے بچاکر آفتاب مین خشک کرین اور ضرورت ہو تو
پھر نرم نرم کوٹین اور جہانتک ہو سکے اسیطرح پکانے مین احتیاط ہاتھ سے ندین اور
اجزاے عصارات و ربوبات و صموغ مین جو خشک ہین تین روز پیشتر ترکیب سے کسیقدر
کوٹ کے شراب عسل مصفے یا جو کچھ ہو اُسمین تر کرکے روز ترکیب صاف کرین اور جو تر ہون اُنکو
اسیوقت حل کرکے صاف کرین اور قلقطار محرق کو روز ترکیب شراب مین پیسین کہ محلول
ہو اور اجزاے مائع کو کہ عسل و شراب و روغن بلسان ہی چاندی یا سونے یا تانبے تازہ
قلعی کی پتیلی مین کوئلہ کی میٹھی آنچ پر رکھین کہ مخلوط ہو جائین پس اُنکو پتیلی سے نکالکر اُس
پتیلی مین اجزاے مسحوقہ کو ڈالکر آفتاب مین ادویہ محلولہ اور عسل مخلوطہ شراب و روغن بلسان
کے ساتھ تسقیہ کرین اور چوب بید روغن بلسان مین چرب کرکے اُس سے ہلاتے رہین
تا مستحکم ہو کر مگر بہت مستحکم بھی نہو پس اُس کا منھ ڈھانک دین اور ہر روز اور بقول بعض چوتھے
روز اور بقول جالینوس ساتوین روز چالیس روز یا دو مہینے تک دھوپ مین رکھین
اور روز دو سو بار لکڑی سے ہلایا کرین پھر سونے یا چاندی یا شیشے یا چینی کے برتن مین
رکھ چھوڑین تاکہ قوت ساقط نہو اور خشکی نہ لائے اور منھ برگ خرما سے کہ خیزران سے بنے ہوے
ہون ڈھانکین اور مہینے بھر مین ایکبار ہوا دین مگر منفعتین خاطر خواہ اُسوقت معلوم ہونگی
کہ تمام اجزا مل کر ایک ہو جائین گے اور مزاج ثانی پیدا کرینگے چنانچہ اسی سبب سے حکیم
اندروماخس نے دس برس چھ مہینے کے بعد اسکے استعمال کا حکم دیا ہی اور شیخ الرئیس اور بعض اطبا نے

بعد چار اور بعض نے بعد پانچ برس کے حکم کیا مگر جالینوس اور تمام متاخرین بعد چھ مہینے
کے اجازت دیتے ہین اور اکثر حکما مختلف الرای ہین چنانچہ صاحب قرابادین کبیر نے
بالتفصیل ہر ایک کا حال جوانہ قلم کیا ہے بقول شیخ لکھا ہے کہ حال مزاج تریاق مثل مزاج
انسان ہے کہ چھ مہینے سے ایک سال تک طفل ہے اور بلاد گرم مین بعد دس اور بلاد ردہ مین
بعد بیس برس کے سن وقوف کو پہونچتا ہے اور بعد تیس برس کے زمانہ انحطاط کا آتا ہے اور بعد
چالیس کے حکم تریاق کا اس سے منسوخ کیا گیا اسوقت معاجین کبار مین مقصور ہوتا ہے اور
محمود بن الیاس شیرازی نے کہا کہ بیس سال تک قوی ہے اور ساٹھ سال تک اپنے افعال
مین جید بعد مین ضعیف ہوتا جاتا ہے اور دفع سموم و نہوش حسب دلخواہ نہین کرتا الحاصل
شیخ الرئیس نے قرابادین قانون مین اور شاپور نے قرابادین بیمارستان بحوالہ رسالہ جالینوس
لکھا کہ قرص افاعی قرص اسقیل قرص اندروخون فلفل سیاہ افیون ہر ایک چوبیس چوبیس مثقال
دار چینی بارہ مثقال غنچہ گل سرخ منزوع الاقماع بارہ مثقال تخم شلغم بری امقور ویون یعنی
ثوم بری بیخ سوسن آسمان گون یعنے ایرسا غاریقون ہش سفید انثی رب السوس دہن
البلسان بارہ بارہ مثقال مرصافی کی زعفران زنجبیل ریوند چینی بنطافلین فودنج کوہی اذراسیون
فطراسالیون اسطوخوروس قسط تلخ فلفل سفید دار فلفل نقطامین یعنے مشک طرامشیع
کندر فقاح اذخر صمغ البطم سلیخہ سیاہ سنبل ہندی جعدہ سنبل ہندی ہر ایک چھ چھ مثقال
میعہ سائلہ تخم کرفس سیسالیوس تخم تالسبقیس جسکو عربی مین حرف ابیض اور پارسی مین
تخم سپندان کہتے ہین سفید نانخواہ کمازریوس کمافیطوس عصارہ ہو قسطیداس یعنی لحیۃ التیس
سنبل رومی سادج ہندی مرجنطیانہ بزرراز یانج الطین مختوم فلقطار محرق حماما دج ترکی
حب البلسان ہیوفاریقون فوصمغ عربی قردمانا انیسون اقاقیا چار چار مثقال دو قویا
قفر الیہود جاؤشیر قنطوریون دقیق کرسنہ زراوند طویل جند بید ستر سکبینج ہر ایک دو مثقال
اور ایک نسخہ مین بجاے زراوند طویل زراوند مدحرج اور جند بید ستر و سکبینج چار
چار مثقال ہین عسل مصفے دس رطل شراب عتیق ریحانی تیز قسط تمام دوائین چونسٹھ
جزو ہین سواے عسل و شراب تین جزو مرکب کہ تین قرص ہین اور اکسٹھ جزو مفرد اور

کہتے ہین کہ نسخہ جالینوس کا ہو کہ تصحیح کیا ہوا ور نسخہ اصلی اندروماخس ثانی مین ان نو جزو کو حذف کیا - حب الغار - مقل ازرق - عود بلسان - اشق - سورنجان - حرمل مصطگی - بیج کبر - شیج ارمنی - اور ظاہر ہو کہ ان مین سے حذف جائز نہین اور بعض نے حذف سوا ے سورنجان جائز رکھا خصوصاً حب الغار کا حذف جیسا کہ معلوم ہو چکا پس وزن حب الغار چھ مثقال اور مصطگی و شیح ارمنی و مقل ازرق و عود بلسان ہر ایک چار چار مثقال اور اشق و بزر حرمل و بیج کبر دو دو مثقال اور اگر سورنجان داخل کرین وزن ایک مثقال رکھین یہی اجزا فاریسی اسینے تریاق افاعی مین اجماع قول ہے کہ پچاس کتابون مین سے انتخاب کیا گیا ہے اور شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ بہتر نسخہ نسخہ اندروماخس ثانی کا ہے جسکا ذکر گذرا اور سمجھنا چاہئے کہ تصرف اسمین اکثر اطبا نے نام آوری کے واسطے کیا تھا کما لا یخفے اور بہتر سانپ استعمال تریاق فاروق کے لئے ناگنی اخضر یعنے مادہ سرخ مائل بزردی و سیاہی ہے جنگلی جوان خوردہ نزار کیٰ آبی یا آبادی کی رہنے والی جسکا مُنھ بڑا جسکا سر سخت پتلا بدن سرخ آنکھین ہون اور علامت مادہ کی یہ ہے کہ نر کے مُنھ مین دونون طرف ایک ایک دانت اور مادہ کے دونون طرف دو دو یعنے چار ہوتے ہین اور بچان جوان ہو نیکی تیز چلنا ہے اور ہر وقت سر اوپر رکھتا اسکو آخر بہار یا اوائل سرما مین پکڑتے ہین بغیر اس کے کہ عرصہ گذرے اور زخم لگے اور ضرب پہونچے غصہ مین لاکر سر و دم ایک جگہ کرکے دونون طرف سے چار چار انگل چھوڑ کے تیز چھری یا تلوار سے ایک ضرب مین جدا کرین اور اگر تسما لگا پوست رہگیا یا خون کم نکلا یا کم تڑپا اور جلد مر گیا تو کار آمد نہ سمجھین اور اگر تسما لگا نہ رہا اور بہت لہو گیا اور خوب تڑپا پوست جدا کرکے پیٹ سے انتڑیان وغیرہ نکالین اور احتیاط کرین کہ پتا نہ پھٹ جاے کہ تمام گوشت زہر قاتل ہو جائیگا اور کسی کام نہ آئیگا پس پانی اور نمک سے دھو دھلا کر پتیلی تازہ قلعی مین اُسپر اتنا پانی ڈالین کہ تیر جاے پھر کچھ سویا اور نمک ملا کر انگارون پر

لہ درخت غار ہزار سال تک رہتا ہے یونانی اُسکی عزت کرتے ہین اور اُسکا تاج بنا کر سر پر رکھتے ہین -

لہ زہر سر سے پیدا ہوتا ہے اور فضول دم کی طرف ہوتے ہین اسلیئے دونون الگ کیے -

رکھین اور سرپوش ڈھانک دین جبوقت مہرا ہو جاے چولھے سے اُتار کر ٹھنڈا کرین اور سرپوش اُتار کر ذرا ذرا سا گوشت ہڈیوں سے جدا کر کے کھرل کرین اور احتیاطاً نتھنون کو روغن بلسان لگائین اور ہاتھون مین بھی مل لین اور تین حصہ گوشت مین ایک حصہ آٹا میدہ کی روٹی کا جسکا خمیر ترش نہوا ہو ملا کر پتلے پتلے قرص ایک ایک مثقال کے بنائین اور سایہ مین خشک کر کے آفتاب سے بچا کر رکھ چھوڑین اور وقت حاجت کے کام مین لائین اور فائدہ اس قرص کا تریاق مین ملانے سے یہ ہوگا یہ سموم اور فضلہ اعضاے داخلیہ و خارجیہ بدن کو ائل سے خارج کیطرف خارج کرتا ہی اور سموم و فضول کو پسینے کی راہ سے دفع اور یہی سبب ہے کہ جب انسان گوشت افعی کھاتا ہے بدن سے فضول متولد ہو کر جوئین پڑ جاتی ہین اور حکمت مادہ افعی کے اختیار کرنے مین یہ ہے کہ بہ نسبت نر اسمین زہر کم ہی اور اُسکے مین قول مختلف ہین بعضے کہتے ہین حنائی رنگ اور بعضے رنگ درمیانہ سفیدی و سیاہی یا مائل بسرخی کیونکہ یہ رنگ بہ نسبت افعی معتدل ہے بخلاف سیاہ کہ اُسمین زہر قوی ہی اور اس کلم کے لائق نہین اور قوی اور جوان اسلیے کہ تندرست ہو اور نشان تندرستی یہی ہے کہ چلتے وقت سر اوپچا رکھتا ہی اور شورہ زار کا اسلیے کہ کنار دریا اور زمین نمناک اور درختون کا ضعیف ہوتا ہے اور شورہ زار کا طاقت دار اور آخر بہار یا اوائل صیف کی خصوصیت اس جہت سے کہ اُسوقت مین رطوبات فضلی جو جاڑے میں جمع ہوئین اور وہ باعث ضعف ہین تحلیل ہو جاتی ہین پس اگر پیش از انتہاے ربیع یا بعد از تابستان پکڑا جائیگا قوی امین ضعف آئیگا اور اسقیل اسقلل اسقیلا لغت یونانی ہی عربی مین بصل عنصل اور بصل الفار اور بصل البر اور عنصل اور عنصلان اور فارسی مین پیاز دشتی اور پیاز موش کہتے ہین کیونکہ چوہا اس سے مرجاتا ہی اور ہند مین اسکو گنڈر کہتے ہین اکثر سبت ملتا ہی اور شہرون مین جولاہے تاگون کو اس سے استحکام دیتے ہین اور یہ ایک بڑا پیاز سا ہوتا ہی اور اسکے پتے بزرگ زنبق سے مشابہ ہین اور سوسن و نرگس سے ملتے جلتے اور ساق بے تجویف برنگ سبز زرد سیاہی مائل اور بعضے سفید اور کچھ خوشبو اور تخم بشکل پیاز گرد و شکل کا زرد مائل بسفیدی شیرین طعم یا تیز و تلخ اور متوسط خردی و بزرگی مین بہتر ہی اور یہ گرم ہی تیسرے اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور مفرح جلد ہے لیکن بعد از تشویہ شدت حدت جاتی رہتی ہی

اور جاذب خون ظاہر جلد اور صرع و مالیخولیا و شقیقہ و درد سر بارد و نسیان و تقویت باصرہ
و منع نزول آب و قی الدم و درد گوش و تقویت معدہ و حفظ صحت اور سکر ہون بیماریون کو مفید
ہی الغرض جب اسکے قرص بنانے کا ارادہ کرین سُرخ یا بنفشئی رنگ کا لین کیونکہ چھوٹی مین
رطوبت نہین ہوتی اور بڑی مین رطوبت فضلی بہت ہوتی ہے پس کارد چوبی سے سرو بن دور کرکے
گارے مین رکھکر تنور وغیرہ مین مشوی کرین اور باہر لاکر سخت پوست دور کرکے نرم مغز کو
نرم نرم کوٹین اور آرد کرسنہ یا روبی گرسنگی دفع تیزی کے لیے رد عنگل مین ہاتھ چرب کرکے
ہموزن ملائین اور خشک کرین اور شیخ داؤد نے کہا کہ قتل کرم امعاو دفع سموم و ربو و عسر النفس
و جیرو کسر و استسقا کے واسطے یہ ترکیب مجرب ہی عنصل مشوی عجین مین کوٹین اور برابر آرد
کرسنہ ملائین اور ہاتھون کو روغن ملکر شراب مین قرص بنائین بعضے کہتے ہین کہ بعد دو مہینے
کے قرص استعمال مین لائین اور اس کی قوت دو سال تک باقی رہتی ہی اور قرص
اندروخون نسیہ ہوام و سموم مشروبہ اور ادویۂ قتالہ اور تنقیہ سم اعضاے رئیسہ اور ضعف
جگر اور استسقا و تفتیح سدد کے لیے نہایت مفید ہے اور اُسکے نسخے مختلف ہین
شیخ الرئیس نے قانون مین اسکے تین نسخے لکھے ہین اول یہ کہ پوست بیخ دارشیشعان
اقحوان سفید ۔ فو مصطگی ۔ قصب الذریرہ ۔ قسط تلخ ۔ عود بلسان ۔ اسارون ۔ حماما چھ چھ
مثقال ۔ فقاح اذخر ۔ ریوند چینی ۔ دارچینی ۔ سلیخہ سیاہ بیس بیس مثقال مرکی صافی چوبیس
مثقال ۔ سنبل الطیب ۔ سانج ہندی سولہ سولہ مثقال زعفران بارہ مثقال سب کو
کوٹ چھانکر شراب ریحانی کہنہ جسمین ذرا امتحاس معلوم ہو قرص بناکر سایہ مین خشک
کرکے چینی کے برتن مین رکھین اور وقت حاجت کام مین لائین ۔ دوسرا یہ کہ عیدان
دارشیشعان ۔ قصب الذریرہ قسط تلخ سفید اسارون عود بلسان حماما مو فو مصطگی رومی
اقحوان سفید اٹھارہ اٹھارہ مثقال زعفران سنبل الطیب سانج ہندی بارہ بارہ
مثقال مرکی صاف چوبیس مثقال تمام کو کوٹ چھاکر شراب مین ملائین اور قرص بنائین
تیسرا یہ کہ دارشیشعان سلیخہ قصب الذریرہ فو اسارون عود بلسان مصطگی رومی چھ چھ
چھ چھ مثقال فقاح اذخر زعفران بارہ بارہ مثقال حماما دارچینی مرکی صافی چوبیس چوبیس

اقحوان سفید میں مثقال سنبل ہندی سودہ مثقال کوٹ چھانکر شراب مین ملائین اور قرص بنائین قوت اسکی بھی دو سال تک باقی رہتی ہی تمام ہوئین ترکیبین تریاق کے بنانے کی اب دل چاہتا ہی کہ اسکے منافع اور امتحان کا ذکر کیا جائے جاننا چاہیئے کہ یونانیون کے نزدیک تریاق الافاعی سے بڑھکر کوئی دوا دفع سم بلکہ جمیع امراض کے لئے نہین ہے چنانچہ صاحب قرابادین کبیر نے اسمین بہت کچھ تحریر کیا ہے اور مین نے اس کتاب مین اسکو کارآمد نہ سمجھکر چھوڑ دیا فمن اراد الاطلاع فیطالع کتابہ اور فرق تریاق جید وردی اور صحیح اور غیر صحیح مین یہ ہے کہ اگر جید کو نیم درم انسان کھالے بمنزلہ سقمونیا و شحم حنظل و صبر فائدہ اسہال بخشے والا فلا اور اگر دوا ے اسہال کھاکر اسکو کھالے اثر مسہل زائل ہوجائے کیونکہ اس کے آگے قوت ہر دوا کی زائل ہوجاتی ہی اور قوت سمیت ادویہ مسہل باطل اور بعضے طبیب کہتے ہین کہ اگر تریاق اصیل کو وقت انزال بقدر باقلہ کھاتے ہین انزال نہین ہوتا اور اگر کتے یا اور جانور کو سانپ سے کٹوا کر تین مثقال کھلواتے ہین زہر نہین چڑھتا اور جالینوس لکھتا ہے کہ جنگلی مرغ کو شکار کرکر افعی سے کٹوا کر نیم درم دین اگر زندہ رہا تریاق اصیل ہی اور اگر مرگیا غیر اصیل کیونکہ وہ بخلاف اہلی احرد ابیس ہوتا ہی اور اس کا گوشت صلب و سخت اور اسکا نرم و نحیف ہی بعد کاٹنے کے قابل تجربہ نہین رہتا اور اگر کسی نے زہر کھالیا ہو اسکو کھلادو تو زہر اثر نہین کرتا اور اگر کرے تو غیر صحیح ہے شیخ الرئیس لکھتا ہی کہ جس نے افیون یا خوکران بہت کھائی ہو تریاق سے اسے فائدہ پہونچے گا لیکن اگر بیش وغیرہ کھایا ہو گا جدوار سے زیادہ نفع نہ دے گا ہان عرصہ مین دفع موت کرے گا اور کہتے ہین کہ اگر تریاق کامل الترکیب کو سانپ کے گلے مین باندھین تو فوراً مرجاے والا فلا اور اگر کوئی شخص مرض لا علاج مین مثل شہوت کلبی و سعال مزمن و درد معدہ وغیرہ ذلک گرفتار ہو اسکو مناسب حال دیا جاے اور شفا پاے تو اصیل ہی نہین تو نہین اور حب دودھ مین حل کرتے ہین بستہ ہوجاتا ہے اور اگر افعی کے منھ مین ڈالتے ہین تو مرجاتا ہی اور اگر سقمونیا کھلا کر بعد تریاق دین تو منع عمل کرے اور اگر بقدر باقلا خون کی بھری ہوئی لگن مین حل کرین تو تمام خون پانی ہوکر بہ جاے اور اگر ان صفات سے موصوف نہین تو مغشوش و بیکار ہی

اس صورت مین چاہیئے کہ پانچین تین چار ریٹھو نکا کف نکالکر کھلوائین اور روغن
تھمنہ اور شراب کہنہ اور پنیر مایہ خرگوش تازہ کہ سرکہ مین حل کیا ہوا ہو یا آب مطبوخ برگ غار
و فاشرا اسپند تخم یونجہ مغز تخم ترنج بیخ کاشم بیخ گز رمرگی یا اُن کا معجون یا جو کچھ ان مین سے
میسر ہو یا شہد بقدر دانگ اور کچا دودھ بہت سا اخروٹ کی گری کے ساتھ اور ملنا
مرگی کا اور اُن ادویہ کا اور زندہ چوہے یا مرغ کا پیٹ چیر کر گرما گرم اُس جگہ باندھنا
اور اُسپر مار مہرہ لگانا اور تازہ دودھ گراتے جانا جبتک کہ دودھ کا رنگ نہ بدلے اور مار مہرہ
خود بخود جدا نہو یا پازہر کا موضع زخم پر لگانا اور اُسکو پانی یا شراب مین کھلانا بہت مفید ہی
اور یاد رہے کہ جبتک زہر باقی رہتا ہی مار مہرہ جدا نہین ہوتا اور وہ معدنی ہی یعنے معدن
زبرجد مین پیدا ہوتا ہی بشکل نگین مربع مخطط اور رنگ زبرجدی مائل بسبزی ہی یا خاکستری
ہوتا ہی یا حیوانی کہ بعضے افاعی کے سر مین سے نکلتا ہی کہتے ہین کہ جب نکلتا ہی تو نرم ہوتا ہی
پھر ہوا لگ کر متحجر ہو جاتا ہے اور امتحان اُس کا یہ ہے کہ جسوقت موضع ملسوع پر لگاتے
گزیدہ مار
ہین چپک جاتا ہی اور اُسپر دودھ ڈالتے ہین تو جم جاتا ہی اور رنگ مین تغیر آتا ہے اور
جب تمام زہر کو چوس لیتا ہی جگہ چھوڑ دیتا ہی اور پھر دودھ نہین جمتا اور دوسرا امتحان یہ ہے
کہ جب جامہ پشمی سیاہ پر ملتے ہین تو سفید ہو جاتا ہی اور اگر چینی کے برتن مین آب لیمون
ڈالکر اُسکو ڈالین تو حرکت کرتا ہی مگر یہ کافی نہین کیونکہ اسیطرح تو ہر صدف پھرتا ہی پازہر
بزکوہی و گاو کوہی کی انتڑی کے متصل سے نکلتا ہے اور بالخاصیت و صورت نوعیہ
مضرات زہر حارہ و باردہ سے محافظ حرارت غریزی و روح حیوانی کا ہی اور کہتے ہین
کہ حجر التیس سب سے بہتر ہے کہ کوہستان شبان کارہ فارس مین بزکوہی کے پیٹ مین سے
نکلتا ہی ابن جمع کہتا ہی کہ گاے کے دل مین ہوتا ہی اور وہ سانس کے زور سے سانپ کو
سوراخ سے نکالکر کھا جاتی ہے اور وہ بالہام آہی وہ چیز کھاتی ہی جس سے اسکی سمیت دفع
ہو جاتی ہی صاحب قرابادین کبیر لکھتا ہی کہ پازہر التیس مثقال تک کا دیکھنے مین آیا اور دو
پردے رکھتا ہی اور کبھی اُنمین ایک ہلکا اور ایک بھاری بھی ہوتا ہی اور کہتے ہین کہ اگر نہین
نکالتے پیٹ مین کیڑا پیدا ہو کر اُسکو کھا لیتا ہی خود بخود ہی تحلیل ہو جاتا ہی یہ بھی نکالتے وقت نرم ہوتا ہی

اسکو منھ مین ڈالکر زبان سے جس شکل کا چاہتے ہین بنا لیتے ہین بالجملہ زمونی یا ماشی مائل
بسیاہی تو بر تو چمکتا ہوا اچھا ہوتا ہی کیونکہ چمک صفائی جوہر پر دلالت کرتی ہی اور امتحان
اسکا یہ ہے کہ دودھ کے ساتھ پتھر پر گھسین اگر رنگ اُس کا سرخ ہو جائے اور دودھ جم
جائے تو اچھا ہے اور اگر رنگ زرد یا سرخ مائل بسیاہی معلوم ہوئے تو برا دوسرے یہ کہ
ہتیلی پر رکھکر رکھے خشک چونے سے خوب ملین اور اُسکا رنگ سبز یا پستئی ہو جائے تو خوب ہی
نہین تو نہین اور تمیز اصلی و مصنوعی مین یون ہوسکتی ہی کہ سوئی اُسکو آگ مین سرخ کرکے اُسمین چبھوئین
اگر آسانی سے گھس گئی اور دھوان سیہ نکلا اور رنگ سوئی کا سیاہ ہو گیا مصنوعی ہی والالا
کیونکہ اُسکو صبر وغیرہ سے بناتے ہین اور پانی مین ایک رطل نیل حل کرکے پلانا اور اُس
سے قے کرانا اور کچھ اُس مین سے زخم پر بند ہوا آنا اور سرطان نہری اور زنجبیل اور گدھی کا
دودھ اور بادیان کا کھلوانا اور تھوڑے سے جمال گوٹہ کو پیس کر آنکھ مین لگانا مفید ہے
کیونکہ بہت آنکھ کو مضر ہے اور تجربہ کیا گیا کہ جسجگہ کاٹا ہوا اُسکو باندھکر انگریزی بارود
یا یون ہی آگ سے جلائین اور نیم کی پتی چبوائین اور جب تک تلخی محسوس نہو چبلاتے
رہین ہان اور خیال آیا جو شخص بنا افعی کا کھائیگا بہیم غش آئیگا اُسوقت مکرر قے کرائین
اور ریٹھہ کا پانی اور آب جوشاندہ ادویہ مذکور کا اور روغن کنجد تازہ اور مسکہ آب گرم بار بار
کے ساتھ یا گائے بکری کے دودھ اور ایسی چیزون کے ساتھ دافع زہر ہی اور
صاحب تریاق اکبر کہتے ہین کہ اہل فرنگ بشرط مناسب فوراً قطع عضو کرتے ہین اور
اگر عرصہ گذر جاتا ہی اور زہر اثر کر جاتا ہی جونکین لگاتے ہین اور کاسٹک و الکل یا سلائی سے
زخم کو داغ دیتے ہین اور اسپرٹ امونیا برانڈی کے ساتھ دس دس منٹ کے بعد ایک
اونس برانڈی مین پلاتے ہین اور جب زہر دفع ہو جاتا ہے اگر بند لگا ہوا ہوتا ہی کھولکہ
سینگیان لگاکر تین بار عورت کے دودھ اور نیم کی پتی پسی ہوئی اُسجگہ رکھتے ہین نسخہ جامن کی
چھال پھٹکری یا نمین جوش دیکر بعد صاف کرکے پلائین اور تالو پر سے بال مونڈکر تب پچھنے
لگوائین اور پھویا گائے کے دودھ مین بھگوکر اُسپر رکھین اور پچھنو پر ٹپکائین مگر بند لگانا شرط ہی
ایضاً اگر طوطیلے سبز ایک تولہ آک کے دودھ مین خشک کرکے چار تولہ شب یمانی بریان اور پر

نیچے رکھکر کسی برتن میں گل حکمت کرکے دو سیر اپلو نمین پھونکین اور بعد سرد ہونیکے پیوا کر رکھیں اور ایک ماشہ کو روغن گاؤ میں گولی باندھکر کھلائین اور اوپر سے جسقدر لگے گا دودھ پلائین زہر دفع ہوگا اور قے مین نکل جائیگا تو تکرار عمل کرین ایضاً دو تولہ چرچٹی کی جڑ کو اکیس دانہ فلفل سیاہ کے ساتھ پانچ تولہ پانی مین گھس کر پلائین مجرب ہے ایضاً پیاز انگارا آگ یا تھوہر کے دودھ مین پیسکر زخم پر ضماد کرین یا حب الملوک کو گھس کر زخم پر لگائین اور آنکھین پھر جائین تو مغز حب الملوک چیر کر اس سبزی کو کہ دو پرت دونون مین ہوتی ہے دور کرکے ہر ٹکڑے کو جدا جدا پانی مین پیسکر آنکھون مین لگائین یقین تو ہے کہ بہت پانی جاکر بیمار بچ جائیگا ایضاً دودھ اور گائے کا گھی دافع زہر مار ہے ایضاً پتی اور چھال چنبیلی اور مہوہ اور بکائن اور نیم کی اور چھال آکھ اور ارنڈ کی جڑ اور انکی پتی اور چرچٹی کا درخت ثابت اور بسکھپرہ اور سانٹھ کی جڑ اور پتی اور انجبان اور کنیر سفید کی جڑ اور پتی اور اسگند کی جڑ کی چھال ہر ایک آدھ پاؤ مرچ سیاہ ڈھائی تولہ آدمی کے سر کے بال چھٹانک پھر کوٹ چھان کر ایک ایک تولہ کی گولیان بنائین اور وقت حاجت جسطرح بنے ایک گولی کھلائین اور اگر چارپایہ ہوگا تو دو گولیان کافی ہونگی اور ایک معتمد سے سنا کہ ان دواؤن کو جدا جدا بعد خشک کرنے کے وزن ٹھیک کرکے سوائے فلفل سیاہ کوٹ کے چھلنی مین چھان کے اور صاف کرکے شب کو تھوڑے پانی مین ڈالکر صبح کو پھر کوٹکین پھر کر پیسین اور فلفل سیاہ کو بھی ڈالیین اور ایک تولہ کی گولیان تیار کرین اور کھانیکی ترکیب یہ ہے کہ اگر ملسوع ہشیار ہو ایک گولی دین اور اگر بیہوش ہو تو گولی کو کالی مرچ مین پیسکر کھلائین اور آدھ گھنٹے کے بعد ان گولیون مین سے دین۔ گل کنیر سفید آدھ پاؤ آکھ کی کلیان آدھ پاؤ مرچ سیاہ تولہ بھر کونڈے مین پیس کر جھربیری کے بیر کے برابر گولیان بنائین اور اگر اسقدر بیہوش ہو کہ دوا حلق سے نہین اتر سکتی تو یہ سرمہ آنکھون مین لگائین سرمہ لونگ چار دانہ مرچ سیاہ آٹھ دانہ چوہے کی خاک چھ ماشہ نیم کی پتی ڈھائی ہلیلہ سیاہ ایک دانہ سب کو حبت کے کٹورے مین پیسکر سرمہ سا کرین اور سلائی سے آنکھون مین لگائین انشاء اللہ تعالے فوراً ہوش مین آجائے گا اور اگر یہ عطوس دیا جائے گا تو بھی ہوش مین آئے گا

عطوس اور نا پلہ جنگلی کی راکھ آکھ کے دودھ مین ترکر کے سایہ مین خشک کرکے نوسادر ایک ماشہ مرچ سیاہ ایک دانہ انمین ڈالکر پیسین اور نل وغیرہ کے ذریعہ سے ناک مین رکھکر پھونک دین تاکہ دماغ مین جائے اور چھینک آئے نسخہ برم ڈنڈی ایک تولہ مرچ سیاہ ایک دانہ کو ایک چھٹانک پانی مین پیسکر پلائین یا برم ڈنڈی کا ہرا درخت اکھیڑ کر کھلائین کہ فوراً زہر اتر جائیگا انشاء اللہ تعالے نسخہ ناہ یا ناگند یا بری ایک تولہ پانچ سیاہ مرچونکے ساتھ چھٹانک پانی مین پیسکر پلائین یا کھلائین فوراً زہر اتر جائے گا فائدہ اگر گھوڑے یا گائے کو سانپ کاٹ لے آدھ آدھ پاؤ ان دواؤن مین سے چھ ماشہ کالی مرچونکے ساتھ پانی مین گھسکر نل سے حلق مین پہونچائین فوراً زہر دفع ہوگا نسخہ اندرائن کی جڑ ایک تولہ اور پانچ سیاہ مرچیں پانی مین گھسکر کھلائین یا ارہر کے دانہ یا اسکی پتی دو تولہ پانچ سیاہ مرچون مین پیسکر پلائین صاحب تریاق خورجہ لکھتے ہین کہ یہان تک جسقدر دوائین ہین ایک استاد کی آزمائی ہوئی ہین اور یہ جو مذکور کی جاتی ہین ناقل کے نزدیک مجرب ہین اور منقول الیہ کے نزدیک تجربہ طلب لیکن اجزا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خالی از فائدہ نہین نسخہ برگ قدم ناگیسر سانٹھ کی جڑ بھٹکٹیا کی جڑ جس کو قصبات مین کٹیلی کہتے ہین ان سب کو پانی مین پیسکر پلائین اور زخم اور گلے پر بطور ضماد یہ لگائین ضماد ہلیلہ کلان ۔ ہینگ ۔ بیج پانی مین پسی ہوئی بس اور اگر غشی مین ہو اس نسخہ کو آنکھون مین لگائین نسخہ جیا پوتہ جمالگوٹہ کا مغز ہینگ کالی مرچ مغز تخم نیم ۔ بھلاوہ ۔ کائپھل ۔ بیج رواسن ۔ اسفید لہسن ۔ ایک پوتھیا ۔ سب کو پانچ روز تک گرپڑے مین چھانکر پانسو لیمون کے عرق مین کھرل کرین جسوقت عرق خشک ہوجائے بیس روز تک تانبے کے برتن مین تانبے کے موصلے سے پیسین اور تانبے کی ڈبیا مین رکھین اور وقت ضرورت کچھ اس مین سے پانی مین گھسکر آنکھ مین لگائین فوراً ہوش آجائے گا اور بطریق نفوخ یا قطور دماغ مین اگر دواؤنکو جو مذکور کی جاتی ہین پہونچائے گا تو بھی ہوش آجائیگا دوائین پیپل مرچ دکھنی نمک سیندہ پیسہ پیسہ بھر اور مغز تخم نیم تین پیسہ بھر سبکو خشک پیسکر رکھ چھوڑین اور وقت ضرورت پانی مین پیسکر چند قطرہ انبوبہ مین رکھکر ناک کی راہ سے دماغ مین پہونچائین تاکہ چھینکین

آئین اور ہوش آجاے نسخہ گندھک آنولاسار کو آک سفید پھول والی کے چار تولہ دودھ مین دوبار ترکرکے خشک کرین پھر اُسکو کھرل مین قفل سمیت پیسین اور رکھ چھوڑین وقت حاجت ماشہ بھر اُسمین سے مسکہ مین ملا کردین اور اوپر سے جسقدر دودھ پی سکے پلائین نسخہ مغز تخم کرنجوہ۔ کالی مرچین آدھ پاؤ پانی مین پیسکر پلائین یا کرنجوہ کے پتونکا عرق دو تولہ مرچون کے ساتھ پیس کر پلائین کہ ازالہ زہر کے واسطے مفید ہو اور بہت مفید اور یہ ہلاس بھی ایسی ہے کہ دیدہ نہ شنید ہلاس سر پھلاوہ جسکو ٹوپی کہتے ہین ایک تولہ نوسادر تین ماشہ چونہ کھانے کا تین ماشہ کالی مرچ تین عدد انکو پیس کر عطوس کرین اور کچھ دماغ مین پہونچائین اور زخم پر بھی لگائین اور اگر ورم ہو تو لسی کچلہ ترکو کے عرق مین پیسکر ضماد کرین یہانتک کلام صاحب تریاق خورجہ کا ہے اور صاحب مخزن الادویہ کہتا ہے کہ جوز کو انجیر و سداب کے ساتھ کھانا خواہ قبل حصول زہر خواہ بعد دفع زہر کے لئے مجرب ہے نسخہ بیگ سبز کوٹ کر پھٹلیا مین رکھین اور بیچ مین مردار سنگ رکھ کر منھ بند کرین اور پندرہ سیر اپلون مین پتال جنتر کے طریق سے آگ دین اور بعد ٹھنڈا ہوجانے کے نکالین اور وقت ضرورت جسقدر چنگی مین آئے پانی مین حل کرکے کھلائین مریض شفا پاے گا انشاء اللہ تعالی راقم کہتا ہے کہ میری دانست مین عجب نہین اگر یہ وہی نسخہ ہو جسکو صاحب تریاق خورجہ نے لکھا ہے کہ اُستاد نے ایک مفید دوا کو ہمیشہ مجھسے دریغ رکھا اور اگر شاید وہ اپنی جورو یا بیٹی کو بتائین اور کوئی صاحب اُسکو حاصل کر لائین تو للہ میری کتاب مین درج کرین کہ اُس بغیر کتاب ناتمام ہے مجکو یہ نسخہ دہلی مین مرزا مغل بیگ نام ایک شخص معمر نے بتایا اور انکی زبانی ہے کہ دوبار آزمایا نسخہ سوہاگہ بھونا ہوا گاے یا بھینس کے گھی مین ملاکر پلائین تے آئیگی پھر وہی دین یہانتک کہ پاؤ سیر سوہاگہ چند مرتبہ مین کھا جاے شفا کلی حاصل ہوگی مجربات انکی نسخہ سیتاناسی کے بیج سیاہ مرچ پانی مین پیسکر حلق مین پہونچاوین اور اُن کا پھوک زخم پر لگاوین اور اگر لڑکا ہے یا ضعیف یا بڈھا دونون دوائین چھ ماشہ لین تمام زہر دست اور قے مین دفع ہوگا یہ نسخہ عزیز دلہا محمد یوسف خانصاحب

سے سہارنپور مین ہاتھ لگا فسخہ مُقتے خصوصاً چرس کے حقے کی چیکٹ سریع الاثر ہے کھلائین اور زخم پر لگائین اور تجربہ اس کا سہل ہے اگر ایک دو ماشہ چیکٹ سانپ کے منھ مین رکھدینگے سانس اندر کی اندر اور باہر کی باہر رہ جاے گی انشاء اللہ تعالے اور اگر جلدی مین چیکٹ نہ نکال سکین نیچہ مین پانی ڈالکر گزسے حرکت دیکر کسی برتن مین اسکا دھوون لین اور پلادین نسخہ وہ گول تلکی مور کے پر کی کتر کے حقہ مین پلائین نہین تو پائین پیسکر جسطرح ہوسکے حلق سے نیچے اتروائین مقرر نافع ہو نسخہ ہر گل مہندی کی پتی اور پھول کا عرق آدھ پاؤ کے قریب یقیناً دافع زہر ہے اور گھوڑے یا بیل کو کاٹا ہو سیر بھر پتی اور پھول ہر قسم کی گل مہندی کے جسطرح بنے حلق سے اُتار دین جب افاقہ دیکھین پھر سیر بھر اُسیطرح کھلائین تین چار بار دینے سے بالکل زہر جاتا رہیگا اسکے تجربہ کا حال آگے جا کر ذکر کیا جاے گا انشاء اللہ تعالے نسخہ تین چار چوزہ مرغ کے منگا کر دُم کے بال اُکھیڑ دین بلکہ اسکے آس پاس کے بال وپر خوب صاف کرین اور اُسکے دبر کو زخم پر رکھین جسوقت حرکت قبض وبسط سے اثر زہر اس مین آ لے اور یہ مرجاے فوراً اُسی طرح بال پر صاف کر کے دوسرا چوزہ لگا دین تین چار چوزہ لگانے کے بعد جب اثر زہر نرہے اور چوزہ نہ مرے اُسوقت احتیاط کے ساتھ اگر بند لگے ہوے ہون کھول دین یہ نسخہ اور گل مہندی والا شفیق ولی منشی تراب علی دہلوی سلمہ اللہ تعالے کا آزمایا ہوا ہی نسخہ اگرچہ پیشتر لکھا گیا ہے مگر احتیاطاً پھر لکھا جاتا ہو جسوقت سانپ کاٹے بہتر یہ ہے کہ دو تین بند مضبوط کھینچکر باندھے اور زخم کے قریب تیز چاکو سے پچھنے دے اور نمک یا ریگ چھڑک کے عضو کو لٹکا دے تاکہ زہر خون کے ساتھ ٹپکنے لگے اور سیاہی اور نیلاہٹ موقوف ہو اُسوقت منتر جو ذیل مین لکھا ہے پڑھتا جاے اور نیم کی ٹہنی ہاتھ مین لیکر زخم پر سے زمین کی طرف لاے جسوقت کچھ مُنھ سے بولے یا آنکھ کھولے یا بدن کھجاے تو اُسوقت ٹھہر جاے اور آرام دے جب پھر کچھ غفلت دیکھے پھر کچھ جھاڑنے دے اور اُسیطرح ٹہنی سے جھاڑے چار یا پنچ دفعہ کے جھاڑنے مین خدا نے چاہا تو زہر اُتر جاے گا منتر دھاودھار جھادھار دھار باندھون سات بار آنی باندھون تین بار سودہ سوئی

ہاے معروف ۱۲

سولہ تار سولہ باندھون ایک ہی بار تار کا زہر پاٹ کا ناگا بندھن لاگا اتو منت پیر میرا
باندھا نکلے نہ بھوٹے نہ چلے ہوئی پیر میرا باندھا او پر گرے گور گور گھنا تھ اچھا کرے یہ منتر
ہر جانور کے کاٹے کو فائدہ بخشتا ہے میر طالب علی نے بڑی مشکل سے بنایا چونکہ اسوقت
ذکر منتر کا آیا می بھر پھر ایا چاہتا ہون کہ ایک منتر اور جو ایک شخص معتبر سے سوا ے نقش
و اسم کتاب حیواۃ الحیوان کے ہاتھ لگا لکھ جائے اور اس کو جہ سے باہر آئے ایضاً یہ منتر
پانی پر گیارہ بار پڑھ کر دم کرے او جسے سانپ نے کاٹا ہو اسکے منھ پر چھینٹا دے
اور اسے پلادے اور اگر کوئی شخص کہین سے خبر لاے تو پڑھ کر اس کے منھ پر چھینٹا دے
اور پانی اس کے ہاتھ بھیج کر اسے چھینٹا دیکر پلوا اسے منتر یہ ہے مانگ را تا کا ہے کاٹا
مو من رہی مرحما اس کا ٹا پانی ہوے کاٹا اتر جا میر وجیہ احمد دہلوی کہتے تھے کہ دوبار
آدمیو پر امتحان کیا اور ایک بکری کو سانپ نے کاٹ لیا تھا چھینٹا دیکر اسے پلادیا تھا
اچھی ہو گئی ایضاً جو شخص صبح و شام اس کلمہ شریف کو پڑھے اللہ تعالے اسے سانپ
بچھو کے شر سے اور چور کے ضرر سے بچاے کلمہ یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد
ان محمد رسول اللہ امن من الحیتہ والعقرب و السارق ایضاً جسکو سانپ نے کاٹا ہو اس
سے پوچھے کہ درد کہان ہے جہان جہان بتاے تو ہے کو بغیر اٹھ سکے کہ اسکو لگے اسپر سے
پھرا ے اور جو ہم کہتے ہین پڑھتا جاے جسوقت تمام درد اسجگہ جمع ہو چوس کر تھوک دے
وہ یہ ہے سلام علی نوح فی العالمین و علے محمد فے المرسلین من حاملات السم اجمعین لا دابۃ
بین السماء و الارض الا ربی آخذ بناصیتہا اجمعین کذالک یجزی عبادہ المحسنین ان ربی
علے صراط المستقیم نوح نوح نوح قال لکم نوح من ذکرنی فلا تلدغوہ ان ربی بکل شئی علیم
وصلی اللہ علے سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم ایضاً یہ عقلین کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا
کہ سانپ یا کسے کے کاٹے ہوئے کو یا اسکو جسنے زہر پایا یا جو خبر لایا کھڑا کر کے چھری سے اسکے
داہنے انگوٹھے کی طرف سے خط کھینچنا شروع کرے اور پھر اسی سے ملا دے پھر
دونون پائون کے بیچ مین ایک خط فولادی چھری سے کھینچے اور داہنے پانون کے پنجہ
اور بائین پانون کی ایڑی کے نیچے سے مٹی اٹھاے اور اسکو ایک پانی کے پیالے مین

ڈالے اور اُسپر اور تھوڑا سا پانی گرائے پھر چھری کو لیکر ایک اور پانی کے پیالے مین دستہ
نیچے کی طرف کرکے اسطرح کھڑی کرے کہ نوک کھڑی رہے اور پہلے پیالے کا پانی اُسپر
ڈالتا جائے اور منتر پڑھتا جائے اور پانی پر اُسے تمام کرے پھر چھری کی نوک کو پیالے
مین گرا کر منتر پڑھے پھر دستہ کیطرف سے کھڑا کردے اور پڑھے اور ہر دفعہ اسیطرح چھری
پر پانی ڈالتا جائے پھر پانی اُسکو پلائے منتر یہ ہی سارا سارا ئی سارا عائی نور نور نورانا دا
میا فاہ یاطوا کا طوا برنس اوزانا وصانا فیما اکا مایو قا یانیا سانیا کا طوط اصہیا وقنا ابر مبین
تو لے تنا اُس۔ صاحب حیواۃ الحیوان لکھتے ہین کہ اسکو بارہا آزمایا اور فائدہ
نظر آیا نقش بعضے شائخ سے سنا کہ اگر یہ نقش چار کاغذ و نپر پر کھینچ کر مکان کے
چارون کونون مین دبائے جائین تو انشاء اللہ تعالے سانپ اُس مکان
مین سے بھاگ جائین ۔

تیسری فصل حکایات مین

ابن ظفر نے لکھا ہی کہ جب خالد ولید رضی اللہ عنہ نے کئی قلعہ تسخیر کرکے نجف ہرٹکے
ہل حرفہ کو پیغام بھیجا تو انکی طرفسے عبد المسیح بن قیس بن حیان ہاتھ مین ایک شیشہ لئے
ہوئے آیا اور باتین کرنے لگا حضرت نے اثناے گفتگو مین پوچھا کہ اسمین کیا ہے
اُس نے کہا کہ زہر ساعتہ کہا کیا کروگے کہا اگر آپ نے ہماری قوم کی نسبت حسب دلخواہ
حکم دیا تو شکر بجالاؤنگا نہین تو اسکو کھا کر مر جاؤنگا قوم کو منھہ نہ دکھاؤنگا انھون نے
یہ سنکر اسکے ہاتھ سے لے لیا اور ہتھیلی پر الٹ کر یہ پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ
و باللہ بسم اللہ رب الارض و السماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض و لا
فی السماء و ہو السمیع العلیم اور پی لیا پھر پانی پیا عبد المسیح یہ حال دیکھکر ڈرا اور قوم
کیطرف پھرا اور کہا کہ یہ جو مانگین دو اُنسے مخالفت نکرو حیواۃ الحیوان حکایت
ایک لونڈی نے اصحاب رسول خدا ابو درداؓ سے پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا کہ آدمی
ہون کہا نہین کیونکہ مین نے چالیس روز تک آپکو زہر کھلایا ایک روز اثر نہ پایا انھون نے

یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ تو نہین جانتی کہ اللہ جلشانہ کے نام لینے والون اور اُسپر جان دینے والونکو کوئی چیز ضرر نہین پہونچاتی آیت بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم اب یہ کہہ کیا تیرے دل مین آیا تھا کہ مجھے زہر کھلایا کہا دلی عداوت ہے کہا جا اللہ کے واسطے تجھے آزاد کیا اور قصور بھی معاف کردیا **حکایت** قزدینی نے لکھا ہے کہ اکبار نوشیروان دربار عدل مین جلوس کر رہا تھا کہ ایک سانپ آکر تخت کے نیچے بیٹھ گیا لوگون نے مارنے کا ارادہ کیا نوشیروان مانع آیا اس عرصہ مین سانپ پھر چلا بادشاہ نے ایک سوار کو حکم دیا کہ دیکھتا رہ کہان جاتا ہے وہ ایک کنوئین پر جاکر ٹھہر گیا سوار نے دوسری طرف سے کنوئین مین جھانک کر جو دیکھا تو ایک سانپ مرا ہوا ہے اور ایک کالا بچھو اُسپر بیٹھا ہوا ہے سوار نے بچھو کو نیزہ پر اُٹھا کر دربار مین لاکر نوشیروان کو دکھایا سب نے تعجب کیا اگلے سال اُسی تاریخ اُسیوقت وہی سانپ اُسطرح آیا اور مُنھ مین سے ایک بیج نکالکر چھوڑ گیا نوشیروان نے کہا کہ اسکو بونا چاہئے بو دیا ریحان کا درخت نکلا بادشاہ کو زکام و درد سر رہتا تھا حکیمون نے اُس سے علاج کیا آرام ہو گیا **حکایت** ابو جعفر بن عبد اللہ بصری نے لکھا ہے کہ مین نہر ویرہ کے کنارہ پہ ایک گاؤن مین ایک باغ کے قریب رہتا تھا ایک روز وہان سانپ نکلا مجھے خیال ہوا کہ افسونگر ملے تو پکڑوا دون بہزار خرابی ایک شخص ملا مین اسکو اُسجگہ لے گیا اُسنے کچھ پڑھا سانپ نکلا اور نکلتے ہی اُسکو کاٹا اور وہ مر گیا مین نے ڈر کر مکان چھوڑ دیا ایک عرصہ کے بعد ایک اور افسونگر آیا کہنے لگا کہ سُنا ہے کہ تمھارے مکان مین سانپ ہے مین نے اُس شخص کے مرنے کی کیفیت بیان کی کہا کہ وہ میرا بھائی تھا مین بدلے کو آیا ہون دور سے اُسکو مین نے جگہ بتا دی اور خود کوٹھے پر جاکر تماشہ دیکھنے لگا اُسنے ایک روغن اپنے پاس سے نکالکر تمام بدن پر ملا اور شیشے مین ایک اور روغن نکالکر آگ پر رکھا اس روغن کا آگ پر رکھنا تھا کہ سانپ نکلکر اُسکی طرف چلا جب قریب پہونچا بھاگا اُسنے تعاقب کرکے پکڑ لیا سانپ نے ہاتھ مین کاٹا اور چھوٹ کر بھاگا یہ بیہوش ہو کر گر گیا مین اپنے مکان مین لایا اُسی شب مر گیا گاؤن مین غل مچگیا مین اپنی حرکت سے نادم ہوا مدت کے بعد ایک

اور آدمی آیا مین تو ڈرا ہوا تھا اُسکو منع کیا اُس نے کہا وہ دونون میرے بھائی تھے یا
تو مین اُسے پکڑ دونگا یا اُن ہی کی طرح جان دونگا ناچار مین نے بتا دیا اور آپ پھر ایک جگہ
چھپکر بیٹھ گیا اُس نے بھی اسی طرح روغن ملکر ایک روغن آگ پر رکھا تھا کہ اس نے نکلکر
اُسے کاٹا اور اُس نے اُسے ایک بکس مین بند کیا اور روغن کو جوش دیکر اُنگلی
کو اُس مین تل دیا جب تل چکا مین اُسکو ہمراہ لیکر گھر کو چلا راہ مین لڑکے لیمون سے کھیل
رہے تھے اُس نے دیکھکر کہا کیا یہان یہ پھل ہے مین نے کہا بہت کہا لاؤ مین نے اُسے
بہت لیمو دیے اُس نے انکا عرق بیانگ زخم پر ٹپکایا کہ زہر اُتر گیا کہنے لگا کہ لیمون ہمارے
ملک مین حکم تریاق کا رکھتا ہے اور یقین ہے کہ اگر میرے بھائی دیکھ پاتے اسطرح
مارے نہ جاتے بعد ازان سانپ کا سر و دم کاٹ کر پھینک دیا اور اُسکو جوش دیکر
اُسکا روغن شیشی مین رکھ لیا اور چل دیا عجائب المخلوقات حکایت ایک شخص کسی درخت
حکیم اندروماخس کا بھائی
کے نیچے سوتا تھا کہ سانپ نے اُس کے ہاتھ مین کاٹا حوض قریب تھا اُٹھکر پانی پیا درد جاتا رہا
آخر نظر جو کی تو معلوم ہوا کہ اُس مین دو افعی مرے پڑے ہین اور حرارت آفتاب سے
مہرا ہو گئے اُسکے اثر سے شفا ہوئی قرابادین کبیر حکایت نقل ہے کہ اندروماخس ثانی
اپنے نوکرون کو کھانا اور شراب دیا کرتا تھا ایک روز نوکرون نے دیکھا کہ شراب مین افعی
مرا ہوا پڑا ہے ڈرے اور صلاح کی کہ اسے فلان مجذوم کو دو کہ عذاب سے نجات پائے
یہ مشورہ کر کے اُسے بھجوائی اُس نے پی دفعۃً بیہوشی طاری ہوئی پھر جو ہوش آیا تو دیکھا
کہ پانی متعفن مسامات سے جا رہا ہے اور پوست فاسد جدا ہو کر اچھا ہو گیا یہ خبر اندروماخس
کو پہونچی سمجھ گیا کہ گوشت افعی کی تاثیر تھی حکایت کہتے ہین کہ عہد اندروماخس مین پادشاہ
کا غلام صفت غمازی مین موصوف تھا ایک روز وزیرون نے باغ مین لیجا کر بارادۂ قتل
دو درم افیون شراب مین کھلا دی جبوقت بیہوش ہوا اُس کو مکان مین بند کر کے چلے
تھے کہ ناگہان اُس نے دیکھا کہ افعی درخت پر سے اتر کر مکان مین گیا اور اُس نے غل
مچایا کہ مجھے سانپ نے کاٹا دروازہ کھول دیا دیکھا تو اچھا ہو گیا تھا اندروماخس نے
سُنا کہا کہ اُدھر حرارت سم افعی نے برودت افیون سے مقاومت کی اُدھر برودت

افیون نے بواسطہ تغلیظ خون سم افعی کو سرایت نہ کرنے دی جان بچ گئی حکایت مسلم اور
موطا مین ابی سائب سے روایت ہے کہ ایکروز مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کے
پاس حاضر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا تخت کے نیچے سرسراہٹ معلوم ہوئی
جھک کر دیکھا تو سانپ ہے مین اُٹھا ابو سعید نے اشارہ کیا مین سمجھکر بیٹھ گیا جب فارغ
ہوے کہنے لگے کہ وہ کوٹھری جو سامنے نظر آتی ہے اسمین ایک شخص رہتا تھا جوان نئی
شادی ہوئی تھی اکثر دوپہر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر گھر جایا کرتا تھا
ایک روز عادت کے موافق گھر گیا بی بی کو دروازہ پر دیکھا غیرت سے چاہا کہ قتل کرے
وہ چلائی کہ مین بیگناہ ہون ایک بڑا سانپ بچھونے پر پڑا ہے اُس سے ڈر کر گھر سے
نکل آئی ہون اُس نے اندر جاکر نیزہ مارا نیزہ سانپ مین سے نکل کر دیوار مین گھس گیا
اتنے مین عورت آئی دیکھا تو دونون مرے پڑے ہین رونے لگی اہل محلہ جمع ہوے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دعا کیواسطے گئے فرمایا عاقبت کی خیر مانگو مدینہ
کے جن مسلمان ہوگئے ہین جب سانپ نظر آئے ڈرا دیا کرو اگر چوتھے روز بھی نظر آئے قتل
کیا کرو اور ڈرانے کی صورت یہ ہے کہ اُس سے کہا کرو کہ تمھین اس عہد کی قسم جو
سلیمان علیہ السلام نے تمسے لیا تھا کہ نہ ہمین ستاؤ اور نہ ہمارے سامنے آؤ حکایت ایک
شخص کسی درخت کے نیچے سوتا تھا سانپ نے مُنھہ پر کاٹا آنکھ کھل گئی ادھر اُدھر دیکھا کچھ نظر
نہ آیا سر ہاتھہ پر رکھکر پھر سو رہا پھر جو اٹھا تو مُنھہ سُرخ ہو رہا تھا مدت کے بعد ایک شخص
نے اس سے کہا کہ تمکو معلوم ہے کہ اُسدن تمھارا مُنھہ کیون سُرخ ہو رہا تھا اس نے کہا
نہین کہا سانپ نے کاٹا تھا یہ سنتے ہی طبیعت پر خوف طاری ہوا اور زہر ساری
بے اختیار ہو کر گر گیا اور تھوڑی سی دیر مین مر گیا حکایت عماد الدولہ بن حسن علی بویا کا باپ
ایک فقیر آدمی تھا مچھلی کا شکار کر کے اوقات بسر کرتا تھا جب خداے تعالیٰ نے اسکو
عراق و اہواز و فارس کا بادشاہ کیا ایکبار روپے کی ضرورت تھی وزیرون نے عرض کیا
ایک مکان مین تنہا جا کر سوچ رہا تھا کہ ایک سانپ ایک جگہ سے نکلکر ایک چھت کے سوراخ
مین گیا بادشاہ نے فراش کو بلا کر اسکے مارنے کے لیے تاکید کی اُس نے چھت پھاڑی

اُسمین سے کھڑکی نکلی دیکھا تو صندوق کپڑون اور اشرفیون سے بھرے ہوے دھرے ہین بادشاہ نے تحقیق جو کیا تو ایک ورزی نے کہا کہ بادشاہ سابق نے یہ کپڑے مجھ سے سلوا ے تھے اور فلان شخص کے یہ رکھوا ے حبب اسکو بلوا کر پوچھا تو اُس نے عرض کیا کہ بادشاہ نے بارہ صندوق میرے گھر مین رکھوائے ہین اور مین کچھ نہین جانتا حکم دیا کہ حاضر کرو اُسنے حاضر کئے دیکھا تو تمام جواہر تھے حکایت امام ابو الفرح بن جوزی بشر بن فضیل سے نقل کرتے ہین کہ ہم ایکبار حج کو جاتے تھے ایک جگہ تالاب پر چار لڑکیان نہایت خوبصورت دیکھین ہمنے لوگون سے اُن کا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ یہ مطب کرتی ہین اور خداوند تعالے نے اُنکے ہاتھ مین بڑی شفا دی ہی کوسون سے بیمار اُنکے پاس آتے ہین اور اچھے ہو کر چلے جاتے ہین دل مین آیا کہ انکو دیکھا چاہئے یہ خیال کر کے لکڑی سے ایک دوست کی ٹانگ مین لہو بکالکر اُن کے دروازے پر لیگئے اور دستک دی اُنمین سے ایک لڑکی چاند کی صورت باہر آئی اور کن انکھیون سے دیکھکر کہنے لگی یہ اچھا نہوگا صبح ہوتے تک مرجائے گا ہمنے کہا کیا ہوا کہا اسکے ایسی لکڑی کی رگڑ لگی ہے جسپر سانپ نے موتا تھا ہم اسکو ڈیرے مین لائے رات بھر خیال رہا صبح کو وہی ہوا جو اُسنے کہا تھا حیٰوۃ الحیوان حکایت نقل ہی کہ ایک رات رشید بادشاہ سوتا تھا آواز آئی کہ سونے والو جاگو آنکھ کھُل گئی اندھیری رات تھی شمع روشن کروائی دیکھا تو خوابگاہ کیطرف سانپ چلا آتا ہے آدمیون نے اُسیوقت مار دیا بادشاہ نے بہت تعجب کیا

خاتمہ منجانب مؤلف

آشفتہ بیان حبیب الدین احمد سوزان چاہتا تھا کہ سانپ عجیب اور انکے افسانے غریب جو اور معلوم ہوے ہین سب لکھے اور تا بمقدور کوئی بات باقی نہ رکھے مگر اب دل لکھنے کو نہین چاہتا شاید کہ یہین تک کا حکم تھا ابیات دل اسرار خدا سے بھر رہا ہی ٭ مگر مُنھ بند کوئی کر رہا ہی ٭ مجھے معلوم حال اب کیا نہین ہی ٭ بس آگے حکم کہنے کا نہین ہی ٭ یہ کیا کہتا ہون آئین یہ بات کیا ہی ٭ خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہی ٭ رہیگا کبتلک ای سوزان وہی جوش ٭ خموشی چاہئے خاموش خاموش ٭

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

اس حی لایموت کا شکر ہزار بار ہے کہ جسکا تریاک و زہر و حیات و ممات پر کلی اختیار ہی اُسکی قدرت

مین دم مارنا محال ہو کسکا زہرہ و مجال ہو اور اسکے رسول مقبول خاتم الرسل پر درود نامحدود ہے کہ جسکی زیارت کے لیے سانپ غار ثور مین شرف یاب ہوا - اور اسکے آل اطہار اور اصحاب کبار پر جنکی فیض ہمت اسلامی سے ظلمت سموم سمیات مبدل بہ روشنی تریاق حسنات ہوئی من بعد روشن سواد ان دانش و حکمت پر متواری نرہے کہ ان دنون ایک رسالہ نایاب خاص فن تیار و علاج مارگزیدہ مین جو مجرب و مفید علی العموم ہے جسکا نام تریاق مسموم ہو تصنیف و تالیف ارسطو فطنت بقراط حکمت حکیم حسیب الدین احمد صاحب تخلص سوزان جسکو مصنف نے وفور سعی و کوشش سے بہت سر مار کر عمدہ عمدہ کتب مستند حکمت و طب سے مثل حیوٰۃ الحیوان کبری شیخ کمال الدین ومیری اور بہت قرابادین معتبرہ و مشہورہ اور تریاق اکبر کے اور ماورائے اُنکے اور ماہرین فن مارگیری سے مجرب و ممتحن نسخے اور افسون و منتر جہانتک دستیاب ہو سکے ایک مدت مدید مین اس گوہر گرانمایہ کو مرتب کیا - اپن اقسام سانپون کے اور اُسکے رنگ اور خواص اور شناخت اور اُنکی پیدائش کی جگہ کہ کس سرزمین مین پیدا ہوتے ہین مع اُنکی ہیکل و صورت کے تصویرین تحقیقات کامل سے درست کراکے موقع بموقع منقسب کین اور اس رسالہ کو تین فصل پر مرتب کیا - فصل اول مین سانپونکے حالات جیسا کہ مذکور ہوا - دوسری فصل مین اُنکے کاٹے کا علاج دوا اور منتر سے تیسری فصل مین حکایات و روایات صادقہ اسی قسم مین الحاصل اس رسالہ مین کوئی دقیقہ معالجات سانپون کا فروگذاشت نہین ہوا - سابق ازین یہ رسالہ مفید خاص و عام حسب استبداد شائقین مع تصاویر سانپون کے چھٹہ مرتبہ مطبع ہذا مین چھپا جسنے ایک نظر دیکھا اُسنے فوراً مول لیا دست بدست فروخت ہو گیا اب ہر طرف سے درخواست ہی لہذا بار ہشتم عمدہ طور سے مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب رائے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ماہ شوال ۱۳۳۱ ہجری چھپکر اشاعت پذیر ہوا خدا اے تعالی مقبول عالم فرماے اور اس سے منافع کثیر بنی آدم کو پہونچاے

آمین ثم آمین ؎

نام کتاب	قیمت
ترجمہ قرابادین شفائی - مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -	۶ ر
قرابادین ذکائی اُردو - مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان -	۱۳ ر
بحر محیط - طب مین بینظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہو سکتا ہی مؤلفۂ علامۂ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلدون مین بہ تفصیل ذیل -	
جلد اول - نظریات تا بیان زمانۂ مرض -	۹ ر پ
جلد دوم - تا بیان پھوڑا پھنسی -	۸ ر پ
قانون عترت - علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عترت حسین -	۶ ر ۳ ما
رسالۂ مزیل الاوہام - ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب	۲ ر
ترجمہ زاد غریب - مترجمۂ حکیم محمد ہادی حسین خان -	۶ ر
ترجمہ قانون شیخ الرئیس - حکیم ابو علی سینا عبداللہ بن حسین جسکا ترجمہ اُردو سلیس از جانب مطبع حکیم غلام حسین صاحب کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدون مین -	لعہ پ
جلد اول - امور کلیہ طب -	۸ عہ ر پ

نام کتاب	قیمت
جلد دوم - ادویہ مفردہ -	۸ عہ ر پ
جلد سوم - امراض جزئیہ -	سے ر پ
جلد چہارم - امراض عامہ -	عکا ر پ
جلد پنجم - قرابادین و مرکبات -	عہ ر پ
مطلوب الطالبین - خطوط استعلاجی -	۲ ر ۶ ما
ترجمۂ علاج الامراض - از علامۂ حکیم شریف خان دہلوی مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان -	۱۰ عہ ر پ
دستور النجات - عن مصائب الحمیات اقسام تپ مع علاج بقاعدۂ یونانی و ڈاکٹری مصنفۂ حکیم اصغر حسین -	۵ ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزۂ شیخ الرئیس عربی با ترجمۂ اُردو از حکیم محقق ابو عبدالعزیز محمد بٹالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی -	عہ ر
مجربات الکبری - مترجمہ حکیم واجد علی موہانی -	۵ ر
طب نبوی - انتخاب علاج احادیث نبوی سے مؤلفۂ حافظ اکرام الدین -	۲ ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر مؤلفہ حکیم رجب علی	۲ ر
معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع علاج مؤلفۂ حکیم احسان علی کاغذ حنائی -	۴ ر ۳ ما
مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۶ ر

نام کتاب	قیمت
رسالۂ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ مؤلفہ حکیم غلام یحییٰ -	ا ر
عجالۂ مسیحی - معالجۂ امراض وبائی وسوء ہضمی مؤلفۂ حکیم سید محمد ولی -	ا ر
تریاق ہیضہ - مصنفۂ حکیم سید علمدار حسین -	ا ر
رسالہ معالجۂ تپ و لرزہ - از علمدار حسین صاحب -	۲ ر
کیمیاے عناصری - ترجمۂ قرابادین قادری - مترجمہ حکیم نور کریم -	عہ ر ۱ ر
علاج بر محل - ترجمۂ کتاب انگریزی فرسٹ ایڈ ٹو انجورڈ مصنفۂ ڈاکٹر سمول آسبرن صاحب بہادر مترجمۂ منشی زوار حسین صاحب مترجم اودھ اخبار کاغذ سفید ولایتی چکنا -	صہ ر پ
ایضاً - کاغذ رسمی -	عہ ر ۴ ر پا
مجموعہ میزان الطب اُردو مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمۂ حکیم صادق علی صاحب -	۸ ر
کتب طب فارسی	
قرابادین کبیر - تین کالم مین کامل در دو جلد - کاغذ سفید -	صہ ر پ
ایضاً بمراتب بالا کاغذ سفید گندہ -	صہ ر ۸ ر پا
غایۃ الشفا -	۳ ر

نام کتاب	قیمت
اکسیر اعظم - کامل چار جلد کاغذ دو قسم -	
(۱) کاغذ سفید گندہ -	لعہ پ
(۲) کاغذ حنائی گندہ	عہ پ
کفایہ منصوری - مع رسالہ چوب چینی -	۸ ر
مجربات رضائی - در بیان باہ -	۲ ر ۳ پا
مجموعۂ میزان الطب - مع رسالۂ نبض و قارورہ -	۶ ر ۹ پا
جامع شفائیہ و افادات کیمبرنیہ - در دو جلد یکجائی -	صہ ر پ
احکام مسہلات - بطرق کلیات -	۶ پا
مجربات منشی - معروف بہ مفید المعالجین مطبوعۂ غیر -	للعہ ر پا
مفرح القلوب - شرح قانونچہ -	عہ ر ۴ ر
رسالہ تدابیر علاج ہیضہ - موسوم جنۃ الواقیۃ -	ا ر ۶ پا
مظہر الشفا - از حکیم مظہر علی ملخص فصول القرطی	۴ ر
مطب علوی خان -	۳ ر
عجالہ نافعہ -	۱۲ ر
خفت علائی -	۳ ر ۶ پا
کنز الاسرار -	۲ ر ۹ پا
طب یوسفی -	۳ ر
علاج الامراض -	صہ ر ۸ ر
مجربات اکبری -	۶ ر ۹ پا